UNIVERSAL LIBRARY
OU-234209
UNIVERSAL LIBRARY

٨٩١٥٤٣٦

ش - ١

مخطوط

۱۲۱۸

۸۹۱۶۹۳۷

فہرست رقعات شاد

صفحہ		صفحہ	
۱	دیباچہ	۵۱	نواب ناظم الدولہ بہادر۔
۷	عرائض۔	۵۳	نواب افسر الدولہ بہادر۔
	امراء دولت	۶۱	نواب لقمان الدولہ بہادر۔
۲۱	نواب امیر کبیر بہادر۔		**عہدہ داران صرفخاص**
۲۲	نواب سروقار الامرا بہادر۔	[illegible]	نواب آصف نواز الملک بہادر۔
۲۵	نواب آصف یاور الملک بہادر۔	۸۱	نواب فیاض الملک بہادر۔
۲۸	نواب شمس الملک بہادر۔	۸۱	راجہ گردھاری پرشاد بہادر۔
۲۹	نواب سلطان الملک بہادر۔	۸۲	نواب قادر الدولہ بہادر۔
۳۰	نواب افتخار الملک بہادر۔	۸۳	نواب معزز یار الدولہ بہادر۔
۳۶	نواب خانخانان بہادر۔	۸۴	نواب صولت جنگ بہادر۔
۳۷	نواب فخر الملک بہادر۔	۸۶	نواب انتخاب جنگ بہادر۔
۴۰	نواب بہرام الدولہ بہادر۔	۹۰	نواب عزیز یار جنگ بہادر۔
	عہدہ داران اسٹاف حضرت خداوند نعمت دام ملکہٗ		**جاگیرداران**
۴۴	نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی۔	۹۱	نواب رکن الملک خان دوران بہادر۔
۴۹	مولوی احمد حسین صاحب (ایم اے)	۹۲	راجہ رائے رایان بہادر۔

۹۳	راجہ شیوراج بہادر۔
۹۶	نواب متہور الملک بہادر۔
۹۶	راجہ اندرکرن بہادر۔
۱۰۱	محمد محبوب علیخان صاحب۔
۱۰۶	میر نثار حسین خان صاحب۔

عہدہ داران دیوانی۔

۱۰۷	مولوی عزیز مرزا صاحب بی اے۔
۱۰۷	شمس العلما سید علیرضا صاحب بلگرامی بی اے۔
۱۰۹	نواب مقتدر جنگ بہادر۔
۱۰۹	رائے مرلیدھر صاحب۔
۱۱۰	ملا عبدالقیوم صاحب۔
۱۱۲	میر لیاقت علی صاحب۔
۱۲۰	راجہ مرلیمنوہر بہادر۔
۱۲۶	راجہ سرینواس راو بہادر۔
۱۲۷	نواب اکبر الملک بہادر۔
۱۲۸	محمد صفدر علی صاحب۔
۱۲۸	نواب عماد الملک بہادر۔
۱۲۹	میر مصطفی علیخان صاحب۔
۱۲۹	محمد واصل صاحب۔
۱۳۰	میجر پرسی گاف صاحب۔
۱۳۰	نواب معتضد جنگ بہادر۔
۱۳۲	محمد ہدایت علی صاحب۔
۱۳۳	کپتان لوتر رفنگاس صاحب۔
۱۳۴	مرزا غلام مصطفی بیگ صاحب۔
۱۳۶	نواب برق جنگ بہادر۔
۱۳۷	محمد عبدالرزاق صاحب۔
۱۳۸	مرزا عبداللہ بیگ صاحب۔
۱۳۸	راجہ بنسی لال بہادر۔

مشائخ

۱۴۱	سید لطف علی صاحب مودودی چشتی۔
۱۴۱	سید بہادر علی شاہ صاحب چشتی۔
۱۴۲	سید محمد بے نظیر شاہ صاحب قادری۔
۱۴۳	شاہ حسین صاحب۔
۱۴۴	غریب شاہ صاحب۔

۱۵۱	شاہ کریم اللہ صاحب چشتی ۔
۱۵۱	سید غیاث الدین صاحب چشتی ۔
۱۵۲	سوامی سوم پرکاش انندجی ۔

علماء

۱۵۴	مولوی سید یعقوب علی صاحب ۔
۱۵۶	مولوی سید نذیر الضیاء الدین صاحب
۱۶۲	مولوی محمد [illegible] سنین صاحب ۔
۱۶۳	مولوی رفیع الدین صاحب ۔
۱۶۴	مولوی سید عبدالرحیم صاحب ۔
۱۶۵	مولوی محمد حسین صاحب ۔

اطباء

۱۶۸	حکیم مولوی محمد مظفر الدین صاحب ۔
۱۶۹	حکیم مرزا اسحق بیگ صاحب ۔

شعراء

۱۷۵	خواجہ الطاف حسین صاحب حالی ۔
۱۷۸	پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار ۔
۱۹۹	پنڈت سورج بہان صاحب ۔
۲۰۰	محمد ہدایت صاحب وجد ۔
۲۰۲	شریف الحسن صاحب نواب ۔
۲۰۲	میر منور علی صاحب شیفتہ ۔
۲۰۳	محمد قاسم علیخان صاحب ارشاد ۔
۲۱۹	محمد حیدر علیخان صاحب نوشاد ۔
۲۲۰	محمد منور علی صاحب ساجد ۔
۲۲۱	خواجہ محمد فرید الدین خانصاحب فرید ۔
۲۲۲	سید محمد حسینی صاحب عقیل ۔
۲۲۴	منشی امیر احمد صاحب مینائی ۔ امیر ۔
۲۲۶	منشی لطیف احمد صاحب مینائی ۔ اختر ۔
۲۲۷	خواجہ شاہ احمد صاحب جنیدی ۔
۲۲۸	شائق حسین خانصاحب سفیر ۔
۲۲۹	نارائن داس صاحب مہر ۔
۲۳۰	رائے دیوی پرشاد صاحب سحر ۔
۲۳۱	لچھمی نارائن صاحب عارف ۔

اقارب

۲۳۱	راجہ ہری کشن بہادر ۔

۲۳۲	راجہ چندا پرشاد بہادر۔
۲۳۶	تراب علی خانصاحب۔
۲۳۸	راجہ نانک پرشاد بہادر۔
۲۳۹	راے ہیرالال صاحب۔
۲۴۶	راے ٹھاکر پرشاد صاحب۔
۲۴۹	سید عبدالعلی صاحب۔
۲۴۹	راے شنکر پرشاد صاحب۔

عہدہ داران خانگی۔

۲۵۰	مولوی محمد عبدالباقر خانصاحب معتمد پیشی۔
۲۵۱	منشی غلام محی الدین صاحب مددگار معتمد۔
۲۵۱	گوپال راو صاحب۔
۲۵۱	رای موہن لال صاحب معتمد پیشکاری۔

متفرقات

۲۵۲	سید عبدالعلی صاحب حقانی۔
۲۶۷	دیوان دولت رام صاحب
۲۶۸	محمد امام الدین صاحب۔
۲۶۹	غلام محبوب خان صاحب۔
۲۷۱	نارائن داس صاحب۔
۲۷۲	سوامی ہری پرشاد جی۔
۲۷۴	منشی محمد حسن علی صاحب رضوی۔
۲۷۷	اجودھیا پرشاد صاحب۔
۲۷۹	میر فیاض علی صاحب۔
۲۷۹	سید حسن علی صاحب۔
۲۸۱	بشن سروپ صاحب۔
۲۸۱	راے کنور پرشاد صاحب۔
۲۸۴	غلام دستگیر خانصاحب۔
۲۸۴	میر عباس علی صاحب۔
۲۸۵	تارا پرشاد صاحب۔
۲۸۵	بابو موہن سنگھ صاحب۔
۲۸۷	گیان پرشاد صاحب۔
۲۸۷	میر شیر علیخان صاحب۔
۲۸۸	میر عثمان علی صاحب۔
۲۹۰	علی شاہ صاحب
۲۹۰	محمد اکرام اللہ خانصاحب۔

۲۹۰	میر صدیق علیخان صاحب۔	۳۳۶	قاضی صاحب۔
۲۹۱	مولوی محمد علی صاحب۔		
۲۹۲	بھوانی داس صاحب۔		
۲۹۳	دیو یداس صاحب۔		
۲۹۶	میر اکبر علی خان صاحب۔		
۲۹۷	میر صفدر حسین صاحب۔		
۲۹۸	میر عباس علی صاحب۔		
	تقاریظ و قطعات		
۳۰۰	مہاراجہ کشن پرشاد بہادر۔		
۳۰۵	مولوی سید نور الضیاء الدین صاحب۔		
۳۱۰	حاجی سید محمد صاحب۔		
۳۱۴	سید عبد العلی صاحب۔		
۳۲۹	منشی لطیف احمد صاحب۔		
۳۲۳	مولوی ظہور الدین احمد صاحب۔		
۳۲۴	سید اعظم اللہ حسینی صاحب۔		
۳۲۵	حکیم مولوی محمد حبیب الرحمن صاحب بیدل		
۳۳۵	رائے ٹھاکر پرشاد صاحب شوق۔		

نحمدهٗ و نصلی

حمدِ خدا کے بعد یہ ہے نعت مصطفےٰ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دنیا مین سب سے بڑی دولت علم ہے ع کہ بے علم نتوان خدارا شناخت۔ بعون اللہ تعالیٰ شانہٗ اسوقت مجھ اضعف العباد چند پرشاد نے چودہ برس کے سن مین قدم رکھا ہے۔ پانچوین سال میری تسمیہ خوانی ہوئی اور مین مکتب مین بٹھایا گیا۔ میرے والد بزرگوار مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی مدظلہٗ نے میری تعلیم اور تربیت کے لئے نہایت پسندیدہ اور بغایت معقول انتظام فرمایا اور سب مجھے معلمون کے حوالے کرکے کہا ع

جورِ استاد بہ ز مہر پدر

مین بفضل الٰہی اپنے والد بزرگوار کی خاص نگرانی مین کہ قدرتاً قبلۂ
موصوف کو علم و ہنر کے ساتھ ایک دلچسپی ہے تعلیم پائی - جناب کی
توجہ میرے ساتھ بغایت درجہ مبذول ہے اور مین نے اُسی توجہ اور
شفقت پدری کی بدولت اسوقت تک جو کچہ پڑہا لکھا اُسکا
بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ مین اب بے تکلفانہ اپنے فراخور حوصلہ
اور لیاقت اور دولت علمی کے محقترہ تحائف - جوہر شناسونکے
روبرو پیش کررہا ہون - اِس تہوڑے زمانہ مین یعنے پانچ برس کی
عمر سے چودہ برس کی عمر تک جسکو نو سال کا عرصہ ہوتا ہے مین نے
اُردو اور فارسی کی یہانتک استعداد حاصل کی کہ بلا اعانت لکھہ
پڑہ لیتا ہون - اِس عرصہ مین مجھے انگریزی کی تعلیم بھی ہوئی اور مین
باقاعدہ تعلیم پانیکے لئے **مدرسۂ عالیہ** بھیجا گیا - بعد چندے جب میرے
والد بزرگوار کو دفتری کاروبار کی تعلیم دلوانے کی نسبت خیال پیدا ہوا
مجھے مدرسہ سے علحدہ کرکے گہر مین انگریزی تعلیم دلوانی شروع فرمائی
اور مین بنگرانی **ڈاکٹر الہور ناتہہ** صاحب مختلف اُستادونکے زیر تعلیم
رہا - اور ابھی اسوقت تک برابر میری فارسی اور انگریزی جاری ہے
الحمدللہ والمنہ کہ نوشت و خواند مین خاطر خواہ شد بُد پیدا ہوگئی - دفتری کاروبار
کی تعلیم کے لئے مین اپنے جد امجد **راجہ ہری کشن بہادر** کی تفویض

کیا گیا۔

اِن سب کے علاوہ ایک خاص وقت معین کیا گیا تاکہ مین پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار سے نثر لکھا کردن اور رکتوبات وغیرہ پڑھا کردن۔ چونکہ فطرتاً مجھے بھی اسکا شوق دل سے تھا اور اسطرف میرا رجحان نیچرل طور پر ہونے کے علاوہ میری موروثی دولت بھی ہے یعنی میرے والد بزرگوار آج کے روز حیدرآباد کی زندہ یادگار ہین علوم و فنون مین مشہور ہونے کے علاوہ خاص نثاری مین جسقدر معروف اور مشہور ہین اور زمانہ کے محک امتحان مین جسقدر کھرے اترے ہین وہ ظاہر ہے۔ میری مدح اسموقع پر شاید شاعرانہ ہوگی لہذا مین ناظرین کی معلومات پر اسکا فیصلہ حصر کردیتا ہون۔ **الغرض** میرا خیال اور دلی رجحان اسطرف ہوا کہ ع

میراث پدر خواہی تو علم پدر آموزہ

مین نے اِس مین سعی بلیغ کی اور بارے بفضل ایزد متعال جل جلالہ اسمین بھی کچھ شُدبُد اسقدر ہوئی کہ یہ دیباچہ میرے ہی دست و قلم اور میرے ہی خیالات اور زبان کا فوٹو ہے۔ مگر ہان سرشار صاحب کا دیکھا ہوا ہے۔

چونکہ سرشار صاحب مجھے مختلف چھوٹے چھوٹے رسالے نثر کے

پڑھایا کرتے تھے اور مکتوبات لکھوانے کی مہارت کی تھی - مجھے دفعتہً یہ خیال ہوا
کہ مین دوسرے مکاتیب کے ساتھ اُن مکاتیب کو بھی اپنا ذریعۂ تعلیم گردانون
جو میرے والد بزرگوار کی معمولی انشا کا انمول خزانہ ہے اور انکو فراہم
کرکے بشکل کتاب مرتب کرون - چنانچہ مین نے اپنے والد ماجد سے ان
مکتوبات کے جمع کرنے کی اجازت لی اور اس کام کو شروع کیا **محمد حسین** صاحب
اور **عبدالشکور** صاحب خوشنویس جو میرے والد کی پیشی مین رہتے ہین اور جنکے پاس مسودات
جمع رہا کرتے ہین انسے کل مسودات جسقدر ملے وہ سب جمع کئے -

اوراق خاطر اطفال کی طرح جیسا کہ پریشان تھے انکو بخاطر جمعی فراہم کرکے
انتخاب کیا - اکثر رقعات مین مکتوب الیہ کا نام نہین تھا - اور اکثر مین تاریخ
وسن کا برابر التزام نہ تھا اسلئے مین نے بمشورۂ **پنڈت**
رتن ناتھ صاحب سرشار یہ التزام کیا کہ جسقدر مکتوب انتخاب شدہ
ہین امنین تاریخ کی پابندی نہ کیجائے اور جن مکتوبات مین مکتوب الیہ کا
نام نہین وہ بلا نام درج کئے جائین - **الغرض** اس انتظام کے بعد مین نے
اپنے والد ماجد سے اس امر کی درخواست کی کہ چند مسودات عرائض کے بھی
مجھے ملجائین جو کے خدام بارگاہ
شاہی کی خدمت مین گذرانے گئے ہین - یہ کل مسودات عرائض زنانہ
مکان مین ایک الماری مین التزاماً شل بند ہین اور اُسکی کہتا دنی اور

رجسٹری وغیرہ میرے والد بزرگوار اپنی ذات سے کیا کرتے ہین اور اُس
المارئ کی کُنجی اپنے پاس رکھا کرتے ہین اور یہ صیغۂ راز کا دفتر
کہلاتا ہے۔

اِس دفتر راز کی رازداری کا بیان باعث طوالت ہے۔ اِسکی یہ حالت ہے
کہ کبھی مین نے اپنی آنکھون سے ایک مثل بھی نہین دیکھی۔ ہان بعض
اُن عرایض کا حال معلوم ہے جو کسی ضرورت کے وقت میرے ہاتھہ سے
لکھوایا کرتے ہین۔ چونکہ قبلہ ممدوح بہت محتاط ہین اسلئے پہلے تو میری
اس درخواست پر مسکرا کر خموش ہو رہے جس سے کسی قدر نامنظوری
ظاہر ہوتی تھی۔ مگر تھوڑے عرصہ کے بعد جب مین نے بادب اصرار کیا
اور عرض کیا کہ جو **رقعات شاد** شائع ہونگے اُنکی ابتدا مین جبتک چند عرائض
نہون رقعات کو زینت نہو گی اسپر تھوڑے تامل کے بعد فوراً صیغۂ راز کے
امثلہ مین سے معدودے چند عرائض کی نقل بدست خاص فرما کر
مجھے عنایت فرمائی جنکا طبع اور شیوع خلاف مصلحت نہونے کے
علاوہ باعث اظہار حقیقت مراحم خسروانہ و نوازشات شاہی سمجھا گیا۔
مین نے اِس کام کو بسم اللہ کہکر ۱۳۱۶ھ مین آغاز کیا۔ انجام خدا کے ہاتھہ ہے
قریب ربع کتاب شائع ہوئی تھی کہ ایک روز مطبع مین والد تشریف
لے آئے اور چند اوراق ملاحظہ فرما کر **سرشار صاحب** سے یہ ارشاد ہوا

کہ رقعات کا التزام ٹھیک نہین ہوا لہذا مکرر اپنی ہدایات کے موافق کاپی کرا کے طبع کرائے جائین۔ اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ بوقت فرصت اُن ہدایات کو قلم بند کر دون گا۔ اِس عرصہ مین   کی سواری بادبہاری شیر کے شکار کے لئے بربنائے معروضہ والد بزرگوار ماہر آلی جو سرکار کی عطا کی ہوئی جاگیر ہے رونق افروز ہوئی اسمین کام ملتوی رہا۔ اور ادہر سنہ ۱۳۱۶ھ ختم ہو کر سنہ ۱۳۱۷ھ کا عمل شروع ہو گیا۔ اور اسکے علاوہ کچھ ایسے اسباب پیش آئے کہ یہ کام رُکا رہا۔

ماہ شعبان سنہ ۱۳۱۷ھ مین حضرت پیر و مرشد کی سواری کلکتہ کو رونق افروز ہوئی میرے والد کو حضور اقدس و اعلیٰ نے منصرم مدار المہامی کی عزت سے سرفراز فرمایا۔ تا واپسی ریاست کے نظم و نسق سے فرصت نہوئی۔ خدا کرے کہ ہمیشہ ایسے اعلیٰ خدمات کے ادا کرنے مین عدیم الفرصت رہین۔ بعد واپسی اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ۔ جبکہ مستقل مدار المہام صاحب نے جائزہ لیا۔ اور کسیقدر فرصت حاصل ہوئی۔ مین نے یاددہی کی اور حسب ہدایات جناب ممدوح بپابندی مکرر کاپی لکھی گئی اور رقعات قالب کتاب سے مزین اور رشین ہوے انشاء اللہ عنقریب یہ تحفہ ہدیۂ ناظرین کیا جائیگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حافظ

(۱)

تنت بناز طبیبان نیازمند مباد
وجود نازکت آزردۂ گزند مباد

پیر و مرشد اعلیحضرت حضور پُر نور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ مد ظلہ العالی

بعز عرض اقدس حضرت میرسانند

دسوین کی شبکو خانہ زاد کشن پرشاد نے ایک خواب دیکھا کہ خلاف معمول اندہیری رات مین جبکہ ہاتھ کو ہاتھ نہین سوجہتا تہا۔ اور گہٹا ٹوپ اندہیرا چوطرفہ چہایا ہوا تہا۔ بجلی کی چمک۔ اور دامنی کی دمک سے وہ تاریکی ذرا یون ہی سی زائل ہوکر پہر سے

سعدی

قرص خورشید در سیاہی شد
یونس اندر دہانِ ماہی شد

تاریکی کی فوج نے ایسا نرغہ کیا تہا کہ ہر در و دیوار پر ظلمت کا عمل تہا کالی کالی جہنڈیو نکے کالے کالے پہریرے اُڑ رہے تھے کہ دفعۃً سے

شاد

شب طلعت شہ بخواب دیدم
پیش از سحر آفتاب دیدم

آنکھ کھلی تو یہ معلوم ہوا کہ عین شبِ دیجور مین ع

پیدا ہوا سپیدۂ طلعت نشان صبح

معبّرونکو جو خواب کی تعبیر کرتے ہین بلا کر دریافت کرنے ہی کو تہا کہ فوراً بگل بجا اب اپنے مکان کو دیکھتا ہون تو ؎

شاد

بیا شہا کی صدا ہر طرف سے جاری ہے
خدیو مصر دکن کی یہ ہان سواری ہے

ہر سمت سے یہی آواز آتی ہے۔ آنکھین ملتا ہوا اُٹھا تو دیکھا کہ عالم نور سے ہے اور غلغلہ آمد آمد سواری حضور سے ہے ؎

برین مژدہ گر جان فشانم رواست
کہ این مژدہ آسائش جانِ ماست

فوراً اس شعر کو ترجمان دل کیا ؎

شاد

نظام آئین مرے گہر خدا کی قدرت ہے
کبھی مین انکو کبھی اپنے گہر کو دیکھتا ہون

سواری مثل باد بہاری کلبۂ خاکسار پر رونق افروز ہوئی ؎

شاد

نور رخ سلطان کا جو پرتو نظر آیا
حیرت تھی کہ دسوین کو مہِ نو نظر آیا

وہ جو میرا بادشاہ جمجاہ ہے جو میرا مولا میرا آقا ہے خاقان کلاہ ہے وہ جسکی طرف مخاطب ہو کر یہ شعر پڑھکر مین دل وجان سے شاد ہوتا ہون ؎

حافظ

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

وہ جو تمام دکن کا سرمایۂ ناز اور ذریعۂ اعزاز ہے۔ وہ جو سلطنت آصفی کے لئے یادگار اور فخر وافتخار ہی۔ اُس سلطان سنجر فرہوشنگ فرہنگ کیقباد اورنگ نے اس ذرۂ بے مقدار کو رشک خورشید بنایا اور عزت بخشی۔ رتبہ بڑہایا ؎

شاد

کاشانۂ شاد اور یہ اعزاز ہے قدر
شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

یا خدا جبتک دنیا مین جیحون وسیحون ودجلہ وفرات کو روانی ہی جبتک چشمۂ خورشید خاوری نورانی ہی جبتک مرغان خوش الحان دم صبح چہکتے۔ اور گلہائے عنبر بار مہکتے ہین میرے بادشاہ گیتی پناہ حضور میر **محبوب علیخان** عمر اللہ ملکہ کو فائز بمرام اور ہر امر مین شاد وباکام رکھ ؎

شاد

الٰہی تا قیام مہر و ماہی
چلے یہ سکۂ محبوب شاہی

زیادہ حد ادب۔ الٰہی آفتاب عمر ودولت واقبال تابان ودرخشان باد

عرضہ
جان نثار زمانہ زادۂ قدیمی میر شمس عرفی عفی عنہ

آیا جو غریب خانہ مین ظل خدا | شاد | فردوس بنا کلبۂ احزان میرا
دیتا ہے دعا شاد یہ سچے دل سے | | سایہ رہے پنجتن کا تجھپر شاہا

(۲) پیرومرشد اعلیٰحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ مدظلہ العالی

بعز عرض اقدس حضرت میرساند

اے میرے خداوند جہان پناہ ظل اللہ مین اور سرکار کی مدحت۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک
یہ ادنیٰ غلام اور پیرومرشد کی سپاس گذاری توبہ توبہ چھوٹا منھ بڑی بات ہے

شاد | مین کاہ ہون اور تو گلستان
| مین مور ضعیف تو سلیمان

یہ جان نثار ادنیٰ ذرہ حضور ذرہ پرور مہر نیمروز۔ جو تمام جہان پر سایہ افگن ہے سرکار کی
عزت افزائی سے غلام خانہ زاد کو درم ناخریدہ غلام کر دیا۔

اے میرے خداوند مجازی سچ تو یہ ہے کہ انسان جہان مین سب کے حق سے ادا
ہوتا ہے مگر جہان پناہ کے الطاف خسروانہ کے حق سے ادا ہونا محال از بس محال ہے
غلام کی ایک زبان اور سرکار کے لاکھون مراحم۔ غلام کو فخر ہے اپنی قسمت پر۔ اور یہ
غلام خداوند عالم کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہے جس نے ایسے مبارک زمانے اور ایسے
آقائے نامدار کے عہد معدلت مہد اور غلام پرور کے عصر مین مجھکو پیدا کیا اور فخر غلامی سے
سربلند فرما کر ہمچشمون مین سرخرو کیا۔ یہ غلام نوازی جو سرکار نے فرمائی
کہ مجھکو مراحم خسروانہ رونق افروز ہوکر عزت افزائی کی سلف سے خلف تک
یہ فخر و مباہات اس غلام کے خاندان کو حاصل نہین ہوا ہے

ز قدر و شوکت سلطان نگشت چیزے کم کلاه گوشهٔ دهقان بآفتاب رسید	سعدی	ز التفات بمهمان سرای دهقانی که سایه بر سرش انداخت چون تو سلطانی

بس جی یہ چاہتا ہی کہ پیر و مرشد کے قدمون پر سے اپنی جان و مال کو نچھاور کرون کہ یہی میرے لئے باعث ہزار افتخار رہے۔

بجز اسکے کہ صدق دل سے یہ دعا کرون اور کیا ہو سکتا ہے ؎

آصف ملک دکن یارب جہان کا شاہ ہو شاد خانہ زاد کی دل سے دعا ہی صبح و شام	شاد	سایہ گستر سارے عالم پر یہ ظل اللہ ہو حکمران ساری زمانے پر یہ آنجاہ ہو

اے میرے جہان پناہ سلیمان شوکت مجھ مور ضعیف کی زندگی اور عزت اور حشمت اور دنیا کی ساری بہبودی جہان پناہ کے قدمون کے ساتھ ہی اور حضور کی رضامندی مایۂ صد افتخار رہے۔

خداوند عالم سے دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالی مجھے اپنے آقا کی نمک حلالی اور فرمان برداری مین ہمیشہ ثابت قدم رکھے۔

آخر مین اس دعا پر اس معروضہ کو ختم کرتا ہون ؎

سارے جہان پہ یارب ہو شہ کی حکمرانی خلاق دو جہان سے ہی یہ دلی تمنا	شاد	اقبال ہو فزون تر اور عمر جاودانی دائم ہو شاد تجھپر آصف کی مہربانی

زیادہ حد ادب الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

[illegible]

دکن مین آئی ہے پہر ہمدم بہار بسنت یہ آرزو ہے ملے شاد کو بھی حکم حضور	شاد	مبارک آپکو جم جم ہو شہریار بسنت کہ تو بھی دہوم سے لا میری پیشکار بسنت

۳ پیر و مرشد اعلحضرت حضور پر نور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ مدظلہ العالی

بعز عرض اقدس حضرت میرساند

اسے میرے پیر و مرشد۔ دس برس سے غلام امیدوار ہے کہ یہ عزت قدیمی خانہ زاد کو پہر حاصل ہو خداوند عالم بحق پنجتن اپکی سال اس امید کو پورا کرے اور سرکار سے حکم صادر ہو۔ ع۔

	کہ تو بھی دہوم سے لا میری پیشکار بسنت	

امیدوار فضل و کرم۔ زیادہ حد ادب

الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

عرض

جان نثار خانہ زاد امیدوار کرشن پرشاد عفی عنہ

۴ پیر و مرشد اعلحضرت حضور پر نور بندگانعالی مدظلہ العالی خلد اللہ ملکہ

بعز عرض اقدس حضرت میرساند

میرے آقا میرے خداوند نعمت آپکی نعمتوں کی مجھ ناچیز سے کیا سپاس گذاری ہو گی سرکار جس طرح اپنے خانہ زاد کی امیدین پوری فرماتے ہین۔ خداوند تعالے حضرت کے جملہ مقاصد دلی برلائے۔

اِس غلام کو اپنی خوش قسمتی پر کیون نہ ناز ہو کہ ایسے غلام نواز اور بندہ پرور نے خانہ زادی کا شرف عطا فرمایا۔

پس یہ غلام دست بستہ بکمال ادب اِس امر کا ملتجی ہے کہ جس عزت سے اپنے غلام کو سرفراز فرماتے ہین ویسی ہی عزت سے خانہ زاد اور غلام زادونکو پرورش اور سرفراز فرماتے رہین سرکار کی خوشنودی اور رضامندی اِس غلام کے لئے دونون جہان کی سعادت ہے اللہ تعالی سرکار کو اِس غلام سے خوش اور راضی رکھے۔ بحق محمدؐ و آل محمدؐ —

زیادہ حد ادب۔

رباعی

ہے دل سے شب و روز الٰہی یہ دعا	آصف کا بڑھے روز خدایا پایا
کھلائے یہ ہند اور دکن کا خاقان	ہو پنجتنِ پاک کا سر پر سایا

الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

جان نثار خانہ زاد

(۵) اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ مدظلہ العالی

بعز عرض اقدس حضرت پیر و مرشد میرساند

فرمان واجب الاذعان شبکو نافذ ہوا۔ اس خانہ زاد و جان نثار موروثی کی عزت افزائی ہوئی

بڑا افتخار حاصل ہوا۔

جب حکم قضا شیم کے پڑھنے کی عزت حاصل کی یہ معلوم ہوا کہ خداوند نعمت قدر قدرت ظل سبحانی نے اپنی رحم لی اور شاہانہ عواطف کو اس غلام کے حال پر مبذول فرما کر اس نمکخوار کو فوج باقاعدہ کی سرفرازی سے بہرہ سربلند فرمایا۔

خانہ زاد اپنے خداوند نعمت قدر قدرت ظل سبحانی کے ان بے بہا انمول مراحم کا جو غلام کے حال پر مبذول ہین۔ اسکے اداے سپاس سے عاجز و قاصر ہے نہ قلم کو یارا ہے کہ ثنا لکھے۔ نہ زبان مین قوت ہے کہ مدح سرائی کرے۔ شکر کرنا حق تو یہ ہی کہ چھوٹا منھ بڑی بات ہے۔ لکھکر بجا لانے کے لئے زبان اور قوت بیان چاہئے مین قلیل البضاعت بے مایہ ہون۔ ہان کچھ ہوسکتا ہے تو صرف اسیقدر کہ اپنی جان کو نچھاور کرون۔ مگر تب بھی حق نمک خداوندی سے ادا ہونا محال ہی۔ فدوی کی جان نثار ہونے ہی کے لئے پیدا ہوئی ہے۔

چپ رہون تو کفران نعمت ہے۔ حیران ہون کہ کیا کرون بجز اسکے کہ سوے آسمان نظر کرکے اور خدائے عز و جل کی حمد اور اُسکے بر حق نبیؐ کی نعت کے بعد دونون ہاتھ اٹھا کر بصدق دل اور سچے عقیدت سے ان چند اشعار کو ترجمان دل کرون ؎

ہے شاد کی یہ جناب باری سے دعا
جبتک ہے جہان مین فوج و لشکر قائم
حضرت کا فزون ہو جاہ و عمر و دولت
ہمراہ رکاب شاہ دوڑے نصرت

شاد

زیادہ حد ادب۔ الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

عرضی جان نثار خانہ زاد [illegible]

مچی جو دہوم سواری شاہ آتی ہے	شاد	کبھی ادہر تو کبھی ہم اُدہر کو دیکھتے ہین
جو گھر مین آگئے ای شاد بندگان حضور		کبھی ہم اُنکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہین

(٦) اعلیحضرت حضور پر نور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ مدظلہ العالی

بنذر عرض اقدس حضرت پیر و مرشد میرسانند

حضور بندگانعالی کا غلام ملکہ غلامان غلام خانہ زاد کشن پرشاد کا دماغ عرش برین پر ہے اور کیون نہو حیدرآباد کے خاقان کلاہ گردون پناہ رشک قزل ارسلان غیرت سنجر وسکندر خلیفۃ الرحمانی نے قدوم میمنت لزوم سے کلبۂ خانہ زاد کو رشک گلزار ارم بنایا ظلمات مین جاکر سکندر نے جو بہ ہمونی خضر نہین پایا وہ اس نمکخوار کو گہر بیٹھے ہاتھ آیا۔ الحمد للہ والمنۃ کہ دولتِ جاوید پائی۔ منہ مانگی مراد خانہ زاد کے ہاتھ آئی۔ جانین نذر حضور شاہ ہتین۔ آنکھین فرش راہ ہتین۔ بادغالیہ بار کی مروجہ جنبانی۔ گردونکی کواکب سے دُرافشانی۔ نصرت اور فتح جلو مین۔ سواری رومین تھی۔ سواری تھی کہ بادبہاری تھی نقیبونکی زبان پر دورباش وادب کی صدا جاری تھی۔ بانگ خلیل اللہی کی گرم بازاری تھی ؎

زقدر و شوکت سلطان نگشت چیزے کم	سعدی	زالتفات بمہمان سرائے دہقانے
کلاہ گوشۂ دہقان بآفتاب رسید		کہ سایہ بر سرش انداخت چون تو سلطانے

قطعہ مذکور کے مفہوم کا غلام مصداق تہا۔ ساری خدائی کو اسپر اتفاق تہا۔ ہجوم خلق خدا جوق جوق تہا۔ شاد کا ستارہ رشک اوج عیوق تہا۔ اور ہر ایک کے زبان زد یہ شعر تہا ؎

شاد

ستارہ چمکا ہی بخت جاگے ہین شاد تیرے کہ آجکی شب
مکان کو تیرے حضور عالی نظام آئے نظام آئے

بکمال ادب غلام عرض پرداز ہے کہ بروقت حضوری اگر غلام سے کوئی سہو یا خطا ہوئی ہو تو بمصداق سہ

بر من منگر بر کرم خویش نگر ✠

امیدوار معافی کا ہون - مالک کی حضوری مین موسیٰ علیہ السلام کا جو حال ہوا وہ روشن ہے اگر غلام سے بباعث فرط مسرت و رعب شاہی کوئی سہو یا گستاخی ہوئی ہو تو کیا عجب ہی مگر اللہ کی رحمت قہر سے بڑھی ہوئی ہے - حضرت ظل سبحانی ہین - زیادہ کیا عرض کرون - صدق دل سے ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتا ہون -

قطعہ

آصف کو خدا رکھے ہمیشہ آباد
دولت کے بہی خواہ سرافراز رہین

شاد

اور مورد الطاف رہے دایم شاد
بدخواہون کی مٹجائے الٰہی بنیاد

خداوند عالم جل شانہ سرکار کے ظل عاطفت کو تا ابدالآباد قلمرو دکن پر قائم رکھے اور اس غلام کو سرکار اپنے مراحم خسروانہ سے عزت افزائی فرماتے رہین -
زیادہ حد ادب - الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

عرضہ
جان نثار خانہ زاد موروثی کشن پرشاد عفی عنہ

(۷) اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہٗ مدظلہ العالی

بعز عرض اقدس حضرت پیر و مرشد میرساند

بمجرد صدور فرمان خداوندی خانہ زاد کل پانچ بجے عصر کے کوہ شریف پر حاضر ہوا اطلاعاً عرض کیا۔

پیر و مرشد کی بیشمار نعمتون کی سپاس گزاری مین خانہ زاد کی زبان قاصر ہے بجز اسکے کہ دل سے یہ دعا کردن۔

رُباعی

دل و کشورت جمع و معمور باد ۔ زملکت پراگندگی دور باد
تنت باد پیوستہ چون دین درست ۔ بداندیش را دل چو تدبیر سست
(سعدی)

زیادہ حد ادب۔ الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

عرض جان نثار خانہ زاد [illegible] آصفی عفی عنہ

اللہ کے فضل سے شرف یہ پایا ۔ فرمان حضور لامع النور آیا
ہر دل سے دعا شاد کی میرے آقا ۔ کرسی یہ ہو تخت آصفی کا پایا
(شاد)

(۸) اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ مدظلہ العالی

بعز عرض اقدس حضرت پیر و مرشد میرساند

فرمان واجب الاذعان نے مع شبیہہ مبارک عہ ورود لاکر غلام کو سرفراز و سربلند کیا ۹

محبوب علی شاہ دکن نے مجھ کو کیا شکر ادا ہو اس عطئے کا شاد	شاد	تصویر مبارک جو عطا کی اے شاد ہو دل سے دعا خانۂ آصف آباد

اے میرے جہان پناہ مرجع عالم حضرت کی صحت و سلامتی کی نوید نے اس غلام دور اُفتادہ کو زندگی تازہ بخشی۔ حافظ حقیقی حضرت کو ہر طرح ہر وقت مظفر و منصور اپنی حفاظت مین رکھے۔

سرکار کا یہ جان نثار داس نے غلام پیر و مرشد کے زیر سایۂ نعلین مبارک بعافیت حضرت کے خیر مقدم کے انتظار مین چشم براہ ہی۔ اللہ تعالی ظل عاطفت ظل سبحانی کو مع شاہزادۂ بلند اقبال و جمیع اولاد و احفاد باین مراحم خسروانہ برقرار رکھے ٥

شاد	خدا سے دعا ہے کہ میرے حضور سلامت رہین پاس ہون یا کہ دور	

زیادہ حد ادب۔ الٰہی آفتاب دولت عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

جان نثار خانہ زاد موروثی کشن پرشاد عفی عنہ

(۹) پیر و مرشد اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ مدظلہ العالی

بعز عرض اقدس حضرت میرساند

فرمان واجب الاذعان مورخہ ۲۵ رمضان المبارک اسطرح شرف ورود میمنت آمود لایا

جیسے بہار چمن مین - روح تن مین - مژدۂ خیر مقدم کی بدولت کچہ دن پہلے ہی فدوی کے ہان عید ہوگئی - ایک مادۂ تاریخ سن ہجری فرمان ہمایون کے پڑہتے ہی ہاتہون ہاتہ ہاتہ آیا جو بطریق نذر پیش ہے - گر قبول افتد زہے عز و شرف ؏

	حضور بندہ کو آتے ہین تو شاد نے لکہا یہ سن	شاد	یہ پہونچی جان فزا خبر نسیم دلکشا خبر ۱۷ ۱۳	

اللہ تعالی اس سرکار کو تب تک سلامت اور با فتح و نصرت رکہے جبتک عید رمضان اور لیلۃ القدر روے زمین پر برقرار ہین - اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

زیادہ حد ادب - آلہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

عرضی جان نثار خانہ زاد متوسلی کشن پرشاد عفی عنہ

شاد	ہولون کیونکر شاد دل سے شاہ کے افضال کو پانچ تلوارین ملی ہین پانچوین شوال کو	

(۱۰) پیر و مرشدا اعلحضرت حضور پُر نور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ مدظلہ العالی

بعز عرض اقدس حضرت میرساند

فرمان خداوندی جہان پناہی مع تین کشتیون کے جنمین تو قبضۂ شمشیر عطیۂ شاہی پانچ اس خانہ زاد کے لئے اور چار دونون غلام زادون کے واسطے عطا ہوے تہے

شرف ورود لا کر باعث صد ہزاران افتخار ہوا ہے

تلوارین نو جو شاد کو شہ نے عطا کین آج	شاد	عزت بڑہائی شاہ نے اس جان نثار کی
بندہ بھی بندہ زادے بھی دیتے ہین یہ دعا		شہ کو مدد ہو پنجتن و چار یار کی

خداوند عالم بحق إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا صمصام فتح وظفر کو بمصداق وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ۔ تمام عالم پر فاتح رکھے۔ اور نعرۂ کوس صاحبقرانی تمام جہان مین بلند فرمائے۔ جبتک خدائے عز و جل کی صفت ناصری باقی ہے تب تک حضرت کی شمشیر فتح و نصرت مع تخت و بخت و دولت و عظمت و جرات و جلالت و بسالت و جاہ و حشم فاتح ابواب فتوح رہے۔ آمین۔

بدخواہان دولت کی ہستی موہوم برق صمصام سے بمصداق لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ فی النار والسقر ہو آمین ہے

حاصل تجھے دنیا کی ہو شاہی آصف	شاد	با فضل خدائے جن و انس و بیچون
تلوار تری ہو سرخرو عالم مین		قبضہ مین شہا ترے ہو ربع مسکون

زیادہ حد ادب۔

الہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

عرضی جان نثار خانہ زاد [illegible] شاد عفی عنہ

(۱۱) بملاحظہ حضرت پیر و مرشد اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ مدظلہ العالی

عرضی | منظوم

تنہا یہاں پہ چھوڑ کے اس جان نثار کو
سرکار آج جاتے ہیں سیر و شکار کو

دہارور جا کے شاہ بھی صید افگنی کرے
رخصت ملے جو شہ سے اطاعت گذار کو

منظور وہ نہیں ہے تو یہ عرض ہو قبول
قدمون کے ساتھ اپنے رکھیں پیشکار کو

جو حکم ہوگا اس کا بجا لاؤں گا ضرور
اور دون گا صدق دل سے دعا شہریار کو

بسانِ مہر و مہ تابندہ باشی
الٰہی تا قیامت زندہ باشی

جان نثار خانہ زاد مسعود علی حسن عنایت عفی عنہ

(۱۲)

نواب صاحب والا مناقب عالی مراتب عنایتفرمای دوستان کرمفرمای مخلصان نواب امیر کبیر بہادر زاد اشفاقہ و دام عنایتہ

چٹھی مصور جو معیت نامۂ اتحاد مورخہ دیروزہ وصول بعجت شمول ہوئی واپس مرسل ہے۔ اگر تیاری نقل مین ایک ماہ کی مدت کی ضرورت ہی۔ تو مخلص کو آپکی خواہش کے موافق ایک ماہ تو کیا اگر اس سے اور کچھ زائد عرصہ بھی درکار ہو تو بخوشی منظور ہے۔ اس ذرا سی بات کے لئے آپ نے جو تحریر کی زحمت فرمائی یہ آپکی

عنایت کا باعث ہے جسکا بدل مشکور ہون - زیادہ ایام شادمانی مدام بکام باد - فقط

شاد عفی عنہ

(۱۳)

نوابصاحب والا مناقب کرمفرمای مخلصان نواب سروقارالامرا بہادر دام کرمہ

	سکہ زد از فضل یزدان زمن میر محبوب علی شاہ دکن	

اس شعر مین (یزدان زمن) پر جو اعتراض سید علی صاحب بلگرامی نے جمایا تھا وہ اسطرح اُٹھگیا جسطرح اروپے بہشت کے آتے ہی بہمن و دے کا عمل اُٹھ جاتا ہے مین اس اعتراض کو بالراس والعین تسلیم کرلیتا کیونکہ ہمارے بادشاہ جم اقتدار کے سکے مین اگر خدانخواستہ غلطی ہو تو معاذ اللہ کا مقام ہے - لیکن بحمداللہ کہ آغا شوستری سلمہ نے (یزدان زمن) کو جائز رکھا - اور بدلایل قاطع فضل رب عرشی بھی اسکو صحیح کہتے ہین - اور بہ براہین ساطع شوستری - مردم ایران زمین - عرشی محقق فارسی - اعتراض غلط (یزدان زمن) صحیح - وہو المطلوب فقط

شاد عفی عنہ

(۱۴)

نواب صاحب والا مناقب عنایتفرمائے دوستان کرمفرمای مخلصان نواب سروقارالامرا بہادر دام عنایتہ - مبارک خطاب سروقارالامرائی کے سی - آئی - ای - نے جسطرح زمانہ مین سر برآوردہ کیا ہے اس عزت کی وہی نسبت ذاتی ہے جو کہ سر کو جملہ جوارح انسانی سے ہے - خداوند عالم آپکو سرکارین کی قدردانی

وقدر افزائی سے سربلند رکھے۔ فقط
شاد عفی عنہ

(۱۵)

نواب صاحب والا مناقب عنایتفرمائے دوستان کرمفرمای مخلصان
نواب سروقار الامرا بہادر دام عنایتہ۔ بعد تسلیم و تمنائے حصول مواصلت
نوکریہ قلم ہوتا ہی۔ کہ آپکا عنایت نامہ پہونچا تشریف آوری کی خبر سے مسرور کیا میری ہمت
متقاضی نہین ہوتی کہ آپکو تکلیف دون۔ مگر جب آپ اس ولی اتحاد سے تشریف فرما ہونا
چاہتے ہین تو مجھے صرف اسقدر کہنا کافی ہے ؎

خوشا وقتے و خرم روزگارے
کہ یارے برخوردار از وصل یارے

زحمت نہو تو جمعہ کے روز دس بجے صبح کے یا چار بجے شام کے تشریف لائے
جو منظور ہو فقط
شاد عفی عنہ

(۱۶)

نواب صاحب والا مناقب عنایتفرمائی دوستان کرمفرمای مخلصان
نواب سروقار الامرا بہادر دام عنایتہ۔ مولوی خیر المبین صاحب کی
عرضی مع عریضہ فرامرز جنگ بہادر جو مولوی صاحب کی حسن لیاقت اور دیانت
وغیرہ کی نسبت وثیقہ ہے جناب کی خدمت مین روانہ کرکے متصدع ہون کہ
مولوی صاحب مذکور واقعی ایک لائق اور ہوشیار دیانتدار عالم شخص ہین۔ اور

جناب نے وعدہ بھی کیا ہے کہ درصورت خلوے عہدہ تقرر ہو جائیگا ۔ ہرچند یہ حکم آپکا
کافی ہے مگر اسکی تعمیل سردست ہونی غیر ممکن ہے ۔ لہذا آپ اس عریضہ پر قطعی حکم فرما کر
مخلص کو مشکور فرمائین ۔ درینولا میرزا محمد علی صاحب دوم تعلقدار مددگاری
مالگزاری پر مقرر ہوے ہین انکی جگہہ خالی ہے ۔ اگر یہ اُس جگہہ ترقی پا جائین تو مخلص نہایت
مشکور ہوگا ۔ اَلکَرِیمُ اِذَا وَعَدَ وَفَا ۔ زیادہ عنایت دلی روز افزون باد فقط

شاد عفی عنہ

(۱۷)

نوابصاحب والامناقب عنایتفرمائے دوستان کرمفرمائے مخلصان نواب
سرو قارالامرابہادر دام عنایتہ ۔ سید محمد یحیی حال وارد بلدہ حیدرآباد دکن
جو ایک شریف خاندان کے معزز صاحب ہین اُنکے پیش کردہ مکاتبات سے معلوم
ہوتا ہے کہ وہ خدیو معظم کے نظر کردہ اور اُس دربار کے اراکین مین سے ہین ۔ انکی یہ خواہش
دلی ہے کہ جناب کے محامد اوصاف اور ہمدردی ابنائے جنس کا مادہ جو قدرتی طور پر
آپکو عطا ہوا ہے اسکے ذریعہ سے بارگاہ شاہی تک باریابی کی عزت حاصل کرکے
فائز بمرام ہون اسلئے مخلص جناب کی خدمت مین اس نیاز نامہ کے ساتھہ سید صاحب کو
پیش کرکے اپنی تحریر کو اس مصرع پر ختم کرتا ہے ؎

بر کریمان کارہا دشوار نیست

شاد عفی عنہ

(۱۸)

نوابصاحب والامناقب عنایتفرمائی دوستان کرمفرمای مخلصان نواب سروقار الامرا بہادر دام عنایتہ

میرے علاقہ کے رلج باغ واقع بیرون دروازہ دودہ باؤلی سے پانی کا نل جسوقت
لایا جاتا تھا اُسوقت علاقہ داران تعمیرات سے یہ وعدہ ہوا تھا کہ باغ کو پانی دیا جائیگا آپکو بھی
یاد ہوگا کہ خود آپنے بالمشافہ وعدہ فرمایا تھا اسوجہ سے مین نے اپنے باغ کی زمین مین
بدین خیال کہ کار سرکاری و فیض جاری ہے بلاکسی مطالبہ نقصان مین و اشجار نل لیجانیکی
اجازت دی۔ اسکا بدلہ یہ ہوا کہ پانی بالکل بند کردیا گیا۔ کبھی کبھی گاہے ماہے کچھ حوض مین
پانی بڑی منت اور عاجزی کے بعد دیا جاتا ہے۔

وفرسے تحریرات اسقدر ہوئین کہ وہان مداد خشک ہوگیا اور نوک زبانِ قلم گھس گئی۔ ادہر
درختون کے حق مین باغ کی زمین۔ زمینِ کربلا ہوگئی۔ درخت زبان حال سے العطش العطش
گویان ہین جنکی بربادی کی وجہ سے میری ایک بیش بہا محاصل کی جائداد تلف ہو رہی ہے
یا تو براہ کرم ایفاء وعدہ فرمائے۔ یا یہ بتلا دیجئے کہ نقصانِ مال کا دعوی تعمیرات کے کس
عہدہ دار پر کیا جائے ع

	بر کریمان کارہا دشوار نیست	

باران کرم کا طالب شاد عفی عنہ

(۱۹)

نواب صاحب جمیل المناقب عنایتفرمائے مخلصان نواب آصف یار الملک بہادر دام عنایتہ

آپکا التحاو نامہ پہونچا کیفیت سے مطلع ہوا مجھے نواب معتضد جنگ بہادر کے ساتھ نہ کسی قسم کا
ملال ہے اور نہ وہ معتوب ہین۔ مجھے خود انکا اسوقت وظیفہ خوار ہونیکا تاسف ہے
مگر مین مجبور ہون کہ یہ حکم نواب مدار المہام بہادر کا ہے۔ اگر قبل از اجرای حکم نواب صاحب موصوف

مجھ سے شورہ کرتے تو مین ضرور نواب معتقد جنگ بہادر کے لئے واجبی تائید کرتا۔ اور اب بھی حتی المقدور اُنکی واجبی تائید بلحاظ اُنکی قدامت اور ملکی ہونے کے۔ کرنے کے لئے مستعد ہون۔ زیادہ ایام شادمانی مدام بکام باد۔

شاد عفی عنہ

(٢٠)

نواب آصف یار الملک بہادر

حضرتِ من شاہ مردان کے وزیر	شاعری مین بے عدیل و بے نظیر
پوچھتا ہے شاد یون بعد از سلام	شاعری سے یان نہین ہے اسکو کام
خان دوران نے بلایا ہے مجھے	مرثیہ خوانی ہے وان تیئیس ٢٣ سے
حضرتِ جاوید آئے ہین وہان	حضرت قاسم کا کل ہوگا بیان
مرثیہ پڑھنے مین یہ بھی طاق ہین	لکھنؤ کیا شہرۂ آفاق ہین
مین تو جاؤنگا ضرور اے مہربان	لطف ہو گر آپ بھی آئین وہان
بھیجئے آپ اِس مرے خط کا جواب	حضرت من مشفق عالی جناب

شاد عفی عنہ

(٢١)

ایضاً

نامۂ اخلاص پہونچا اسے جناب	شکریہ مین لکھ رہا ہون یہ جواب
اِس عنایت کا بدل مشکور ہون	شاد ہون محظوظ ہون مسرور ہون
میری خاطر سے وہان آپ آئینگے	لطف تازہ مجھ پہ یہ فرمائینگے
کاہ مین ہون اور تم ہو کہربا	تب کشش نے یون عمل اپنا کیا

شاد کی ہو یہ دعا یارب قبول		ہون مددپر آپکے سبط رسولؐ

شاد عفی عنہٗ

(۲۲)

نواب صاحب والامناقب عنایتفرمائی دوستان کرمفرمائے مخلصان
نواب آصف یاورالملک بہادر زاد لطفہٗ۔

آپکے عنایت نامہ کے دیکھتے ہی دل شاد شاد ہوا۔ اللہ تعالی مبارک کرے۔ مین بخوشی تمام آپ کے حسب استفسار تفصیل سے اطلاع دینے پر آمادہ ہون۔ چنانچہ فہرست منسلک ہذا ہے اِسکے علاوہ اس مبارک جشن کے متعلق جب ارشاد ہو گا تو مین اسکی انجام دہی مین ہمہ تن حاضر ہون اور باعث سعادت خیال کرون گا۔ نذر تو ایک معمولی بات ہے جس سے آپ بھی واقف ہین۔ انعام وغیرہ کی حالت کا اندازہ دشوار ہے۔ بروقت جو مانگے مناسب طور پر دینا چاہیئے۔ اسلئے کہ سب جگہ ایک قاعدہ مرعی نہین ہے اسکے علاوہ وقتاً فوقتاً جو آپ دریافت فرمائینگے اپنے علم اور واقفیت کے موافق مین جناب کو اطلاع دیا کرونگا۔

ف۔ یہ مبارک جشن کس روز اور کس مقام پر ہو گا۔ اِس سے ضرور ایما فرمائے۔ کیا اُس روز اسپورٹس بھی ہونگے۔ فقط

شاد عفی عنہٗ

(۲۳)

نوابصاحب والامناقب عنایتفرمائی دوستان کرمفرمائی مخلصان
نواب آصف یاورالملک بہادر زاد عنایتہٗ۔

چار خاصونکی رقم من حیث المجموع سالانہ تین سو سے کچھ زائد ہوتی ہے اور چار
پاندانون کا خرچ ڈیڑھ سو سے کچھ زائد ہے۔ خاصے بذریعہ عباس علی خانسامان
تیار کرائے گئے۔ پاندان اپنے انتظام سے کشتیان پاندانون کی اور انکا متعلقہ سامان
علی العموم واپس ہو جاتا ہے اور اگر یہ ارادہ ہو کہ کشتیان اور انکا سامان سب پیش کش
کر دیا جائے تو بھی ممکن ہے۔ لیکن جو باتین ہونی چاہئین انکی منظوری والاحضرت
سے ضرور ہے۔ اسکے بعد جو امر منظور ہو جائے اُسکا انتظام مناسب ہی۔ پروگرام جلسہ
اسکے ساتھ منسلک ہے فقط شاد عفی عنہٗ

(۲۴)

نوابصاحب والامناقب کرمفرمائے دوستان نواب شمس الملک بہادر زاد الطافہ وعنایتہٗ

جناب کا نامۂ الطاف پہونچا۔ اِس مکتوب کی عبارت کی نیرنگی نے عجب لطف دکھایا
خصوص آپکے اس فقرے نے (مین آپکا احسانمند ہون کہ کئی دفعہ میرے مطالب
آپ سے حل ہوئے لیکن مجکو ابتک اسکے معاوضہ تک کا موقع دستیاب نہوا۔)
مین حیران ہون کہ اس مطلب کو کیا سمجھون۔ اگر سچ کہون تو سچ یہ ہے کہ مجھ سے کوئی
خدمت آپکی نہوسکی اور نہ ایسے مواقع درپیش آئے جیسا آپ لکھتے ہین۔ اور آپکے
قول کو جھوٹ بھی نہین کہہ سکتا۔ مگر ہان یہ بھی ایک شاعرانہ بلند پروازی ہے۔
نہ مجھ سے آپکی کوئی خدمت ہو سکتی ہے اور نہ مجھے آپسے کسی معاوضہ کی آرزو ہو۔

مگرہان ہمیشہ سے یہی خیال ہی اور اب بھی اسی امر کا متمنی ہون کہ اگر ہو سکے تو سچی اور دلی محبت کو نباہ دیجئے فقط

شاد عفی عنہٗ

(۲۵)

شیر نیستان امارت نوابصاحب نواب سلطان الملک بہادر

آپ نے فرمایا تہا کہ عزم صید افگنی بالجزم ہے۔ بشرط ممکن ایک ہفتہ کی اجازت حضور بندگانعالی مدظلہ العالی سے لیکر آپکے ہمراہ لطف شکار اُٹھاؤن ۔

	خوش آن روزگار ے کہ بے رنج و غم نشیند آسودہ یاران بہم	

شکار کی خوشی نے میری عقل پر ایسا دہاوا کیا کہ مین نے بھی جہٹ سے اقرار ہی کر لیا کہ ضرور اجازت لیکر آپکو اطلاع دونگا۔ اسکی پوری مثال وہی ہوئی کہ (خوشی مین بندگی بہول گئے) بسنت کی خبر ہی نرہی۔ یعنے سالگرہ مبارک کی تقریب مین فوج کی طرف سے جو جشن ہونے والا ہے اسمین مخلص کی شرکت ضرور ہی۔ مین آپکے ساتہ ہرن ہو جاؤن تو ادہر غیر حاضری کے رجسٹر مین ہار جاؤن سب جو کرلیان بہول جاؤن۔ جل جلالہٗ شیر کا شکار کیا ہوگا میرا تماشا ہو جائیگا۔ غالباً میرے اس عذر کو آپ عذر لنگ نہ سمجھینگے۔ انشاء اللہ تعالی یار باقی صحبت باقی۔ پہر کسی موقع پر کیا مزا ہوگا کہ ادہر گرما کا موسم ہے۔ اور جون کا مہینا۔ اور وہ گہسان صحرا جس مین اُونچے اونچے سوکہے درخت آپ اور میں دونالی ۔۔ ۵ بور لئے ہوے شیر کے ملک الموت بنے بیٹہے ہون۔ ادہر ہانکا ہوا

اور شیر بھبھر تاڑ کارتا ہوا یہ نکلا اور وہ گولی چلی ۔ واہین ۔ اور وہوان اُس پار شیر چارون شانے
چت ۔ اُدھر آپ ادھر ہین دونون اپنے اپنے نشانے کی تعریف کے پل باندہ رہے ہون
یہانتک چہوڑ دیتا ہون ۔ اب اسکا تصفیہ کہ صید کسکی بندوق سے نشانہ اجل ہوا دوسرے موقع
دیکھا جائیگا ۔
اگرچہ ایک چہوٹی بات کے لئے پانچ منٹ آپکے وقت کے ضائع ہوے ۔ مگر شکار کا
سین اس صفحہ کاغذ کے چٹیل میدان مین ایسا کہینچ کے دکہایا ہے کہ بایدوشاید ۔ اپنے آپ
اسکو پڑہکر خوش ہوتے ہون اور لب پر ہنسی نہ آسکے تو میرا ذمہ ۔ تصدیع معاف خدا حافظ
زیادہ ایام شادمانی واتحاد قلبی مدام باد فقط

شاد عفی عنہ

(۲۴)	احسانِ دوست در حق من بے نہایت است من بے زبان کدام یکے را بیان کنم	

مجمع شیرین زبانی منبع جادو بیانی کرمفرمائے بندہ
نواب افتخار الملک بہادر دام لطفہٗ

ایک شیشہ عسل کا پہونچا ۔ بندہ شیرین کام ہوا ۔ بخدا چاشنی محبت تازہ اور قوام خلوص کی
لذت بے اندازہ پائی ۔ جناب کی ان نوازشونکو کوزہ ہائے نبات کہون ۔ یا آبحیات
حیران ہون کہ کیا کہون ۔
سنے نے شکرستان قندونبات کہون تو می زیبد ۔ آپکی شیرین زبانی کیا کم تھی ۔ مگر

اِس عنایت سے اور قند مکرر کا مزا پایا - اِسکی تعریف کرنے سے میرے لب بند ہوے جاتے ہین
مزے مین خود شیرین ہے - مگر مصری کو بھی مات کیا - قند سے تشبیہ دینا چرب زبانی ہے
کوزہ نبات کی مثال شیرین گفتاری ہے معجون کہون تو تلخ نہین - حلوائے بے دود
لکھون تو وہ ذوق نہین سچ تو یہ ہے کہ کچھ بھی نہین - مگر کسی شکر لب کے لعل لب کی
شیرینی اسکی چاشنی سے ذائقہ شکر لبان کاشمیر کی شہادت خاص و عام ہے - اِس فی ائقہ
محبت کے لئے کوہکن نے شیرین پر اپنی جان شیرین گنوائی مگر شاد کو شیرین لبان شکر زنان کا
بوسہ کا مزا آیا - اور زلیخا سے مصر کے ذوق محبت کا مذاق حاصل ہوا - بہر حال آپنے
میرا منھ میٹھا کیا خداوند تعالیٰ آپکو بھی باین چاشنی قند اتحاد شیرین کام رکھے ہ

شاد	عسل کے جتنے عدد ہوتے ہین اُتنے ہی سال شاد و خرم رہو تم اور رہو شیرین کام	

راسخ الاعتقاد شاد عفی عنہ

(۲۷)

نواب صاحب مشفق و مہربان کرمفرمائے دوستان
نواب افتخار الملک بہادر زاد عنایتہ

بعد تسلیم و تمنائے حصول مواصلت سراپا مسرت لوکریز قلم اخلاص رقم سمجھ کر
دو شیشیان عطر کی - ایک روح افزا - دوسرا چنبیلی - جناب کی خدمت مین روانہ کرتا ہون
یہ عطر اپنے ملکی ہین - مگر انکو لاونڈر کی وضع پر ترکیب دیگئی ہے - بروز کونسل جناب نے
رومال کو سونگھا تھا اور خوشبو پسند آئی تھی -

واضح ہو کہ یہ عطر بعد استعمال دو منٹ کے توقف سے بو دیتا ہی اگرچہ دہنیت باقی نہین ہی
مگر چونکہ عطر رنگین ہے اسلئے سفید پارچہ پر خفیف سا رنگ آجاتا ہی یہ بالکل میرا تجربہ جدید ہے
یقین ہی کہ آپکی پسند خاطر ہو گا - ایام شادمانی مدام بکام باد فقط
شاد عفی عنہ

(۲۸)

نواب صاحب مشفق و مہربان کرمفرمای مخلصان نواب افتخار الملک بہادر دام کرمہٗ

میر عبد العلی نواب فتح یاب جنگ مرحوم کے نواسے جو میرے خلرے بہائی - ہونہار نوجوان
ہین - انکی خواہش ہی کہ مین آپکی خدمت مین انکی ناخن بندی کے لئے سفارش کرون -
سبکو یہ معلوم ہے کہ آپکی مہربانی میرے حال پر از بس ہی - علاوہ اسکے میری عزیز بہی ہوتے ہین - اور آپکے خاندان سے بھی متوسل ہین انکی درخواست منسلک ہذا ہی -
اگر براہ مہربانی انکا تقرر فرمایا جائے تو مخلص آپکا نہایت ممنون ہو گا - اگرچہ میرا ارادہ تھا
کہ بسفارش نواب مدار المہام بہادر فوج مین کسی جگہہ مقرر کردون مگر وہ
راضی نہین ہین - اسلئے جناب کے اتحاد اور یگانگت نے مجھے مجبور کیا کہ مین آپ ہی سے
اپنے ایک عزیز کی سفارش کرون - مجھے آپکی عنایتون سے امید قوی ہے کہ میری یہ
سفارش بیکار نہ جائیگی - زیادہ عنایت دلی روز افزون باد فقط
شاد عفی عنہٗ

(۲۹)

نوابصاحب مشفق و مہربان کرمفرمائی مخلصان نواب افتخار الملک بہادر دام کرمہٗ

میر سکندر علی صاحب مدرس مدرسہ جالنہ کی خواہش ہی کہ کوتوالی - یا صفائی مین جناب کے

زیر حکومت اطاعت کر کے اپنا حسن کارگزاری دکھائین اسوقت دو جائدادین اپنی کی خالی ہین
کیا عجب ہے کہ صاحب مذکور اپنے ارادہ مین کامیاب ہوجائین۔ لطف یہ ہے کہ تعلیمات مین
بھی انکا تقرر جناب ہی کی سفارش سے ہوا تھا۔ شاید اس عہدہ پر مخلص کی سفارش کام آجائے
زیادہ عنایت باد فقط

شاد عفی عنہٗ

---

(۳۰)

نواب صاحب مشفق و مہربان الطاف فرمائے دوستان

نواب افتخار الملک بہادر دام الطافہٗ

یقین ہے کہ جناب کا مزاج بہت خیریت سے ہوگا۔ مجلس امرا کی برخاست کے بعد سے ملاقات کا
کوئی موقع ہی نہین ملا ہے

	فرض کردم کہ بیادِ تو دلم خورسند است لیکن این دیدہ دیدار طلب را چہ علاج	

چند سطر اوراق annay mole paper جو اس مخلص کے تیار کئے ہوے ہین
ارمغان بھیجتا ہون فقط

شاد عفی عنہٗ

۱ بنارسی کاغذ پر

---

(۳۱)

نواب صاحب مشفق مہربان کرمفرمائے دوستان نواب افتخار الملک بہادر زاد لطفہٗ

مولوی محمد عبد الجبار خان صاحب آصفی نے جنکو گلدستہ علوم و فنون کہنا مبالغہ نہو گا
بجواب سہ نثر ظہوری ایک کتاب جسکا نام محبوب الکلام ہے تصنیف کی ہے

اس سے انکی دستگاہ سخن کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ ورہ کتاب خاص کی مدح مبارک۔ اور امراء دولت آصفیہ کے اوصاف حمیدہ مین ہے مصنف مع کتاب خدمت شریف مین حاضر ہوتے ہین۔ وہ صرف اس امر کے امیدوار ہین کہ بالمشافہ وہ اس کتاب کو پیش کرین۔ اور آپکی قدردانی کا تحریری صلہ پائین۔ چونکہ یہ خواہش بھی انکی ذاتی تصنیف سے کم نہین۔ لہذا یہان یہ کہنا بموقع نہو گا کہ۔

	تصنیف را مصنف نیکو کند بیان	

آپ قدردان سخن ہین۔ اسلئے مین نے انکی درخواست آپ تک پہونچانا علم و سخن کے ساتھ احسان کرنا خیال کیا۔ زیادہ ایام شادمانی بکام باد فقط

شاد عفی عنہٗ

(۳۲) نوابصاحب مشفق و مہربان کرمفرمائی دوستان نواب افتخار الملک بہادر زاد لطفہٗ

نامۂ اتحاد مورخہ ۲ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ پہونچا۔ بغایت مشکور ہوا۔ جواب مین جو تاخیر ہوئی اس سے نادم ہون۔ چونکہ مین اُس زمانہ مین شکار کے لئے گیا تہا۔ اور وہان کی واپسی کے بعد ہمراہ رکاب حضرت پیر و مرشد خلد اللہ ملکہٗ ماٹرپلی کے کیمپ شاہی مین حاضر رہا۔ اسلئے مین نے **مولوی عبد الجبار خان صاحب** کو آپکی خدمت مین حاضر ہونیکی اطلاع دی اور نہ جواب لکھہ سکا۔ جب ماٹرپلی سے واپس ہوا محرم کا چاند نظر آیا۔ اور اُدہر بیچارے شاعر صاحب بھی علیل رہے۔ اب کوئی وجہ مانع باقی نہین رہی۔ اسلئے مکلف خدمت ہون کہ جس روز آپکو فرصت ہو اگر زحمت نہو روز معینہ سے ایما فرمائے تو انہین روانہ کردن

اتحاد مزید باد فقط

راسخ الاتحاد - شاد عفی عنہ

(۳۳)
نواب صاحب مشفق و مہربان کرمفرمای دوستان نواب افتخار الملک بہادر زاد لطفہ

ایک صاحب منشی محمد علی نامی کُل مانوگرام جمع کر رہے ہین - اُنکی خواہش ہے کہ جناب کے ہان کے مانوگرام جو نہایت خوش قطع او مختلف وضع کے ہین انکو ملجائین - چنانچہ اُنکی درخواست منسلک ہذا ہے - اگر قبول ہو کر یا نوگرام لطف ہون تو عرضی گذار کے حوالہ کردیجائینگے فقط

شاد عفی عنہ

(۳۴)
نواب صاحب مشفق و مہربان اشفاق فرمائی دوستان نواب افتخار الملک بہادر دام لطفہ

کیبنٹ کونسل کے اجلاس مین آپ نے مرزا رسوا کے دو شعر مہربانی سے لکھوا دئے تھے مخلص نے ایک مین مین چند اشعار کہے ہین جو آپکے معاینہ کے لئے تحفۃً بھیجتا ہون - اسقدر ضرور کہونگا کہ بندہ شاعر نہین ہے - اور نہ اس فن مین کامل - کسی قدر موزونی طبع کی بدولت اپنے مطالب کو نظم کر لیتا ہون - اگر کوئی غلطی ہو مہربانی سے بنظر اصلاح درست فرما دیجئے -

مرزا رسوا کا اُردو دیوان تمام حیدر آباد مین تلاش کیا مگر کہین پتا نہین لگتا - انکا نام اور مطبع کا پتا جہان انکا دیوان طبع ہوا ہے لکھکر لطف فرمائین تو مہربانی ہوگی زیادہ اشتیاق ملاقات فقط

وَہُوَ ہٰذَا

تم ہی نہین ہو ماہ جبین اور بھی تو ہین ✤		ہم ڈھونڈھ لینگے کوئی حسین اور بھی تو ہین

کعبہ مین اک فقط نہین مومن سجود مین
سجدہ مین تیرے سر ہزمین اور بھی تو ہین

اِک بیکسی ہی صرف نہ میت کے ساتھ ہے
سو حسرتین پیارو ہین اور بھی تو ہین

پیرِ فلک ہی بر سرِ پرخاش اک نہین
اسکے علاوہ بر سرِ کین اور بھی تو ہین

اترا نہ اسپنے حسن پہ اے نازنین بہت
بندے خدا کے تجھ سے حسین اور بھی تو ہین

اک زلف ہی بلائے دلِ ناتوان نہین
چشم اور خال غارتِ دین اور بھی تو ہین

اے دردِ عشق تو ہی نہین دلمین میہمان
جمگھٹ ہی حسرتون کا مکین اور بھی تو ہین

قبضہ مین تیرے صرف دکن ہی نہین ہے شاہ
ایسے ہزار زیر نگین اور بھی تو ہین

اقبال ہی نہین ہے ہراول جلو مین شاہ
فتح و ظفر یسار و یمین اور بھی تو ہین

اک مین ہی عشق کا نہین کشتہ ہون ناصحو
فرہاد و قیس زیر زمین اور بھی تو ہین

اُس گُل کا منہ کے شاد یہ کہنا بصد ادا
بلبل ہمارے تم ہی نہین اور بھی تو ہین

شاد عفی عنہٗ

(۳۵)

نوابصاحب مشفق و مہربان نواب خان خانان بہادر دام لطفہٗ

باصغار مژدہ صحت و اصلاح اختلاف عناصر و اعتدال مزاج وہاج روح کو بالیدگی ہوئی باور کیجیے (اور نہ باور کرنے کی کوئی وجہ نہین) کہ یہ مژدہ آسایشِ جان ہے۔ اور باعث تازگی روح روان

برین مژدہ گر جان فشانم رواست
کہ این مژدہ آسایشِ جان ماست

سعدی

جناب من۔ آپ خوب جانتے ہین کہ دوست کی مثال ایسی ہی جیسے ایک جسم اور اُسکے مختلف اعضا ایک عضو مین جہان کچہ تکلیف پہونچی تو پہر بھی کہنا پڑتا ہی کہ ع ۔

سعدی	دگر عضوہا را نماند قرار	

دلی دوست کی بھی یہی حالت ہے۔ بارے شکر خدا۔ کہ آب۔ آتش۔ خاک۔ باد۔ کی بے اعتدالیون اور اُنکے باہم مختلف مزاجون کی مخالفت سے دور ہونے سے سب کلفتین دور ہوگئین اور دفع قضیہ کے لئے جو جو حکمتین سوجہین اور کی گئین وہ سب موثر ہوئین حکیم مطلق اور شافی برحق ہمیشہ باعتدال عناصر آپکو توانا اور تندرست رکھے ۵

ہے دعا شاد کی یہ صبح و مسا		کہ رہو تا بہ حشر خرم و شاد

	ہین عدد جتنے لفظ صحت کے تم جیو اُتنے سال بادل شاد	

راسخ الاعتقاد۔ شاد عفی عنہ

(۳۶)

نوابصاحب مشفق و مہربان کرمفرمائی دوستان نواب فخر الملک بہادر

منجانب سٹی سوسائٹی جو اڈریس آپ نے دیا تہا۔ اگر اسکی نقل ہو تو ایک کاپی مع اپنے ایک فوٹو کے جس لباس مین آپ اُس روز دربار گہربار مین حاضر ہوے تھے لطف فرما کر مشکور فرمائیے فقط

شاد عفی عنہ

(۳۷)

نوابصاحب مشفق مہربان کرمفرمائی دوستان نواب فخر الملک بہادر زاد لطفہ

بذریعہ اتحاد نامہ مورخہ ۱۸ شعبان سنہ روان جو تصویر آپ نے روانہ فرمائی تھی۔ پہونچی۔ ممنون ہوا۔ اس امر مین آپکو جو زحمت دیگئی اسکی معافی چاہتا ہون فقط

شاد عفی عنہٗ

(۳۷)

نواب صاحب شفق مہربان کرمفرمائی دوستان نواب فخر الملک بہادر زاد لطفہٗ

اولاد کو نور نظر کہتے ہین۔ ایسی نعمت خداداد کا آنکھون سے ہمیشہ کے لیٔے اوجھل ہونا نہ فقط غم والم ہے۔ بلکہ بہت بڑی مصیبت کا سامنا ہی مگر حیات و ممات اُس خدائے پاک کے دستِ قدرت مین ہے۔ افسوس ہی کہ باد سموم کے ناموافق جھونکون نے ہونہار نونہال کو پامال جفا کردیا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مین آپ کے اس بیوقت غم مین خلوص کے ساتھ ہمدردی کرتا ہون۔ خداوند عالم جلشانہٗ صبر و تحمل عطا فرمائے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ

شاد عفی عنہٗ

(۳۸)

نواب صاحب شفق مہربان کرمفرمائی مخلصان نواب فخر الملک بہادر دام لطفہٗ

مین آپکو ایک کار خیر کی طرف متوجہ کرتا ہون۔ اور غالبًا جو سفارش میری جانب سے ہو رہی ہے وہ آپکے نزدیک بالکل واجبی ہوگی۔ میر یوسف الدین کی شادی قائم جنگ بہادر کی دختر کے ساتھ جسکی جائداد کورٹ آف وارڈس کی نگرانی مین ہے قرار پائی ہے جو کچھ رقم انکی شادی کے لئے منظور ہوئی ہے سُنا جاتا ہے کہ وہ براتیون کی شکر خوری کے لئے بھی کافی نہوگی۔ چنانچہ عروس کی والدہ کی جانب سے جو درخواست آپ کے روبرو پیش ہے اسکی منظوری پر شادی کا انصرام منحصر ہے۔ اگرچہ ہر ایک کے مقدور موافق اخراجات کی ضرورت

ہوتی ہے۔ مگر آپ خوب واقف ہین کہ شادی کا انصرام اپنے اپنے خیالی موازنہ سے المضاعف پر ہوتا ہے۔ چونکہ نوشہ کے بہائی **نواب تفضل یاب جنگ بہادر** نے اس سفارش نامہ کی درخواست کی لہذا یہ سفارش اس غرض سے کیجاتی ہے کہ ورثائے عروس کی جانب سے جو درخواست پیش ہوئی ہو اسکی منظوری ہو جائے تا کہ شادی کا کام انصرام کو پہونچے۔ اور دولہا و دلھن کا قران السعدین ہو۔ آپ لو رہم عند اللہ ماجور رہون

والسلام ع

برکریمان کارہا دشوار نیست

شاد عفی عنہ

(۳۹)

نوابصاحب مشفق و مہربان دوستان کرم گستر نواب فخر الملک بہادر دام الطافہ

ڈاکٹر تفضل یاب جنگ بہادر بذریعہ اس خط کے آپکی خدمت مین حاضر ہو کر اپنے درجہ اور تنخواہ اور استحقاق قدامت کا حال عرض کرنا چاہتے ہین چونکہ آپکی ذات باخبر۔ اور ملکی لوگونکی ہمدرد اور بافیض مانی جاتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ انکے معروضہ کو سماعت فرما کر جس طرح مقدمہ کا آغاز آپکے ہاتھ سے باخیر ہوا ہے ویسے ہی تمت بالخیر بھی ہوگی۔ جناب مدار المہام بہادر نے غالباً پورے وجوہات پر کافی غور نہین فرمایا ہوگا جسکے باعث ایک ملکی قدیم اور لایق شخص کے حقوق بے رحمی کے ساتھ تلف ہوئے جاتے ہین۔

برکریمان کارہا دشوار نیست

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْن۔ **شاد عفی عنہ**

(۴۰)

مشفق و مہربان نواب بہرام الدولہ بہادر

کل کی مجلس مین جو مرثیہ پڑھا گیا۔ واقعی اکثر بند بے مثل اور بے عدیل تھے خورشید صاحب کی پختہ مغزی اور بلند پروازی اور سخن سنجی کی تعریف اس موقع پر شاعری نہین۔ اسلئے جو سچی سچی بات تھی اسکو رباعی مین موزون کیا تھا۔ آپ کے پاس بھیجتا ہون۔ نہ مین شاعر ہون۔ نہ نثار۔ مگر ہان اپنے مطلب کو ٹوٹی پھوٹی اُردو مین کچھ شُد بُد کہہ لیتا ہون کبھی کبھی تغزل کا بھی خیال آجاتا ہے۔ مگر اہل زبان اور کاملین کے روبرو قلم اُٹھانا دل لگی نہین ہے۔ شب سے درد سر ہے۔ کچھ افاقہ ہو جائے تو انشاء اللہ تعالی آج کی مجلس مین ضرور شریک ہونگا۔

محرم کے چاند کے روز ایک رباعی کہی تھی۔ وہ بھی ارمغان بھیجتا ہون۔

رباعی

شاد

ہر بند مین ہے جلوہ فگن شانِ انیس
ہر شعر ہے دُر خیز و گہر ریز و سلیس
خورشید کا یہ کلام بہجت فرجام
خورشید علی کا سا ہے نغز او نفیس

رباعی

شاد

ہشیار ہو غافلو محرم آیا
ہنگام بکا و شور و ماتم آیا
ناشاد فلک پر بھی ملک ہین اے شاد
روتے ہین یہ کہکر کہ مہ غم آیا

شاد عفی عنہ

---

(۴۱)

میرے کرم فرما نواب بہرام الدولہ بہادر

آپ کا نامۂ اتحاد پہونچا بھی تو ایسے وقت پہونچا کہ جب مین ناشتہ کر رہا تہا۔ واللہ طبیعت پھڑک گئی۔ رقعہ مین بھی کہانے کی دعوت کا ذکر تہا۔ یہان تو بندہ اول ہی کئی ڈش چکھ کر میٹھا تہا باقی ساقی آپکی دعوتی چیٹی نے طبیعت سیر کر دی۔ اب بتلائیے کہ اسقدر رکھا کر بھی پھر کہانا مانگون۔ کیا یہ بھی (برتن بیٹھہ) ہی یا (ڈھول بیٹھہ) علاوہ اسکے دوستی مین تکلف یعنی چہ ہان صاحب یہ جو آپ نے لکھا تہا کہ آپکو میری دعوت مین کہانا ہوگا۔ الا پرایوٹ ہو یا پبلک واللہ ع۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی +

بخدا یہ پرایوٹ اور پبلک کی ایک ہی کہی۔ بالکل انوکھی بات ہی۔ کیا کوئی چیستان ہے یا کوئی پہیلی بجھواتے ہو۔ کہانے کے کئی اقسام ہوتے ہین۔ مگر پرایوٹ اور پبلک یہ دو اقسام بالکل ایجاد بندہ ہین۔

الغرض لکھتے لکھتے اسقدر تحریر کو طوالت دی کہ جواب کیا شیطان کی آنت ہی۔ آپ بھی پڑہتے پڑہتے ضرور اگتا گئے ہون گے۔ لیجیے جواب صاف یہ ہی کہ اگر آپکو دوستی دی تو تکلف دور کہانا وانا برطرف سہ

جامی	خوشا وقتے وخرم روزگارے کہ یاری برخورد از وصل یارے	

اس سے زیادہ اور کیا لطف ہوگا۔ مزید برآن اگر آپ کو منظور ہے کہ تکلف فرمائیں۔ تو بس ایک دو پاکیزہ صورتین۔ اور سُریلی عنادل نغمہ سرا کو بلوائیے آنکھین ٹہنڈی ہونگی

دل بہلے گا۔ حضرت شاد دلشاد ہونگے والسلام فقط

شاد عفی عنہُ

۴۲

مشفق و مہربان نواب بہرام الدولہ بہادر

نمیقہ رشیقہ و صحیفہ انیقہ مین نے پایا۔ آپ دعوت دیتے ہین منظور۔ لیکن دوازدہم بربیع الاول کو دو شقین میرے آنے کی مانع ہین۔ ایک نیاز دوازدہم شریف جو قدیم سے میرے خاندان مین جاری ہی۔ دوسرے ہم ہندون کا تہوار جسکو راکھی پونم کہتے ہین بارہوین تاریخ کے بعد جو دن مقرر کیجیے غالباً موزون ہوگا۔ دیکہون وہ کون مہوشان جادو جمال پری وش۔ زہرہ تمثال مشتری خصال ہین جنکو آپ ناہید نغمہ و باربد نژاد کہتے ہین۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ یار زندہ و صحبت باقی۔ باقی عند الملاقی فقط

شاد عفی عنہُ

۴۳

دیباچہ دفتر اتحاد نواب بہرام الدولہ بہادر

آپکی دعوت صرف دعوت جلسہ رقص و سرودہی نہ تھی۔ بلکہ ضیافت مذاق اہل مذاق بھی تھی۔ یون تو لولیان شوخ و شنگ رشک پری رخان فرنگ تہین ہی۔ کوئی مہ پارہ زاہد فریب۔ کوئی طاوس زیب ناہید نغمہ باربد نژاد۔ غیرت گلبدنان نوشاد سچی سُریلی تانین علم موسیقی کی جانین۔ مگر ان سب باتون پر طرہ یہ کہ آپکی غزل سُنی

	جانہا حیات یافت زحسنِ کلام تو در زیر لب چہ شیوۂ شیرین نہادۂ	

مین نے بھی کچھ فکر کی ہے۔ معاینہ فرمائیے۔
لکھنو کا تمباکو ویے خوردنی خوشبودار پہونچا۔ جہان تہوڑا سا گلوری کے ساتھ کہایا شام جان تک
معطر ہو گیا۔ گویا طبلۂ عطار کُھل گیا۔ واہ کیا بات ہے۔ مشک و زعفران اِسکے روبرو مات ہیں
نافۂ تاتار اِسکے مقابل مین خجل۔ گلاب بصرہ اسکی خوشبو سے منفعل۔ کدیو رجہان آفرین آپکو
سُرخرو۔ اور آپکے گلدستۂ محبت کو ترو تازہ رکھے فقط
شاد عفی عنہٗ

۴۴

پرتو خورشید امارت نواب بہرام الدولہ بہادر

مین نے اسوقت اپنے ایک قدیم دوست روحانی سید عبد العلی حقانی کی آپسے
سفارش کرنے کے لئے قلم اُٹھایا ہے۔
اگر میرا قیاس غلط نہو تو یقین ہے کہ آپکو مجھ سے جو محبت ہی وہ میری اِس سفارش کے تائید کی
منافی نہوگی۔ بلکہ امیدوار کے موید اور حصول مدعا کے لئے باعث ہوگا۔ اِس موقع پر
سید عبد العلی صاحب کے خاندانی حالات اور اُنکے اعزاز اور وہ تعلقات جو اِس
خاندان سے چلے آتے ہین اُنکا بیان ایک تکلف ہی۔
وہ اسوقت مستغیث ہین۔ اور آپکو مسبب الاسباب نے منجملہ اور اسباب دنیوی کے انکے لئے
ایک ذریعۂ سبب گردانا ہی علاوہ اِسکے آپ میرے محب ہین۔ اور مین آپ کا دوست صادق
ہون جسکی سفارش کی جاتی ہے بطریق اولی ہم دونون کا خیر خواہ دلی ہے۔ جو ہر طرح
لایق قدر اور رعایت ہی۔

قصہ مختصر۔ اُنکے مقدمہ انعام کے متعلق جو فیصلہ ہوا ہے اسکی تعریف اِس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ حق بحقدار رسید۔ آپ نے انصاف کیا۔ مستغیث اپنی داد کو پہونچا۔ مگر پنج سالہ نذرانہ کی پخ ایسی ٹیڑھی کھیر ہے کہ جسکی تعمیل مین نہ صرف وہ عاجز ہین۔ بلکہ آپکی سیر چشمی اور انصاف کے مقابل ایک ادنیٰ معاوضہ ہے۔

مین یہ نہین کہتا اور نہ آپ مانین گے کہ بیک قلم آپ اپنے علاقہ کے قانون کو بدل دیجئے۔ مگر رعایت اور مروت بھی ایک شان ہے۔

اگر یہ اِس حکم سے مستثنیٰ کئے جائین اور انکا یومیہ جو آپکی خیرات کا سوان حصہ ہی جاری ہو جائے تو میری سعی مشکور ہو مستغیث ممنون ہو آپ عند اللہ ماجور ہون۔ اگر بنظر امعان دیکھا جائے تو ہم اور آپ بھی اکثر ابواب مین بقدر مراتب مختلف مراعات اور مراہم خسروانہ سے مستثنیٰ کئے گئے ہین۔ اور یہ استثنائی مخل انتظام نہین سمجھی گئی۔ قس علیٰ ہذا۔ آپکے قیمتی وقت کا تھوڑی دیر کے لئے جو مخل ہوا وہ صرف اقتضاء محبت کا باعث۔ ورنہ میری عادت نہین اب مین اپنی تحریر کو اس شعر پر ختم کرتا ہون۔

اے یار با وفا سخنے ہست گوش کن
تا ساغرت پر ست بنوشان و نوش کن۔

شاد عفی عنہ

۴۵

جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالےٰ

تسلیم کل کے خط نے مجھے بھی متحیر کر دیا کہ بیٹھے بٹھائے یہ تہمت کیسی۔ لاحول ولاقوۃ

۴۵

کیسے لوگ ہین کہ زبردستی بھی پہلے نستے ہین۔ لئے مرتے ہین۔ کہان آپ اور کہان کنہیا لال آپ سواے حضور کی ڈیوڑہی کے اور کہین جاتے ہی نہین۔ کنہیا لال کے گھر کیون جانے لگے تھے۔

رباعی

یہ نرالی ہے نکالی دل لگی + +	شاد	آپ پہ پچّون نے نالش داغدی
بال بیکا اک نہو گا آپ کا		ایسی تیسی ایسے ایسے تیسون کی

پہلے ہی سے اگر آپ نے مجھے کہا ہوتا تو مین کنہیا لال کا اسوقت تک پتا لگاتا۔ اگر وہ جہنم مین بھی ہوتا تو مالک جہنم سے مانگ لیتا۔ خیر کل سے اُنکی ٹوہ مین ہون۔ ملتے ہی آپکو اطلاع دونگا فقط

شاد عفی عنہ

۴۶

جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالےٰ

تسلیم۔ نامہ شفقت اِسطرح آیا جیسے باد نوروزی چمن مین۔ لفظ (آئے) کی نسبت آپنے جو بحث کی وہ بالکل ٹہیک ہے۔ اِسکا کیا جواب دون۔ سوال لاجواب ہی۔ چونکہ ابتو ماقسے تیار ہوچکے۔ اور بعض اساتذہ کی مثالین موجود بھی ہین۔ لہذا فی الحال رعایت فرمایئے۔ آئندہ سے آپکی تقلید کیجائیگی۔ اور (آئے) کے ۲۱ عدد لون گا۔ اور یہی صحیح ہے۔ کالسکہ دودی سفر کے لئے توازبس موزون۔ مگر حضر کے لئے حضور پرنور حضرت بندگانعالی مدظلہ العالی کے ہمراہ رکاب ظفر انتساب اِس سے بڑہکر روضۂ رضوان اور باغ ارم مین بھی لطف نہین۔

حق تعالیٰ پیرو مرشد کو مع شاہزادہ جم حشم ہمیشہ مظفر ومنصور رکھے ؎

	خدا سے دعا ہے ہمارے حضور	
	سلامت رہین پاس ہون یا کہ دور	

اگر موقع ملے تو شاہزادہ والا دودمان کی خدمت اقدس مین عرض کر دیجیے کہ آپکا جان نثار خانہ زاد شاد آداب وقدمبوسی عرض کرتا ہے اور یہ دعا دیتا ہے کہ آپ زیر ظل عاطفت حضرت ظل سبحانی مدظلہ العالی سلامت اور شادمان رہین۔ ظلکم ممدود بحق ملک الودود فقط

شاد عفی عنہ

۴۷

جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالےٰ

آپ نے ۔جتلانا۔ بتلانا۔ دکھلانا۔ ان قافیون پر جو کلام داغ مین متروک ہین اعتراض فرمایا تھا۔ مین تسلیم کرتا ہون۔ چونکہ **ذوق** اور **غالب** کے کلام مین یہ جائز ہے۔ اور آپ حضرت ذوق خاقانی ہند کے شاگرد ہین اِس خیال سے مین نے یہ قافیہ باندھا آئندہ سے ضرور خیال رکھون گا۔

کثرتِ مشاغل اور ہجوم افکار کی بدولت نماز تک تو بعض اوقات قضا ہو ہی جاتی ہے (جو انسان پر فرض ہے) اصلاح شاعری تو سُنت موکدہ بھی نہین اسکا یاد نہ رہنا مقتضاء بشریت ہے فقط

شاد عفی عنہ

۴۸ جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ

تسلیم۔ الحمد للہ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ حضرت خداوندنعمت مدظلہم العالی مع اسٹاف وغیرہم یہ شادمانی رونق بخش ہوسے۔ مین نے اُس روز یہ ٹھان لی تھی کہ رباعیات وغیرہ روانہ کردون مگر یہان افواہ تھی کہ حضور عالی اعلیحضرت مدظلہ العالی ایک دو روز مین تشریف لے آتے ہین اسلئے مین نے یہ خیال کیا کہ اگر میرا لفافہ چلا جائے ضرور اُسکو رجعت قہقری ہوگی۔ اسلئے تامل کیا۔ اب معلوم ہوا کہ حضرت ابھی دوچار روز وہان رونق بخش رہین گے۔ اسلئے خدا کے سپرد کرکے لفافہ رجسٹرڈ بھیجتا ہون ایک نظر اگر آپ دیکھ لین تو بہتر ہوگا۔ براہ کرم اسقدر ضرور خیال رکھئے کہ ہر کاغذ کی رو اور پشت دیکھ لیجئے تاکہ کوئی قطعہ اور رباعی فروگذاشت نہو جائے۔

بعض بعض تاریخون کا داد طلب ہون۔ آپکی دعا کی برکت سے مین شاد ہون۔ میری دعا دلی سے آپکو اللہ تعالیٰ شاد رکھے فقط

شاد عفی عنہٗ

---

۴۹ جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ

تسلیم۔ دواخانہ مین مشک خرچ ہوگیا۔ اسلئے تاخیر ہوئی۔ میرے ایک دوست کے ہان مشک خالص ہی اُن سے منگوایا ہے۔ آتے ہی سہ پہر یا کل تک انشاء اللہ تعالیٰ روانہ خدمت کرون گا۔

ابھی مجھ سے پنڈت جی ملے اور آپ کا وہ فقرہ مشکیزہ والا ہو سرشار صاحب کیلئے

ٹھیک یہی تھی سُنایا بے اختیار ہنسی آئی - واقعی وہ شعر سُننے سُنانے کے قابل ہی -
کیا عجب ہو کہ انکا ساقی سقہ ہی ہو -

حسب فرمایش ایک دوست کے حضرت **ذوق** کے تتبع مین چند شعر لکھے ہین - چنانچہ آپکے دیکھنے کے لئے بھیجتا ہون - اِس غزل کے دیکھنے کے بعد اُس زمین مین قدم رکھنا گویا مُنہ پڑتا ہے - مگر اُستادون ہی کے کلام دیکھنے اور سیکنے سے مبتدی بھی بجائے خود اُستاد بنجاتے ہین -

یقین ہے کہ جناب کا مزاج خیریت سے ہوگا - خداے تعالی جلشانہ ہمیشہ خیریت سے رکھے اسی غزل پر ایک مخمس کہہ رہا ہون فقط

شاد عفی عنہ

۵۰

جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالی

مزاج شریف کی کئی روز سے کیفیت معلوم نہین ہوئی - کیا شکایت ہے اور خدانخواستہ کیون طبیعت کسلمند ہے - یقین ہے کہ بفضلہ مزاج خیریت سے ہوگا - اللہ تعالی خیریت سے رکھے - بہت سے شعرا نے آئینہ کی ردیف مین وہ طبع آزمائی کی کہ آئینہ کی ناک مین دم آگیا یہانتک کہ کسی نے خورشید کو حجام بنایا - اور گھر گھر آئینہ دکہانے کی خدمت سپرد کردی خیر وہ تو بڑے بڑے آئینہ خانہ ہین - مین بھی نہین آئینہ خانون مین جاکر ایک ریزہ لایا اور اُسکو تراش خراش کرکے آئینہ آرسی کی صورت مین ڈہالا - اِس سے بڑہکر کیا قدر ہوگی کہ آپ پسند فرمائین اور کسی کی رونمائی مین تحفہ بھیجدون فقط

شاد عفی عنہ

۵۱

مہربان مولوی احمد حسین صاحب

الحمد للہ سب خیریت سے ہین۔ عشرہ شریف شغیر مہمان ہین۔ انکی مہمانداریان بڑی دہوم دہام سے ہو رہی ہین۔ حضرات امامیہ پنجتنی نے غم حسنین مین قیامت بپا کردی ہے۔ یہ سب کچھ ہے مگر بقول حضرت شاد غلام و تلمیذ حضرتِ آصف۔

رباعی

اگرچہ ماہ محرم کا جملہ سامان ہے	شاد	مگر قدوم شہنشہ کا دل مین ارمان ہے
حضور آئین تو پہر شاد ہو بڑی ہی بہا		کہ اُنکے دم سے دکن غیرتِ گلستان ہے

شاد عفی عنہٗ

۵۲

مہربان من مولوی احمد حسین صاحب

تقریب سالگرہ مبارک مین جسقدر اڈریس پبلک کی جانب سے مختلف جلسون مین پیش ہوئی ہین اور حضرت پیر و مرشد ظل سبحانی خلد اللہ ملکہٗ نے زبان فیض ترجمان سے جو جوابات ارشاد فرمائے اُن سبکو ایک جگھہ مرتب کر رہا ہون۔ کل سامان میرے پاس موجود ہے۔ مگر نواب فخر الملک بہادر نے جو اڈریس منجانب سٹی اسوسیشن پیش کیا وہ میرے پاس نہین ہے۔ نواب صاحب سے طلب کیا اُنہون نے جواب دیا کہ گاؤ خوردہ ہو گیا۔ بہرحال آپ کے پاس موجود ہین۔ اگر آپ سرکار مین عرض کرکے ایک نقل اسکی لطف فرمائین تو سبحان اللہ۔ فقط

شاد عفی عنہٗ

۵۳

مہربان مولوی احمد حسین صاحب

رہتے کہان ہین آپ کا کس جا مقام ہے

ملتے ہین ہمسے اور نہ پیام و سلام ہے

مزاج شریف ؟ مجلس امرا کیا برخاست ہوگئی کہ آپ کی ملاقات ایک دم ترک شد۔ خیر جہان رہیئے اچھے رہیئے۔ اور دوستون سے دلی محبت رکھئے۔ اور مالک کے خیر خواہ رہیئے۔ ہان مین آپ کو ایک امر خیر کی طرف متوجہ کرتا ہون۔ اگر آپ بھی سعی کرینگے تو بقول کسی ہندی سکے۔ جو سیوا کرے گا وہ میوہ پائیگا۔ حضرت سید پیر بادشاہ صاحب قبلہ سالک راہ معرفت خضر طریق حقیقت سے آپ بھی خوب واقف ہین۔ اور آپ یہ بھی جانتے ہین کہ ایسے بزرگان دین کی خدمت خالصاً للہ ادا کرنا عین فرض و فرض عین اور موجب سعادت دارین ہے۔ وہ تو متوکل ہین۔ نہ انہین ہماری خدمت سے غرض اور نہ دنیا سے کام۔ مگر ہمپر انکی اطاعت فرض نہین تو واجب ضرور ہے۔ مین نے حضرت ممدوح کے فرزندون کی جانب سے ایک دعانامہ اپنے بادشاہ ظل اللہ کی خدمت مین معروضہ کے ساتھہ گذرانا ہے جس مین حضرت کے فرزندون اور حضرت کی خانقاہ اور خادمین کے اخراجات کی معاش کے لئے سفارش کی ہی یقین ہی کہ آپ تک وہ عرضی ضرور آگئی ہوگی۔ اگر نہ بھی آئے تو آپ اس دو حرفی رقعہ کے ذریعہ سے اجرای معاش خانقاہ وغیرہ کے لئے کلمۃ الخیر کے ساتھہ سعی فرما کر مجھے ممنون کیجئے اور آپ بھی سعادت حاصل کیجئے۔

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

اِنَّ اللہَ لَا یُضِیعُ اَجرَ المُحسِنِین۔ وَمَا عَلَینَا اِلَّا البَلَاغ۔ فقط
شاد عفی عنہ

۵۴
مہربان من نواب ناظم الدولہ بہادر

چار قسم کے عطر پہونچے۔ ہر ایک رشک نافہ و مشک اذفر۔ دماغ تو دماغ۔ مشام جان تک معطر ہو گیا۔ سارا گھر اس عنبر سارا سے معنبر ہو گیا۔ چارون عناصر ان عطرون کی خوشبو مین بس گئے۔ ہر ایک سے اتحاد قلبی کی خوشبو آتی ہے۔ اور میرا خدا کہ خانہ ساز عطر ان سے بہتر ہونگے۔ اللہ کرے آپکا گھر بسا رہے۔

آپکی تحریر کے مطابق انکا امتحان کر کے ضرور مین آپکو لکھون گا۔ یون تو ہر خوشبو سے فرحت ہوتی ہی۔ مگر ان عطریات کی خوشبو سے چوتھی کی نسرین بدن دلہن کے جسم کی خوشبو آتی ہے ؎

	ورد زبان دعا ہی صبح و مسا رہے جس گھر مین ایسے عطر ہون وہ گھر بسا رہے	شاد

شاد عفی عنہ

۵۵
مہربان من نواب ناظم الدولہ بہادر

مین نے سُنا ہی کہ آپکو حقہ پینے کا شوق ہے۔ کیا یہ بات سچ ہے ؟ خدا ایسا ہی کرے ہان خوب یاد آیا کبھی آپکو مین نے حقہ پیتے دیکھا بھی ہے۔ مگر سُنا ہے کہ تنبا کو

نایاب ہوتا ہی۔ ضرور ہوتا ہوگا۔ کیون نہو۔ آپ سا شوقین اور تنبا کو اچھا ہونا کیا معنی
اس خط کو پڑھکر آپ ضرور یہ کہین گے۔ کہ اس لایعنی کتابت سے نتیجہ کیا۔ بیشک مگر آپنے
ضرور یہ بھی سُنا ہوگا لہ ؎

خوشتر آن باشد کہ سرّ دلبران
گفتہ آید در حدیثِ دیگران

توبہ توبہ غلط گفتم۔ حضرتِ شاد اسوقت حقہ پی رہے ہین مگر بازاری تنباکو نے
اُنکے ناک مین دم کردیا۔ خانہ ساز گھر مین نظر بند ہے۔ اگرچہ سوار لانے گیا ہے۔ اور
اسکو تاکید بھی کردی گئی کہ دُھوین کی طرح اُڑکر جائے۔ اور خوشبو کے مانند واپس آئے
مگر خدا جانے ہوا نے اُسے کدھر اُڑا دیا۔ یا آگ نے توے کی طرح جلاکر خاک کردیا ؎

شاد

ابتک پتا نہین ہے ہمارے سوار کا
کیا حال شاد مین کہون اس انتظار کا

اگر آپ اِسوقت حقہ پی رہے ہین۔ اور خدا کرے کہ پیتے ہون تو ذرا مہربانی سے
دھوان اِس جانب اُڑا دیجئے تاکہ خوشبو سے دماغ خمیرہ ہوجاے والسلام فقط
شاد عفی عنہ

۵۶

مہربانِ نواب ناظم الدولہ بہادر

پانچ قطعہ بہ خط نستعلیق جو میرے دست و قلم کے لکھے ہوے ہین بطور ہدیہ روانہ کرتا ہون
کہ اِس صفحہ عالم مین یادگار زمانہ رہے۔ والسلام خیر الاختتام شاد عفی عنہ

۵۷ مہربان نستعلیق گو نواب ناظم الدولہ بہادر سلامت

آپ کا نامۂ وداد پہونچا - مین یاقوت رقم یا جواہر قلم ہون نہ روشن نگار - ہان خط مایقرے لکھہ لیتا ہون - میرے خاندان کے بانی آنجہانی کے وقت کے جو قطعے اور شعر اور مختلف اقسام کے خط بڑے نامی گرامی خطاطون کے لکھے ہوے میرے تصویر خانہ مین ہین انکے متواتر و متوالی دیکھنے سے دل مین خوشنویسی کا شوق پیدا ہوا - علم شئے بہ از جہل شئے - چونکہ آپکو مجہ سے محبت ہے اور بفحواے (دل رابہ دل رہیست) مجھے بھی قس علیٰ ہذا - ماضی وحال کے سترہ عدد قطعات اور روانہ کئے کہ میرے پاس رہنے سے زیادہ تر احسن یہ ہے کہ آپکے پاس رہین ہان میرے مہربان - ایک فقرہ جو آپ نے لکھا وہ پہیلی ہے یا چیستان - مین نہین سمجھا - اس عقدۂ مالاینحل کو حل کیجیے - تا کہ میری فہم کے نزدیک تر ہو - آپکا فقرہ بھی نستعلیق چال سے کم نہین - راہ تجسس مطلب مین میری عقل کے پاؤن شکستہ ہین اس دائرۂ دوربینی کا مرکز کیا ہے - جس طرح نسخ اور تعلیق سے نستعلیق استخراج کیا گیا ہے اسی طرح ہمنے اپنے خط اور آپ کے نامۂ اتحاد سے یہ معما مستخرج کیا ہے - مگر حل معما متعلق معما کشا - اور اسکا نظم ونسق اسکے ذمے جسکا خطاب منجانب حضور شاہ ناظم الدولہ ہو فقط

شاد عفی عنہٗ

۵۸ مہربان نواب میجر افسر الدولہ بہادر

مکتوب پہونچا۔ مسرور ہوا۔ آجکل بمبئی مین man shooting کی پریکٹس ہو رہی ہے۔ ہمارا بال شوٹنگ کس شمار مین۔ واللہ ملک الموت بھی عجیب گل چلے ہین۔

شاد عفی عنہٗ

۵۹

مشفق و مہربان میجر افسر الدولہ بہادر

قبل ازین نے آپ سے ذکر کیا تہا کہ شکار کے لئے اپنی جاگیر کو جاتا ہون۔ چنانچہ آج مین نے سرکار سے رخصت حاصل کی ہے۔ میرے پاس گولی کی کوئی عمدہ اکسپرس کی بندوق نہین ہے۔ آپکے ہان کوئی بندوق ہو تو بھیجئے انشاء اللہ تعالےٰ بعد واپسی واپس کر دون گا۔ مین نے سنا ہی کہ اُس جاگیر کے قریب آپکی بھی کوئی جاگیر بنام اُپنوگوڑہ واقع ہے اور وہ بہت پاس ہے۔ اس سمت اگر شکار وغیرہ کو جانے کا اتفاق ہو تو آپ کے علاقہ کے کارپرداز مانع نہون۔ اُنکو تاکید ہو جائے تو مناسب ہی فقط

شاد عفی عنہٗ

۶۰

مشفق و مہربان میجر افسر الدولہ بہادر

تہنیت نامہ بہجت شمامہ پہونچا۔ اداے مبارکبادی سے دل شاد ہوا۔ بافضال الٰہی و بتصدق اقدام خداوندی حضرت پیر و مرشد ظل سبحانی خلد اللہ ملکہٗ خدمت موروثی سے سرفراز ہوا۔ حق تعالیٰ میرے آقاے ولی نعمی کی عمر و اقبال مین

یوماً فیوماً ترقی عطا فرمائے کہ اپنے خانہ زاد کی اسقدر عزت افزائی فرمائی ۔ اور
آجتک یہ خاندان چند و لعل اُسی عنایات خسروی سے سرفراز ہوتے ہوئے
چلا آرہا ہے ۔ اور آئندہ کے لئے بھی بہت کچھ امید ہے ۔
وے ۔ شافی مطلق آپکو جلد صحت عطا کرے فقط
شاد عفی عنہُ

۶۱
مشفق و مہربان میجر افسر الدولہ بہادر

مین نے سُنا ہے کہ یوروپین افسرون کے ہان شکاری تانگے مضبوط ملتے ہین
اگر واقعی ایسا ہے اور آپکے خیال مین کچھ تانگے بنا و نظر آئین تو دو تانگے
مجھے دلوا دے فقط
شاد عفی عنہُ

۶۲
مہربان من نواب افسر الدولہ بہادر

ایک جلد شکار نامہ حضرت پیر و مرشد طلبسُحانی خلد اللہ ملکہٗ باتصاویر روانہ کیجئے
تو باعث مسرت ہے فقط
شاد عفی عنہُ

۶۳
مہربان من نواب میجر افسر الدولہ بہادر

متھرا پانڈے جو الہ آباد مین ہین انھون نے جسوقت کہ سواری مبارک
کلکتہ و دہلی بزمانہ سابق رونق افروز ہوئی تھی تو پانڈے صاحب موصوف نے

تبرک اپنی طرف سے داخل بارگاہ خداوندی کیا تھا۔ اور وہ تبرک بتوسط میرے
جد مہاراجہ نراندر بہادر کے دونون وقت داخل ہوا تھا۔ اب چونکہ مین
ہمراہ رکاب حاضر ہونگا۔ اگر سواری اس طرف سے رونق افروز ہو تو انکی طرف سے
تبرک داخل ہوگا پس اسکو بارگاہ خداوندی مین بعد اظہار حقیقت حال وکیفیت ماضیہ
داخل کرا دیجئے۔ اس تحریر کا ہر وقت آپکو خیال رہے فقط
شاد عفی عنہ

۶۴

مہربان من میجر افسر الدولہ بہادر

مزاج شریف حسب استدعا سفرنامۂ نظام ابتدا سے انتہا تک دیکھا اپنی استعداد کے
موافق مین نے اسکی تصحیح کردی۔ چنانچہ اصل صحت شدہ ایک جلد جو میرے پاس تھی
اس رقعہ کے ذریعہ سے واپس کرتا ہون فقط
شاد عفی عنہ

۶۵

نیر برج شجاعت میجر افسر الدولہ بہادر درخشندہ باش

آپ کا خط پہونچا۔ مسرور کیا۔ شوٹنگ کی مبارکبادی کا شکریہ قبول ہو انشاء اللہ تعالیٰ
ضرور پریکٹس کرونگا۔

چھوٹی بندوق مع پانسو ٹوٹون کے پہونچنے کا آپ نے جو ذکر کیا اسکا ڈبل شکریہ۔ مگر
ایسی تین بندوقین ایک میرے لئے اور دو بچون کے لئے کلکتہ مین اگر ملین تو ضرور
لے آئیے۔

راڈر مشہور میکر ہے۔ غالبًا اسکے پاس ملین گے۔ باڑ گدانے کے لئے مستعد ہون۔ مگر گھوڑا ملنے پر موقوف ہے مین بخوشی اجازت دیتا ہون کہ **کلکتہ** مین کوئی عمدہ گھوڑا باڑ گدانے والا ملے تو فوراً لے لیجیے۔ اب مدت کم رہی شاید قبل از روانگی۔ بقول آپکے ملنے کا موقع نہ ملے۔ اسلئے بصدق دل دعا کرتا ہون کہ خداوند عالم سب سے اول میرے آقا میرے پیرو مرشد کو یہ سفر وسیلۃ الظفر مبارک کرے۔ اور جو جو خیر خواہانِ مالک ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہین حضرت کے اقدام کے ساتھ ع

بسلامت روند و باز آیند

میرے مہربان۔ اسقدر ضرور مہربانی کیجیے کہ میرے خداوند نعمت کی خیر و عافیت اور مسرت و شادمانی سے مجھے اطلاع کرتے رہیے مین آپکا ممنون ہونگا۔ اگرچہ میرا قالب یہان رہیگا مگر جان حضرت کے قدمون کے ساتھ رہیگی خدا حافظ۔

	بسفر رفتنت مبارک باد بسلامت روی و باز آئی۔	

ف ۲۔ سرکار کی سواری کا ایک پروگرام بھیجیے۔ ابتک مجھے نہین پہونچا۔

ف ۳۔ مولوی **محمد عبد الباقر خان** کی زبانی مین نے کچھ کہوایا ہے ضرور اسکو سُنئے۔

شاد عفی عنہ

۶۶

مہربان من میجر افسر الدولہ بہادر۔

میرے پہلے خط نے گلبرگہ مین ضرور آپ سے ملاقات کی ہوگی۔ مگر عدیم الفرصتی نے آپکو جواب دینے سے مجبور کیا۔ بہر حال نامہ بر کی زبانی آپکی خیر و عافیت معلوم ہوئی دل شاد ہوا۔

خداوند تعالی سے امید ہی کہ حضرت ظل سبحانی مدظلہم العالی مع شاہزادۂ بلند اقبال چشمش مرساد باصحت و عافیت مظفر و منصور مراجعت فرمائے بلدہ ہو کر اپنی پیاری رعایا اور جان نثارون کا دل شاد فرمائین گے۔

اگر پروگرام شایع ہو تو ضرور مجھے ایک بھیجئے۔ روزانہ کاروبار سرکاری متعلقۂ مدار المہامی مین صبح کے نو بجے سے شام کے پانچ بجے تک مصروف رہتا ہون۔ پانچ بجے ذرا ہواخوری سے دل و دماغ کو تازی ہوا دیتا ہون۔ آٹھ بجے شب کے ڈنر اڑا کر ٹرانسوال کے میدان جنگ مین بویرون کی لڑائی کا سین۔ اور انکی عالی حوصلگی دیکھتا ہوا بیٹھا رہتا ہون۔ واہ رے بویر۔ جان پر کھیل تو رہے ہین۔ مگر انجام مین انکے خرمن ہستی پر خدا جانے کونسی بجلی کڑکڑا کر گریگی کہ بارود کی طرح اڑ جائینگے صفحۂ زمین پر بویرون کا کوئی نشان بھی دکھاسے تو ع۔

بخال بویران بخشم ٹرنسوال و بخارا را

گیارا بجے میدانِ جنگ سے واپس ہو کر اپنے بڈروم مین سو جاتا ہون پانچ بجے صبح تک بمصداق۔ فسیرُوا فی الارض۔ فسیرُوا علی السماءِ فلک پر قدرت کی بوقلمونی کی

خواجہ

سیر کرتا رہتا ہون - ادہر پانچ بجے کہ بندہ رحمت کی طرح زمین پر نازل ہو جاتا ہے - ادہر آنکھ کھلی تو کیا تہا ع -

خواب تہا جو کچہ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تہا

پہر اپنی دنیا ہی وہی ہم ہین - اور سرکاری کاروبار -

ف ۲ - شاہزادہ بلند اقبال کی خدمت اقدس مین عرض کیجئے کہ خانہ زاد شاد آستانہ عالی کو بوسہ دیکر دعا کرتا ہے کہ زیر ظل عاطفت ظلّ سبحانی ظلکم ممدود بحق ملک الودود حضرت داغ اور حضرت دل - داور الملک بہادر اور مولوی احمد حسین صاحب کو میرا اسلام پہونچا دیجئے - ٹیپو خان بہادر کی باتین یاد آتی ہین تو دل لوٹ جاتا ہے - خیریت سے ہین ؟

عثمان یار جنگ بہادر کو سلام کہیئے فقط

شاد عفی عنہُ

۶۷

مہربان من میجر افسر الدولہ بہادر -

تفنگچہ پہونچا - مسرور ہوا - انشاء اللہ تعالیٰ کسی روز اسکو چلا کر دیکھون گا - چونکہ آپکا دوسرا خط جو مژدہٴ مسرت آمیز ہے اُسکے دیکھنے سے مین پہولون نہین سما رہا ہون - دل شاد شاد باغ باغ ہے - اسلیئے جواب اِس خط کا نہ دے سکا فقط

شاد عفی عنہُ

۶۸

نیر برج بسالت میجر افسر الدولہ بہادر

آپکا شقہ پہونچا حسب الطلب فوز فقطی روانہ کیا۔ بے تکلفی سچے اور دلی اتحاد کی دلیل ہی
مین نہایت محظوظ ہوتا ہون۔ جبتک جی چاہے رہنے دیجئے۔
کل سے حضرت بخار زدہ ہین۔ آج صبح انکو رخصت کیا تھا مگر چار بجے سے پھر مہربانی
فرمائی۔ معلوم نہین کب تک ابھی رہین گے۔ یقین ہے کہ شکار کی واپسی کے بعد آپ ضرور
کسی روز مجھ سے ملین گے فقط

شاد عفی عنہ

۶۹

مہربان دوستان میجر افسر الدولہ بہادر

آپکا خط پہونچا۔ الحمد للہ اب میرا مزاج خیریت سے ہے۔ مگر ناتوانی ہے اور کل سے
کسیقدر پیچش کی شکایت بھی معلوم ہوتی ہے۔
کنگ کوٹھی کی آراستگی حضرت شاہزادہ صاحب قبلہ مدظلہٗ کے قیام کے لئے جو
آپکے ذمہ ہوئی ہی یہ تو ہونا ہی چاہیئے تھا۔
نیچرل طور پر آپ مین علاوہ اور خوبیون کے ہر چیز کی آراستگی اور تہذیب کا ایک ایسا
جوہر اللہ تعالیٰ نے دیا ہے کہ بلامبالغہ مین یہ کہونگا کہ ایسے ہماری سرکار مین شاذ ہونگے
یا راڈ اکس۔ اگر آپکی پسند ہے تو مین بھی ایک نظر دیکھون گا۔ اور بعدہ خریدنے کے متعلق
کہون گا۔
مجھے یقین ہی کہ آپکے چھوٹے فرزند ہونہار۔ نونہال اقبال۔ بہت خیریت سے ہونگے۔
اللہ تعالیٰ عمر دراز کرے فقط

شاد عفی عنہ

با فتح و نصرت جنگ بادا

۱۲ ۱ علم میدان فیروزی میجر افسر الدولہ بہادر

آپکے اسوقت دو خط پہونچے جنمین کل کے میرے رقعہ کا ایک جواب تہا دوسرا وہ خط تہا جسمین آپنے اپنے محاربہ چین مین جانے کی کیفیت لکھی تھی۔
سپاہی کے لئے جنگ مین جانا معراج ہے۔ فوراً مجھے خیال ہوا کہ مین آپ کے اس خبر کی تفاول لون۔ فی البدیہہ ایک فقرہ تاریخی یاد آیا جسکو الہام غیبی و رفال نیک اور بشارت تازہ کہنا چاہیے۔ اس فقرہ کو مین نے اپنے خط کا عنوان اسلئے کیا کہ اس مبارک مبتدا کی خبر ہے۔
انشاء اللہ تعالی فتح و فیروزی ہو گی۔ خداوند عالم آپکو حضرت پیر و مرشد حضور پر نور مدظلہ العالی کی نعلینون کے تصدق مین فتحمند لائے۔
افسوس ہی کہ ہمین ایسے موقعون مین شریک رہنا تو درکنار دیکھنا بھی نصیب نہین ہوتا۔ ع

بسلامت روی و باز آئی

شاد عفی عنہ

۱۷ ۱
خال رخسار طبابت طبیب مزیل اقسام اسقام جہالت
نواب لقمان الدولہ بہادر سلامت

۲۰ - تاریخ ماہ شوال منگل کا آدہا دن گذرا اور ادہر آپ کا خط پیک فرخ پے بنا ہوا آیا مطلوبے فوراً اجراء کے لئے دیدے گئے۔ غزل دیکھی گئی۔ ماشاء اللہ بہت اچھی غزل

ہوئی اور مطلع تو بمثل ہے۔ کیا اچھا شعر ہے ؎

دل	گھٹا پر گھٹا چھا گئی حسرتوں کی مری قبر پر رو گئے رونے والے	

ماشاء اللہ نئی بات پیدا کی جدت اسے کہتے ہین اور ایک شعر ہے ؎

دل	پکارے گئے اپنے مولی کے بندے بس اب آپکے ہو گئے ہونیوالے	

اہا ہا ہا۔ کیا بے ساختگی ہے ؎

دل	غم و حسرت و یاس و رنج و تمنا مری لاش پر رو گئے رونے والے	

اللہ اللہ کیا رونے والے ہین۔ سبحان اللہ۔ مقطع بھی قابل تحسین ہے۔

شاد عفی عنہ

۷۲

مہربان من نواب لقمان الدولہ بہادر

محرم تو حسین حسین حسین حسین کہتا ہوا شہر مین داخل ہوا۔ مگر پیر و مرشد خداوند نعمت کے نہونے سے محرم پورا محرم ہے۔ محرم کا رنگ ہی فق ہو گیا۔ اگرچہ سب لوگ محرم الحرام کے دل خوش کرنے کے لئے روشنی کا ٹھاٹھ جابجا کر رہے ہین اور آبدار خانے لگائے جا رہے ہین۔ سبیل والے پیاسون کو پانی پلا رہے ہین ع

پانی پیو سبیل یہ نذر حسین ہے

ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیو - اور نہر علقمہ کے سوکھے ہوے لب - دجلہ و فرات کی بیکسی -
شیر خوارون کی بے بسی - آل رسول کی تشنہ لبی - سبط نبیؐ کا پیاس مین ضبط کرنا یاد کرکے
رونا شروع کرو اور داخل حسنات ہو -
کہین شربت کی ٹھلیان تقسیم ہو رہی ہین کوئی قہوہ دہنیا نذر کر رہا ہی مگر بقول شاد -

رباعی

محرم است و لے شاد ظل سبحان نیست	شاد	بہ طبع ذوق تماشائے این چراغان نیست
ہمہ برائے حضور است واو بصید امسال		چہ چارہ شاد کہ ترک رسوم آسان نیست

ہان صاحب کہئے محرم کا تو یون حشر ہوا - مگر سواری مبارک کب رونق افروز ہو گی
ہماری آنکھین قدمبوسی کے لئے ترس رہی ہین - ادہر دل بیقرار ہے طبیعت پریشان
جی اُداس - شاد اکیلا - اب اتنے مرضا ہے ہجر کو کون سمجھائے - یک انار و صد بیمار ع

خدا کرے کہ مجھے شاد - شاہ بلوالین

چو طرفہ سناٹا ہے - ایسا سین کبھی اس بلدہ کے اسٹیج پر نہین دیکھا گیا - خدا کرے
کہ سرکار جلد رونق افروز ہو کر اپنے خانہ زادون کو سرفراز فرمائین یا باری تعالے
تو ایسا ہی کر - مجھے محرم عید تھی مگر اب کے پورا محرم ہے - بس ترٹ کا ہو گیا - اللہ مالک ہے فقط
جواب کا طالب شاد عفی عنہ

۳۷

ارسطو فطرت لقمان حشمت نواب لقمان الدولہ بہادر دام حکمتہ

نامہ اتحاد پہونچا - مضامین رنگا رنگ نے دنیا کی بو قلمونی کا نقشہ نظر کے سامنے کہینچ دیا

گرم و سرد زمانہ کے مزاج سے پوری آگہی ہوئی ۔ خداوند عالم جان عالم کو اس کالبد ریاست مین تا ابدالآباد برقرار رکھے ۔ آمین ۔

میری بیخودی کیا اور مین کیا ۔ سچ تو یہ ہے کہ اُس آقا کی بندہ پروری اور غلام نوازی کا احسان ہمارے سر پر ایسا ہے کہ ہم اُن احسانات کا شکریہ ادا کرنے مین بالکل عاجز ہین ۔ بس دل سے یہ دعا کرتے ہین ؎

شاد	مہ و خورشید کو جبتک ہے قیام شاد ۔ آباد رہین آصف جاہ	

قطعہ کے مصرع اولی مین شاد کا لفظ ذومعنی ہوتا ہے ۔ اسلئے عمداً رکھا گیا ۔ مسودہ مین بقول آپکے (شاہ ظلِّ سبحانی) بھی لکھا گیا ہے ۔ بہرحال اِس ترمیم کا شکریہ ۔ خدا خدا کرکے محرم بڑی مشکلون سے گذرا ابھی آبِ روان دیکھنے کے لئے آپکا جی چاہتا ہے ۔ واہ واہ اچھی سُنائی یہان ہوش رفو چکر ہو گئے ۔ جل جلالہٗ ع ۔

منعم بکوہ و دشت و بیابان غریب نیست

یہ سب صحیح ۔ مگر خدا جانے ہمارا کیا حشر ہو ۔ اللہ مالک ہے ۔ بہرحال جہان ہین اور رہین گے حضرت آصف کے جان نثار رہین گے ۔ مگر دوری شاق گذرتی ہے ۔

خدا کرے کہ آپ ٹیلیفون سے سرکار کی رونق افروزی کی مبارکباد دین ۔ اور مین خوشی مین جھومتا ہوا یہ کہون ؎

رواق منظر چشم من آستانۂ تست	حافظ	کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

آپکا قطعہ بیمثل تہا - جدید بہرکارے کی کیفیت سے اطلاع ہوئی مشکور ہوا - بوڑہا اخباری

لقوے اور فالج کے پہیری مین دندنا رہا ہے دیکہیے کیا ہو - والسلام

شاد عفی عنہ

۷
بھ

درۃ التاج فرق طبابت نواب لقمان الدولہ بہادر سلامت

اُدہر ٹہیک بارہ کی توپ دغی - اور گہڑیالی نے گجر کی چوٹ لگائی - ادہر ڈاکئے نے آپکا خط

پہونچایا جی خوش ہوگیا - کہ بارے صد شکر جواب لکہنے کو آپ زحمت نہین سمجہے ایک ایک

فقرہ سحر آمیز پر دل لوٹ جاتا تہا - ایک ایک مژدہ پر ہزار جان فدا ہونی چاہیئے - جہان

بے انتہا مژدہ ہاے مسرت افزا کی بوچہار ہو وہان کئی جان فدا ہونی چاہیئین - اسکا حساب

آپ خود کر لیجئے - پہر یہ وہ مژدہ ہاے روح افزا ہین جنکو میرا دل ہی جانتا ہے -

خداوند عالم جلشانہٗ ایسا ہی کرے - ایک جلسہ تو کیا - اگر مبالغہ نہ سمجہئے تو دس لاکہہ جلسے

دکہاؤن - اور پہر وہ صورتین ہونگی کہ بہشت کو آپ نہ بہول جائین تو میرا ذمہ - حورین مُسِن

ہم جوان اُنکے بوڑہے عمر سے بہلا ہمکو کب بہائین گے ؎

حورون مین کہان نازو ادا صورتِ انسان
جنت مین بہی دنیا کے مزے یاد کرینگے

خال رخسار پری رخان پر سنگ اسود کا دہوکا نہ ہو تو کچہ شرط بدل لیجئے بہرحال جلد خدا

وہ دن نصیب کرے کہ ظلِ سبحانی کے اقدام ہون اور شاد کا جو پڑا - اور رہبار کبادہ

اُنہین لولیان شوخ و شنگول کے لب لعل شکر خا سے سنیئے ؎

این راگ وبہ یگانہ اے شاد مبارکباد
این رونق کاشانہ اے شاد مبارکباد

پھڑک گیا۔ سبحان اللہ کیا کہنا۔ الخط نصف الملاقات صحیح ہے۔ اگرچہ لکہنے کی زحمت آپکو ضرور ہوتی ہوگی۔ مگر میرے دل کو تو تسکین ہوتی ہے۔ ایک کاغذ اور ایک لفافہ ایک ٹکٹ کا خرچ گوارا کیجئے۔ اور اسکا بل ماہانہ بہیجدیجئے۔ ورنہ زحمت ہو تو گاہی گاہے سلامے پیامے کا ضرور خیال رہے بالکل ترک نہو۔

اجی حضرت کیا آپ **لقمان الدولہ بہادر** کو پہچانتے ہین۔ اگر تعارف ہے تو میرا سلام پہونچا دیجئے اور خط نہ لکہنے کا گلا کیجئے۔ خدا حافظ۔

طالب خیر۔ **شاد عفی عنہ**

۷۵

حضرتِ دل نواب لقمان الدولہ بہادر سلامت

حضرت شاد کی طرف سے ڈاکٹر صاحب کو سلام پہونچائے۔ کہدیجئے کہ حضرت دل کا رقعہ پہونچا۔ مضامین دلچسپ سے ناول پڑہنے کا مزا آیا۔ ماشاء اللہ۔ قطعہ بند نہایت ہی موزون اور بامعنی تہا۔ ایک شعر پر دل لوٹ ہو گیا ؎

خطا سے منفعل ہونا ہماری رستگاری تھی
وہان پائے رحمت جوشزن یان شرمساری تھی

ماشاء اللہ کیا کہنا بہت ہی بے مثل شعر ہوا ہے ؎

شعر گوئی مین تم اے حضرتِ دل **شاد** میان بیدل کے برابر نکلے

یہان کی سب مخلوق قدوم بادشاہ دکن کی منتظر ہے۔ گرمی کی گرم بازاری اپنی تیزی دکہا رہی ہے۔ ماہ تیر نشانۂ باران ہوگیا۔ میگہ راج کی آمد آمد کی تیاریان ہین۔ مغرب کی جانب سے گہٹائین اُٹھ اُٹھ کے رہجاتی ہین۔ مرگسر انچہتر بہ سواری خر بیدُم تشریف لائے ہین۔ نجومی کہتے ہین کہ یہ نچہتر دہوبی کے گہر مبارک ہے۔ پانی بہت پڑے گا۔ دیکہئے کیا ہوتا ہے۔ رندان مے آشام کی نظر آسمان کی طرف لگی رہتی ہے۔ بس جہان لکہ ابر سیاہ نمودار ہوا۔ باچہین کہل گیئن اور جہوم جہوم کر کہنا شروع کیا ؎

	ہو مبارک ہمکو یہ کالی گہٹا مست ہم ہین اور متوالی گہٹا	

خدا کرے کہ باران رحمت برسے۔ اور گرما کے سارے گنہہ دہوے جائین۔

ہان صاحب **آسمان جاہ بہادر**۔ خدا حشر تک اُنہین زندہ رکہے علیل تہے کل یارون نے ناحق بے پر کی اُڑائی۔ اور آسمان چارم پر بٹہا دیا۔

فال نیک ہے۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام اُنکے چارہ گر ہونگے۔ تو پہر کیا کہنا یہ بہی علی النفس کہلائین گے۔ سُنا ہے۔ کہ اپریشن ہوا ہے خدا نکرے سرطان کا مادہ ہے۔ خوبیاں کا نتیجہ ہے۔ خدا شفا دے دم غنیمت ہے۔

یہان دو چار روز سے یاران حاسد **شاد صاحب** کی نسبت کچہ فکر بیجا کر رہے ہین مگر شاد صاحب سے مین ملا تہا۔ اور اُنسے کہا بہی کہ دیکہو یہ خبر ہے۔ اُنکے کان پر جون تک نہ رینگی۔ سُنکر ایسے خاموش ہوے جیسے شاہ خاموش۔ یا چپ پیر کا روزہ رکہہ لیا

بڑے اللہ والے لوگ ہین اور متوکل ہین۔ خدا اِنکے استقلال کو قائم رکھے۔ جب مین نے باصرار کہا تو صرف یہ جواب دیکر پھر صُم و بکم ہو گئے ؎

صائب	نیست از موج حوادث ہیچو خس پروا مرا جنبشِ گہوارہ باشد موجۂ دریا مرا	

ہان خوب یاد آیا۔ لقمان الدولہ بہادر کا سلام شاد صاحب کو مین نے پہونچا دیا نہایت محظوظ ہوے۔ اور یہ کہنے کے لئے مجھے ارشاد ہوا کہ گاہے ماہے خیر و عافیت سے دل شاد کرنا۔ والسلام

ف۔ پرچہ ارمغان کے مصرع طرح پر کل ایک غزل مین نے لکھی ہے وہ منسلک ہذا ہے فقط

شاد کاہمتا

۶۷
مہربان من نواب لقمان الدولہ بہادر

تاریخین لکھنے کی فرصت بہت کم ملی۔ اسلئے فی الحال تین تاریخین روانہ کرتا ہون اگر پسند آئین تو محنت ٹھکانے لگی۔ دو تاریخون مین لفظ (دل) کیسے موقع پر آیا ہی کہ جی خوش ہو گیا۔ اور لطف یہ کہ خاص مادۂ تاریخ مین حضرت دل براجتے ہین۔ بہرحال آپکی فرمایش کی تعمیل کردی

تواریخ

کیسی ایجاد تو نے کی ہے کتاب ہاتفِ غیب نے کہی تاریخ +	شاد	ہے تو لقمان کہ ساحرِ بابل شاد لکھ نسخہ نگارشِ دل ۱۳۱۶

وله

بهر تاریخ جنرل لڈ کل	شاد از خامه دُرّ معنی سفت
بلبل طبع از ریاض سخن +	نغمه سنجی بلبل دل گفت
	۱۶ ۱۳ھ

وله

اندرین ماه جنرل لڈ کل	گشته طبع از عنایت سُبحان
بلبل طبع سال تاریخش	شاد بنوشت نغمهٔ لقمان
	۱۶ ۱۳ھ

شاد عفی عنهٗ

میرے دلی مہربان نواب لقمان الدولہ بہادر

سفینی ۲۷ [illegible] ۱۳

آپکا نامہ پہونچا۔ نہایت محظوظ ہوا۔ بیشک آپکا قرض (پریزنٹس) مجھپر باقی ہے خدا کرے کہ یہ قرض آپکا اور ترقی پذیر ہو۔ میرے لینے والے دوست شاد و خرم رہین۔

اجی مہربان آپکے کل پریزنٹ مین تو جاری کرنیکو ہمیشہ سے مستعد تھا اور اب بھی ہون بشرطیکہ آپکو لینے مین عذر نہو۔ اگر آپ مجکو وہی کشن پرشاد سمجھتے ہین تو مین بھی آپکو وہی اپنا وفادار دوست سمجھتا ہون جب طرفین مین اسکا فیصلہ ہوجاے تو پھر نہ مجھے پریزنٹ وغیرہ دینے مین عذر ہے اور نہ آپکو لینے مین عذر ہوگا اگر مصاحبت شاہی کا خیال ہی تو مین بھی اسی بندہ پرور کا

ایک ادنی جان نثار ہون اور اُس بادشاہ کی غلامی کا سب مجھے بھی پورا شرف حاصل ہے ع

ہر کسے بخیال خویش خبطے دارد

دسینے کو ہم دل بھی دین مگر لینے والے کو اغماض ہو تو علاجے نیست ؎

شاد

دل تو دینے کو ہین آمادہ بدل ہم ای شاد
پر کوئی مول بھی لے اسکا خریدار بھی ہو

سچ تو یہ ہے کہ ہمارا یہ ماٹو ہے ؎

ذوق

کیا غرض لاکھ خدائی مین ہون دولت والے
اُنکا بندہ ہون جو بندے ہین محبت والے

ورنہ دل تو کیا دمڑی دینا بھی قطعی حرام ہے۔ ماشاء اللہ۔ آپنے پریزنٹس کے ادائی کی اچھی راہ بتائی۔ واہ کیا پہلو نکالا ہے۔
واللہ دور کی سوجھی۔ کیون خیال مین فرق تو آگیا۔ اِس پہلو سے بوسے یگانگت کو سون دور ہے ع

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

آپکو جو کچھ (پریزنیٹ) دیا کرتے تھے وہ صرف آپکی اطاعت کا ہی صلہ نہ تھا بلکہ ہماری دلی الفت کا ارمغان تھا ابھی اِس بحر الفت سے **پاس** آشنا نہین اور نہ اِس کلاس مین پاس **پاس** ہوئے۔ جو اِس پریزنٹ کے مستحق سمجھے جائین۔ چونکہ ایسے پریزنٹ پر ذات جاگیر کا اطلاق لازم آتا ہے تو ایسی صورت مین آپکی اولاد

یا آل۔ اسکی مستحق ہوسکتی ہے نہ کوئی اور۔ اگر آپکو تامل نہو تو آپ آپنے فرزندون یا دخترون کے نام اجرا کرنا کیئے تو ہم بخوشی اسکے قبول کرنے مین آمادہ ہین۔ بلکہ نہ صرف ہم ہی ہین انشاء اللہ تعالی ہماری اولاد کو بھی خدا ایسی توفیق عطا فرمائیگا ورنہ نہ آپ لین دار نہ مین دیندار اللہ بس باقی ہوس۔

ماموڑ پلی یاد آتی ہی۔ خدا کرے کہ ہر سال ماموڑپلی کا سفر ہوا کرے فقط

شاد عفی عنہٗ

۷۸

مہربان من نواب لقمان الدولہ بہادر

آپکا خط مورخہ ۲ جمادی الثانی مع غزل حضرت داغ و حضرت دل بہیجا ہپلے خدا کو بغور پڑہا۔ آپکے اس فقرہ پر ہنسی آئی کہ اللہ تعالی نے میری زبان و قلم سے تاثیر اُٹھا لیا۔ آپنے تاثیر کو مذکر باندہا ہے۔ تاثیر مونث ہے اُٹھائی کہنا چاہیے شاید سہو کتابت ہو۔ یہ شکایت آپ بھی نہ کیجئے اور نہ ہمکو کرنی چاہیے۔ آجکل اُن لوگون کی زبان سے تاثیر اُٹھ گئی ہے جنکی نسبت یہ یقینی امر تہا کہ قیامت تک اُنکے فیض باقی رہین گے۔ خدا جانے کیا بات ہے کیون یہ اُلٹی گنگا بہ رہی ہے ؎

	درد دلمین ہے نہ میرے نالے مین تاثیر ہے یا الٰہی کیسا بے سوفار کا یہ تیر ہے	**غالب**

اب رہا میری حالت کی نسبت آپنے جو بات کہی وہ پوری پوری اسکی مصداق ہے ع۔

بر عکس نہ نہند نام زنگی کافور ؎	

نوٹ حضرت داغ کی غزل بے بدل ہے مگر اُستاد کی غزل دیکھنے کے بعد غزل کہنا مشکل ہے۔ آپکی غزل کے اکثر اشعار اچھے ہین۔ خصوص چند اشعار ذیل کے بہت ہی عمدہ ہوے ہین ؎

یہ دل وہ ہی کہ جسمین ہو دلدار جلوہ گر	دل سُبحان اللہ	اس دلکی دلسے لیتے ہین ہردم بلائین ہم
گھر کو لگے جو آگ تو ٹھنڈا کرین اُسے	ماشاءاللہ	دل کی لگی ہوئی کہو کیونکر بجھائین ہم
اُلجھے جو زلفِ یار تو سلجھاے لاکھ بار	بارک اللہ	بگڑے ہوے نصیب کو کیونکر بنائین ہم
اک تیرے بخشنے کے بھروسے پہ یا غفور	جزاک اللہ	دنیا مین کرتے جاتے ہین لاکھون خطائین ہم
دل یہ قصور رند مصیبت مین ہم نہین	واہ واہ	اُسکی خطا ہو مفت مین پائین سزائین ہم

مین نے بھی اپنی افکار کے ہجوم مین بے سروپا ایک غزل کہی جو درج ہے۔

وهو هذا

کسطرح درد دل سے بھلا چین پائین ہم	کبتک جفائین عشق مین یار کی اُٹھائین ہم
اپنے کو اپنے آپسے جب بھول جائین ہم	اپنی خودی مین یار کو ای **شاد** پائین ہم
پروا نہین ہی ہمکو جہنم مین جائین ہم	مقصود یہ ہی دلسے کہ تجھے یار پائین ہم
مُدت کے بعد آئے ہین گھر مین زہے نصیب	لیتے ہین اپنے یار کی دلسے بلائین ہم
خونِ شہید ناز سے دامن ہوا اُنکا تر	وہ روز جلد آئے کہ گنگا نہائین ہم
پہلو مین دل جو تھا وہ ہوا ابرونکی نذر	اب دوسرا کہان سے نیا اور لائین ہم
جمنا ہی رنگ غیرون کے آگے محال شاد	وہ بحر حُسن چاہے تو گنگا نہائین ہم

دشنام مجکو دیتے ہین محفل مین برملا
دیتے ہین دلسے یار کو اپنے دعائین ہم

بن ٹھن کے آرہے ہین وہ مقتل مین نازسے
کسطرح اپنے دل کو آلکی بچائین ہم

جور فلک اٹھانیکی عادت نہین ہمین
ہان ناز ہو جو تیرا تو دلسے اٹھائین ہم

بگڑین وہ نازسے تو خوشامد بھی ہم کرین
سچ مچ جو روٹھ جائین تو کیونکر منائین ہم

حاجت نہین ہی ہمکو کسی چارہ سازکی
پروا نہین کسیکی جو منت اٹھائین ہم

دلکو ہر اک اداسے بچایا تو ہے مگر
تیر نگاہِ نازسے کیونکر بچائین ہم

بیٹھے بٹھائے جان پہ کیون اپنی کھیل جائین
کیون بیوفا سے جان کے دلکو لگائین ہم

غفار تیرا نام ہے یارب تو بخشدے
کرتے تری امید پہ ہین سب خطائین ہم

اللہ کرے سنون مین یہ آواز جان فزا
در پر مرے ٹھر کے پکارین وہ آئین ہم

دل اپنا دیکے پایا ہی اسے دلربا تمہین
کیونکر تمہاری یاد کو دلسے بھلائین ہم

شاہِ دکن کا در ہی در دولت و مراد
کعبہ کو بھی سلام ہی وان بھی نہ جائین ہم

پشتون سے کہا رہی ہین نمک شہریار کا
کیونکر نہ روز ہاتھہ دعا کو اٹھائین ہم

بندے ہین بادشاہ کے غیرت پسند ہین
کیونکر عدو سے جاکے کرین التجائین ہم

اللہ وہ دن کرے کہ وہ آئین ہمارے گھر
پہلو مین اپنے شاد صنم کو بٹھائین ہم

دل ٹھکانے ہو تو سب کچہ ہوسکے کیسی شاعری۔ اللہ بس باقی ہوس۔ گاہے ماہے
کتابت سے نہو سکے لئے شاید اسمین جی بہلے فقط
شاد عفی عنہ

۷۹ حضرت دل نواب لقمان الدولہ بہادر

گلدستہ ریاض خلیل کا مصرع طرح درج ذیل ہے۔ اسوقت ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہی ابر نمودار ہے صحرا رشک گلستان بنا ہوا ہے۔ تاڑکے جھاڑ دیکھکر عجب کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ دل مین سرور آنکھون مین سرور ہے۔ ہر طرح کا سامان ہے۔ مگرہان پہلو بغلا ہر سنسان ہے۔ البتہ دلمین کسی کا دہیان ہے۔ رخ زیبا جلوہ کنان ہے۔ دیر مین کیا ہے نام خدا ہے پنج وقتہ اللہ اکبر کی صدا ہے۔ عاشقون کا دل بتون پر فدا ہے صداے جرس کافی ہے۔ اگر سچی عاشقی ہے۔

طوالت موجب زحمت ہے۔ یار شاطر نہ بار خاطر۔ بس قلم اٹھائیے۔ اپنی بیتی کہئے دل بھلائیے ہم بھی کچھ بک رہے ہین ؏

بک رہین ہین جنون مین ہم جو کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی +

ہاے ان تصورات کا برا ہو سنگین دلون کا بھلا ہو۔ خدا جانے کیا دہن سمائی ہے کچھ ایسی دلبرین آئی ہے کہ وحشت چھائی ہے۔ کیون نہو جب دیکھو وعدہ فردا ہی۔ یہان قیامت برپا ہے ؏

آج پھر اس شوخ نے فقرا کیا
وعدۂ امروز بھی فردا کیا

خیر کرین تو کیا کرین۔ کچھ کرتے دہرتے بن نہین پڑتی۔ بتون کی بیوفائی مشہور ہی۔

یہان ناز۔ وہان نیاز۔ ہم مجبور۔ وہ مختار ہے

شاد	محبت کب بُری شے ہی مگر بس یہ قیامت ہی ترا مختار ہو جانا۔ مرا مجبور ہو جانا	

ہان صاحب۔ کجا بو و مرکب کجا تاختم۔ خدا جانے کیا زٹر مین بگ گیا۔ سُنئے مصرع یہ ہے۔

مصرع طرح

	یار سے خوب یہ انعام لیا	

شاد کہتا ہے ہے

شاد	ایک دل دیکے لئے بوسے سو یار سے خوب یہ انعام لیا	

پہر کہتا ہے ہے

شاد	پڑھتے ہین کعبۂ ابرو مین نماز چہوڑ کر کفر کو اسلام لیا	

اور پہر کہتا ہے ہے

شاد	ہوگیا وہ بتِ بیدین ناراض مین نے اللہ کا جب نام لیا	

ختم کلام و السلام فقط
جواب کا طالب شاد عفی عنہٗ

۸۰

مہربان نواب لقمان الدولہ بہادر

آپکا معروضہ پہونچا۔ واقعی حوادثِ روزگار سے انسان نہایت برخاستہ خاطر اور پریشان حال ہو جاتا ہے۔ مگر مجبوری ہے۔ سوائے صبر کے گذیر نہین۔ اللہ تعالیٰ اگر صبر نہ دیتا تو بنی نوع انسان سے کوئی متنفس ایسے صدمات اور آفات سے جانبر نہوتا۔ پس جبکہ مشیت ہی ایسی ہے کہ ہم صبر کرین تو راضی برضاء اللہ۔ اگرچہ سب دل سمجھانے کی باتین ہین۔ مگر بہرحال مانے نہ مانے حضرتِ دل کو منانا چاہیئے۔

بیدل نے کیا خوب کہا ہے ؎

بیدل	زندگی در گردنم اُفتاد بیدل چارہ نیست شاید باید زیستن ناشاد باید زیستن۔	

ہمدرد شاد عفی عنہٗ

۸۱

حضرتِ دل نواب لقمان الدولہ بہادر

آپکے متعدد خطوں کا مین نے جواب نہین دیا۔ اِس سے یقین ہے کہ آپکی آزردگیٔ خاطر کا باعث ہوا ہو۔ اور آپکو گنجایش شکوہ سنجی ضرور ہوتی۔ مگر آپ خوب جانتے ہین کہ ان دنون میرا کیا حال ہے۔ اور مین کیسی مصیبت مین مبتلا ہون کہ ہونہار نوجوان فرزند کا داغ نصیب ہوا۔

اگرچہ اسمین شک نہین کہ غم رفتہ رفتہ فطرتی طور پر انسان بہولتا جاتا ہی مگر جو زخم انگور بنکے

پھٹ پھٹ جائین انکا کیا علاج ہے جو خار چبھ کے رہجاتا ہے اسکی خلش نہین جاتی ؎

شاد	کیونکر خلش ہو دور ترے درد ہجر کی اک پھانس سی ہے سینہ کے اندر چبھی ہوئی	

ان وجوہ کے علاوہ دو ہفتہ سے میرا مزاج بعارضہ تپ دوبارہ صحت پاکر علیل ہوگیا۔ اسلئے افسوس ہو کہ ارسال جواب مین تاخیر ہوئی۔

آج مین نے قصد کیا تھا کہ ایک دو روز مین آپکے خطوط کا جواب دون۔ اتفاقاً ایک خط اور آگیا۔ چاک کیا دیکھا۔ کوائف مندرجہ سے مطلع ہوا۔

انشاءاللہ تعالیٰ مین محمدؐ بن سالم کا ضرور خیال رکھون گا۔

بہت دنون سے آپکا کوئی کلام نہین دیکھا ؎

شاد	جامۂ سامی کوئی بھجوائیے کان ہین مشتاق کچھ فرمائیے	

میرا شوق اب وہ شوق نہین رہا۔ ہان طبیعت جب زیادہ اُکتاتی ہی تو کسی دردبھرے کلام کو دیکھکر اسکا مزا لیتا ہون۔ رو کر ہنسکر جسطرح گذرے گذار دیتا ہون مگر کیا کہون کہ اب کیسی گذرتی ہے۔ وہی ہم ہین اور وہی دل ہے۔ مگر کایا پلٹ ہو گئی۔

بقول شاعر ؎

شاد	نشا رہی ہو وہ اور نہ وہ دل کی اُمنگ ہے بدلا ہوا کچھ اپنی طبیعت کا رنگ ہے	

یقین ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے۔ کسی روز ملئے توفقط

افسردہ دل شاد عفی عنہٗ

۸۲

حضرت دل نواب لقمان الدولہ بہادر

آپکا رقعہ مع غزل پہونچا۔ مسرور ہوا۔ دل کے بہلانے کا اچھا لٹکا ہے۔ غنچۂ دل پژمردہ تہوڑی دیر کے لئے گرد انقباض سے رہا ہوا۔ نورالعین واقف فقدان نور عین کے حال سے واقف ہوتے تو یہ شعر حسب حال نہ کہتے ؎

صد غنچہ بشگفت الا دل من
اے وا دلِ من ای وا دلِ من

اکثر شعروں نے غنچۂ دل کے ساتھ باد بہاری کے جھوکون کا کام کیا۔ یون تو ہر ایک شعر بجاے خود بمصداق ع

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

لیکن چند شعر واقعی قدر و منزلت کے جواہر ہین تولنے کے لایق ہین۔

وہم ہذا

وہ ہی یکتاے جہان بے مثل بیشک بے نظیر خود مصور اور خود صورت ہی خود تصویر تھی	دل

واہ کیا یکتائی کا ثبوت ہے بہت ہی عمدہ ؎

نالۂ پُرسوز کا وان تک نہین ہوتا اثر	دل	جل گئی کیا سوز غم سے آہ کی تاثیر بھی

پھڑکتا ہوا شعر ہوا ہے۔ دل جلون کے دل کا خاکا ہے ۵

دل

ملتے جلتے ہین ترے فتنون سے اسکے شعبدے
کیا ابھی تک نوجوان ہے آسمان پیر بھی

نہایت عمدہ شعر ہے۔ مصرعہ اولی نے جان ڈالدی سچ تو یہ ہے کہ اس آسمان پیر کو یہ کیا غم ہے سوجھے ہین کہ ابھی تک شباب کا بل نہ گیا۔ بڑھ بھس اسیکو کہتے ہین۔ مین نے بھی اسی زمین مین چند شعر کہکر خانساماں کے ہان بھیجدئے تھے۔ **وھو ہذا**

گر وہ ملتا ہو ہی جاتی وصل کی تدبیر بھی
آنکھ لڑ جاتی تو لڑ جاتی مری تقدیر بھی

سخت جانی کو مری دیکھو نہین کٹتا گلا
دست قاتل کی طرح مڑ جاتی ہی شمشیر بھی

گالیون مین اسکے ہی قند مکرر کا مزا
یون تو میٹھی میٹھی ہے اُس شوخ کی تقریر بھی

کب شگفتہ باغ مین پایا کسی نے غنچہ کو
خوش ہوئے ہین اس مانئین کہین دلگیر بھی

عالم اسباب مین کب بے سبب چلتا ہی کام
آدمی کو ہی یہ لازم کچھ کرے تدبیر بھی

جو مشیت ہی خدا کی بس وہی پیش آتی ہے
کیا خلاف خواہش حق ہوتی ہی تقدیر بھی

لے لیا جادو بھری آنکھون نے اسکی دل مرا
اس سے بڑھکر شاد کوئی ہے بھلا تسخیر بھی

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

خدا حافظ پھر ملین گے فقط

شاد عفی عنہ

۸۳

مشفق و مہربان من نواب آصف نواز الملک بہادر

عطیات سلطانی ہمیشہ موجب فخر و مباہات ہین ۔ اور بہت بڑی خوش نصیبی اور کامیابی کی دلیل بین یہ ہے کہ ہر ملازم اپنے آقا و بادشاہ کے دل مین اپنے آپ کو دیانتدار اور سچا خیرخواہ و وفادار اطاعت گزار ثابت کرے ۔ چنانچہ اس ریاست کے قدیم عہدہ دارون مین آپ پہلے شخص ہین جنہون نے متذکرہ اوصاف سے اپنے مالک کو راضی اور خوشنود کیا جسکی وجہ سے آقائے ولی نعمی نے آپکو مستحق و مستوجب اعزاز خاص تصور فرمایا ۔ کل کے دربار شاہی مین آپکو عماری و نوبت وغیرہ لوازمہ اعزازی عطا ہوا ۔ اور یہ موجب مسرت ہے ۔ مین آپکو مبارکباد اور دعا دیتا ہون کہ آپکا یہ اعزاز آئندہ کی نسلون مین باقی ۔ اور آپکے عمدہ خدمات ہمیشہ کے لئے یادگار رہین فقط

شاد عفی عنہ

۸۴

مشفق و مہربان من نواب آصف نواز الملک بہادر

مرزا اسمعیل بیگ مہاجر حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً شریف شخص ہین ۔ اور متمنی ہین کہ زیارت بغداد شریف سے مشرف ہون ۔ لیکن عسرت و قلت معاش سے مجبور ہین ۔ پیشگاہ خداوند نعمت حضرت پیرو مرشد خلد اللہ ملکہ سے غلاف درگاہ شریف حضرت غوث الصمدانی قطب ربانی رضی اللہ تعالی عنہ جو جاتا ہے اور اسکے ساتھ جو لوگ حضوری کی سعادت حاصل کرینگے اگر ممکن ہو تو انکو بھی شریک کرکے

ثواب مین داخل ہو جائے فقط
شاد عفی عنہٗ

۸۵
مشفق و مہربان نواب فیاض الملک بہادر

بزمانہ سابق جسوقت راجہ بالگوبند جو میرے نانا ہوتے تھے اُنکا انتقال ہوا۔ تو راجہ گردہاری پرشاد متوفی نے شال ماتم پرسی جو بارگاہ حضرت سے اُنکی بیوہ کو اُڑہانے کے لئے سرفراز ہوا تھا لاکر اُڑہایا تہا۔ اب راجہ نانک پرشاد فرزند راجہ گنگا پرشاد کا انتقال ہو گیا ہے جو بہ لحاظ سلسلہ جدی میرے ماموں تھے۔ انکی بیوہ موجود ہین۔ لہذا بجہت عطائے شال ماتم پرسی پیشگاہ حضرت پیرو مرشد خداوند نعمت خلد اللہ ملکہٗ مین آپ عرض کرکے جو حکم شرف صدور پائے اس سے مجھے مسرور کیجیے۔

ف۔ بعد انتقال راجہ گنگا پرشاد بجہت ماتم پرسی نصیر جنگ مرحوم آئے تھے۔ اب حضرت پیرو مرشد کا حکم جنکے نام صادر ہو اس سے اطلاع دیجیے فقط
شاد عفی عنہٗ

۸۶
مشفق و مہربان راجہ گردہاری پرشاد محبوب نواز ونت بہادر

آپکے حسب تحریر ایک چٹھی بنام تارا پرشاد پسر پاپا بی بی ساکن بنارس لکھکر روانہ کی اس خاندان سے آپکو جسقدر ہمدردی ہے اسکے اعادہ کی ضرورت نہین۔ مین نے ایسے ابواب شادی بیاہ کے متعلق آجتک آپکو کسی قسم کی تکلیف نہین دی۔ جبکہ آپکو ہر طرح مستعد پایا تو اسوقت ایسا بار آپکے ذمہ کیا اور اسکے نیک و بد کو بالکل آپکی ہمدردی اور

دوستی کے اعتبار پر چھوڑ دیا۔ یقین ہے کہ جہانتک ممکن ہو اسمین سعی کرکے کامیابی کے مژدہ سے مجھے مسرور بلکہ مشکور کرینگے۔ یہ پہلا کام ہے جو آپکے ذریعہ سے خدا نے چاہا تو سرانجام پائیگا۔ یادگار رہیگی۔ اس تقریب کی یاددہی کے لئے وٹھل راؤ کو آپکی ہمراہ کردیا کہ آپکے فرزند طولعمرہ جسکو مین اپنا عزیز سمجھتا ہون۔ انکی مبارک شادی مین کارگذار بھی رہیں یاددہ آپکو میری جانب سے یاددہی کیا کرے ع۔

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دوکار

آخر مین اس جملہ پر اپنی تحریر کو ختم کرتا ہون۔ کہ خداوند عالم آپکو یہ سفر وسیلۂ ظفر مبارک کرے اور پوتے کی شادی دیکھنا نصیب ہو سہ

	بسفر رفتنت مبارک باد بسلامت روی و باز آئی	

شاد عفی عنہ

۸۷
مہربان من نواب قادرالدولہ بہادر

آجکا دن بھی کیسا مبارک اور شادمانی کا ہے کہ ادھر حضرت باباشرف الدین اولیاء رحمۃ اللہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور ادھر اپنے دوست کی رویت حاصل کی مزید بران آپنے گلوری کھلائی۔ دل نے فرحت پائی۔ آپکو دعا دیتا ہوا مکان جاتا ہون۔ یار باقی صحبت باقی پھر کسی روز ملون گا سہ

سرخرو آپکو رکھے قادر	شاد کو پان کھلایا صاحب

شاد عفی عنہ

۸۸

مہربان من نواب معزز یار الدولہ بہادر

مبارک بن اسلم اور اسکی زوجہ اور شیخ عبد القادر عمودی کے دل مین بجز جوش زیارت حرمین شریفین موجزن ہے۔ لیکن عسرت نے پریشان کر رکھا ہے۔ سرکاری مدد سے زاد راہ دیا جائے تو موجب میری مسرت اور آپکے لئے ثواب دارین کا ہی فقط

شاد عفی عنہ

۸۹

مہربان من نواب معزز یار الدولہ بہادر

سید حسن صاحب شوستری لائق و خاندانی شخص ہین۔ یہ بھی مکہ معظمہ و کربلائے معلی وغیرہ جہت حج و زیارت مع متعلقین جانا چاہتے ہین۔ مگر بوجہ عسرت مجبور رہین۔ سرکار کی طرف سے زائرین کو آپکے ذریعہ سے جو دیا جاتا ہے اُسمین سے انہین بھی بلحاظ کفاف ذات و متعلقین دیا جائے تو موجب مسرت ہی فقط

شاد عفی عنہ

۹۰

مہربان من نواب معزز یار الدولہ بہادر

محمد فضل حق صاحب پیری جو ضلع اندور مین قصبہ ہے وہان کے مشائخ زادہ بزرگ۔ اور سادات سے ہین۔ اور ملکی ہین۔ قحط کے باعث جو معاش اُنکے نام تھی اسوقت وہ بھی انہین نہین ملی۔ اور نیز وہ معاش اسقدر نہین ہے کہ معمولی کاروبار و اخراجات کے سوا غیر معمولی اخراجات مین کار آمد ہو۔ فی الحال انکا عقد قریب مین قرار پایا ہے۔ بوجہ مذکورہ از حد متردد ہین۔ اور انصرام کار خیر اسکے باعث مشکل ہو گیا ہے

ماہ صیام مین سرکاری رقم بغرض امداد کارہاے خیر جو آپکے ذریعہ سے تقسیم ہوتی ہے اسمین سے کچہ حصہ اگر انہین بھی ملجاے تو آپکو ثواب ہو اور مجھے خوشی۔ اور ایک سید واجب الرعایت کی خانہ آبادی بھی ہوتی ہی فقط

شاد عفی عنہٗ

۹۱

مہربان من نواب صولت جنگ بہادر

اسوقت مین اپنے رائٹنگ روم[۱] مین اپنے دوست نواب صولت جنگ بہادر کے خط کا جواب لکھہ رہا تہا کہ دفعۃً عطر کی خوشبو سے دماغ معطر ہوگیا۔ دیکھتا کیا ہون کہ جنوب رویہ دروازہ سے ایک شخص سفید کپڑے مین کچہ باندہا ہوا ایک خط اسکے ساتھہ لئے کھڑا ہے۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ میرے دوست روحانی وہ کون جنکو خط لکھہ رہا تہا یعنے آپ نے بھیجا ہے۔ چپٹ خط اسکے ہاتہہ سے لیا اور عطر کی شیشیان کہولین۔ چونکہ شیشیون پر نام نہ تہا۔ عطر جوہی عنبر۔ اور اگرچہ صولت جنگی کی شناخت مین ذرا تامل ہوا۔ فتنہ تو بہت جلد پہچانا گیا۔ بلا تکلف کہتا ہون کہ واقعی تینون عطر ایک سے ایک عمدہ تھے۔

سبحان اللہ ایک لطیفہ خوب ہوا۔ یعنے عطر کے بھی تین حرف ہین اور شیشیان بھی تین ہین ؎

بعد از سپاس شاد کی دست دعا ہی یہ		جس گھر سے عطر آیا ہی یہ وہ گھر بسا رہے

شاد عفی عنہٗ

[۱] لکھنے کا کمرا

خط وہ لکھتے ہین بہول کر مجکو +
اپنے بہولے کو یاد کرتے ہین

۹۲

میرے مہربان نواب صولت جنگ بہادر

خدا کا شکر ہی کہ آپنے خط لکہنے کی تکلیف گوارا کی صبح کا بہولا اگر شام کو آئے تو اسکو بہولا نہین کہتے -

ہان ہان - مین نے بھی تو سمجہکر لکھا تہا کہ آپ معتکف گوشہ خمول ہین - الحمد للہ کہ قیاس درست ہوا - سبحان اللہ آپکے اعتکاف کا ثمرہ نیک نہ نکلنا چہ معنی دارد - انشاء اللہ مگر کوئی کسر نہ رہجائے - اسکا خیال رہے - آپکی کونسی پیشین گوئی مینے دل سے فراموش کی تھی - جو یہ بہول جاؤنگا - واہ یہ نہین کہتے کہ آپنے ہمکو فراموش کیا - خیر دوستون کا گلہ سر آنکھون پر - مین بھی چاہتا ہون کہ مین دوستون کو دل سے نہ بہولون اور میرے دوست مجھے دل سے دور نکرین -

آپنے میری تصویر مانگی تھی - اس سے تعجب آتا ہی - کیا آپکے دل کی نظرون سے مین دور ہون - جب دل سے نزدیک ہون تو لوح دل پر صورت جما لیجئے - خیر فرمایش کی تعمیل کرنا بہرحال ضرور ہے - اسلئے آپکے حسب فرمایش تصویر معہ خط روانہ کرتا ہون -

ابھی اس خط کو مین نے ختم نہین کیا تہا کہ ایک اور نامہ اتحاد مع چند شیشہ ہاے عطر پہونچا - اسکا جواب علحدہ بھیجتا ہون - کسی روز ملئے تو -

ہان صاحب آپنے شاعر ہوکر یہ فاش غلطی کیسی کی۔ ایک شعر آپکے خط مین لکہا ہوا تہا۔

عابد	کوئی مجہ سے کہتا ہے پوچہے ہین راجہ خدا انکو اچہا رکہے مہاراجہ	

مگر مین بہی تاڑ گیا کہ یہ عمداً لکہا ہے۔ صرف ہمارا امتحان مقصود تہا۔ کیون کہی ناپتی کی جو کچہ ہو سُنئے۔ پہلے مصرع مین پوچہے ہین۔ غیر فصیح۔ پوچہتے ہین۔ اصح۔ دوسرے مصرع مین (مہاراجہ) پڑہنے سے غیر موزون ہوتا ہے (ماہ راجہ) موزون ہوتا ہے مگر بے معنی۔

کیون صاحب۔ ہم شاعر نہین۔ مگر آپ جب امتحان لینے بیٹھے تو تلمیذ حضرت آصف خلد اللہ ملکہ بہی کہین جواب دینے سے رُکتے ہین والسلام فقط

شاد عفی عنہ

شاد
خدا کی شان ہم تم ایک ہی بستی مین بستے ہین
ستم ہے یہ کہ صورت دیکہنے کو بہی ترستے ہین

۹۳

مہربان من نواب انتخاب جنگ بہادر

ایک زمانہ تہا کہ دم بہر آپ اور ہم جدا نہین رہتے تہے۔ مدرسہ عالیہ کیا چہوٹا کہ دل سے یاد نے بہی جدائی اختیار کی۔ سلام نہ پیام۔ آخر کوئی وجہ تو ضرور ہوگی۔ اگر ناز دوستانہ ہے تو قبول بالراس والعین۔ ورنہ خفگی کا کوئی سبب

معلوم نہین ہوتا ٥

	فرض کردم کہ بیاد تو دلم خورسنداست لیکن این دیدۂ دیدار طلب راچہ علاج	**صائب**

آپ بھول جائے۔ خیر۔ مگر ہم کب بھولنے دیتے ہین۔ دیکھیئے ہماری محبت کو آفرین ہے کہ رہا نہ گیا۔ آخر بس قلم دوات لیکر صفحہ قرطاس پر حکایت شکایت جو کچھ جی مین آیا دھر گھسیٹا۔ خوف یہ ہے کہ اسکا جواب باصواب آئیگا یا رکھا سا جواب۔ اب کہئیے مزاج شریف۔ آپ کہان رہتے ہین۔ کس شغل مین دن گذارتے ہین۔ کبھی ملوگے بھی کہ نہین۔ اگر یہ خیال ہے کہ **صرف خاص** کے ملازم ہین۔ تو ہم کون ہین۔ ہم بھی اُسی آقا کے صرف خاص کے خانہ زاد نمک پروردہ ہین۔ دیوانی اور پیشکاری یہ دونون کسکے عہدے اور کسکے بنائے ہوئے ہین۔ ہان یہ کہو۔ جی نہین چاہتا یہ اور بات ہے ع۔

حیلہ جو را بہانہ ہا بسیار	

بس اب کسی روز ملئے۔ زیادہ باتین نہ بگھاریئے۔

ف۲ سنتا ہے کہ **سنٹرل جیل** کے قریب جو آپکا مکان ہے وہ فروخت ہونے والا ہے۔ اگر صحیح ہے تو کیا مین اُسکا مشتری بن سکتا ہون۔ والسلام فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من نواب انتخاب جنگ بہادر

خط پہونچا مسرور ہوا۔ طبع رنگین کی نہ پوچھیئے مجھے دل کے کب سے تھے۔ خدا کے فضل سے ہمیشہ دل شاد رہے اور بقول سجع شاد۔

خدا شاد دارد بحق محمدؐ

ہمیشہ خوش رہین گے۔ رند خراباتی تردامن ہین۔ رنگین مزاج کیون نہون گے۔ زاہد خشک نہین کہ سبحہ و مصلے سے کام ہو ؎

شاعر	وہوان بہٹی سے اُٹھکر یا الٰہی ابر رحمت ہو کہ بیش زاہدانِ خشک تردامن کی عزت ہو	

ہان صاحب آپکا یہ فقرہ کہ طبیعت رنگین ہوتی جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ فکر نہین وغیرہ) خدا آپکی زبانکو مبارک کرے کہ ہمیشہ بے فکر رہین اور رہین بھی کیونکہ ظلّ عاطفت شاہی مین عزت و آبرو سے بسر کر رہے ہین۔ مگر بے فکر سے تو وہ ہوتے ہین جو اسکے مصداق ہین ؎

سعدی	لنگلے زیر و لنگلے بالا نے غم دزد نے غم کالا	

یہان تو خدا کی عنایت سے تین بیویان ہین۔ شرعاً ابھی ایک عوضی خالی ہے اور بفضلہ سات بچے ہین اور آئندہ پانچ سات کی امید ہے طرفہ اور سنئے دشمن اتنے ہین کہ جتنے سر مین بال۔ ایک سر ہزار سودا۔ دوست فی زماننا عنقا ؎

رباعی

مال و زر و زور و حشم ملتا ہے ممکن ہے نگین طبل و علم ملتا ہے

انیس

عنقا گو گرد سرخ پارس اکسیر
یہ سب ملتا ہے دوست کم ملتا ہے

شاد

زندگی اسطرح گذرتی ہے اپنے سایہ سے آپ ڈرتا ہون

الغرض میری بیفکری نظر آنے کا سبب یہ ہے کہ بچپن سے طبیعت آزاد ہی۔ فقرا کی صحبت مین رہے ہین۔ بادۂ عرفان کا مزا چکھا ہی۔ عاشق مزاج ہین اسلئے شادی وغم و رنج و راحت سے زیادہ موثر نہین ہوتے۔ مگر جب حد سے زیادہ ہو جاتا ہے تو پہر باقتضاء بشری ایسے ازخود رفتہ ہو جاتے ہین کہ اپنی سُدہ ہی نہین رہتی۔ بقول غالب ؎

کیون گردشِ مدام سے گھبرا نہ جای دل
انسان ہون پیالہ و ساغر نہین ہون مین

مکان کا نقشہ دیکھا۔ کسی روز اس مکان مین اُتر کر دیکھنا چاہتا ہون۔ آج یا کل سرور نگر جاؤنگا۔ آپ اپنا آدمی وہان بٹھا دیجئے۔ اُتر کر دیکھہ لون گا۔ واقعی مکان عمدہ موقع پر ہے۔ مین نے سُنا صرف خاص کے معتمد کے کوئی قرابتدار ہین۔ وہ لین گے۔ اسلئے پہلے پہل لکھہ بھیجا۔ بعد دیکھنے کے واجبی قیمت ٹھہر جائیگی بگر ہان یہ تو کہئے کہ کب ملین گے۔ اور صحبت دیرینہ کے گلے شکوے کب دُور ہونگے۔

چند تصویرین ارمغان بھیجتا ہون قبول کیجیے فقط

شاد عفی عنہ

۹۵

مہربان من نواب عزیز یار جنگ بہادر

حسب درخواست آپکے واسوخت کی تاریخ جو مین نے لکھی ہے ذیل مین درج ہے اگر پسند آئے تو یہی تاریخی نام رکھدیجیے۔ ورنہ ایک فہرست علیحدہ متفرق نامون کی بھیجتا ہون۔ اسمین سے انتخاب کر لیجیے۔

قطعہ

شاعرِ بے نظیر کی تصنیف	ہی یہ واسوخت یا کہ باغ شباب
شاد تاریخ کامل الاعداد	لکھدو برجستہ یون۔ ایاغ شباب

شاد عفی عنہ

۹۶

ساقی خمکدہ بحر آفرینش نواب عزیز یار جنگ بہادر

دو نسخہ نایاب واسوخت ایاغ شباب کے جو آپنے بخلوص عقیدت نذر کے نام سے مجھے بھیجے۔ اور لوح کے بعد نذر کا لفظ لکھا یہ آپکی عقیدت اور محبت پر دال ہے۔ بمسرت اس تحفہ کو قبول کیا۔ اور میری خوشی کو اس سے زیادہ ترقی ہوتی اگر مین فن سخن مین اس درجہ قابلیت رکھتا ہوتا کہ ایسی عمدہ بخشش بہا ندرلون بہرکیف اس گلگون کلام رنگارنگ سے مسرور رہوا۔ الحمد للہ آپ اس خمستان معنی پروری کی

ساقی بنے۔ جبتک ساقی برق جمال اور بادۂ خُلرِ پُرتگال دنیا مین رہے آپکا ایاغ شبابَ لبریز رہے۔ والسلام خیر الاختتام فقط

شاد عفی عنہ

۹۷

نواب رکن الملک خان دوران بہادر

السلام ای خان دوران السلام	مجرئے شاہ گیہان السلام
آپکا پایا خطِ گوہر نثار	مشکبو و مشک ریز و مشکبار
ذکر آلِ خامس آلِ عبا	لکھنؤ والون کا حصہ ہو گیا
آبِ کوثر سے زبان دہوئی ہوئی	مشک و عنبر سے زبان ہوئی ہوئی
حضرتِ جاوید آئے ہین یہان	مین ضرور اُنکو سنونگا بیگمان

ختم کرتا ہون مین اب اپنا کلام
السلام اسے خانِ دوران السلام

شاد عفی عنہ

۹۸

نواب رکن الملک خان دوران بہادر

آم بھیجے خانِ دوران نے مجھے	آم ہین یا ریزۂ قند و نبات
شہد اور مصری تو کوئی شے نہین	عُسلِ اصل اسکے مقابل مین ہے مات

شاد عفی عنہ

نواب صاحب مشفق و مہربان نواب خان دوران بہادر

۶ ربیع الثانی سنہ رواں کو بتقریب سالگرہ مبارک اعلیحضرت قدر قدرت دام ملکہٗ منجانب جاگیرداران جو جلسہ آپکے مکان پر ہوا۔ اسمین جسقدر قصائد اور اسپیچین پڑہی گیئن یقین ہے کہ وہ سب آپکے پاس ہونگی۔ یا تو وہ اصل قصائد اور اسپیچین دو روز کے لئے میرے پاس روانہ کیجئے۔ یا اُنکی نقول۔ اگر آپکے پاس نہون تو جنہون نے قصائد پڑہے یا اسپیچین دین اُنکے پاس سے طلب کرکے روانہ کیجئے۔ مہربانی ہوگی۔ آجکل مین اگر وہ سب قصائد وغیرہ میرے پاس آگئے تو بہت بہتر ہے۔

جنکے قصائد اور اسپیچین پڑہی گیئن اگر اُنکی تصاویر بھی مل سکتی ہون تو وہ بھی روانہ کیجئے فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۰۰

مشفق و مہربان نواب رکن الملک خان دوران بہادر

نامہ اتحاد پہونچا۔ کل کی مجلس مین انشاء اللہ تعالی حتے المقدور شریک ہونے کی کوشش کرون گا۔ چہترواسے آم کے پہونچے۔ آم کیا ہین شکر قند ہین۔ اتحاد باہمی مثل شیر و شکر باد فقط

شاد عفی عنہ

۱۰۱

مہربان من راجہ صاحب راجہ رایان بہادر

میرے ایک دوست اس تحریر کے ذریعہ سے آپسے تعارف حاصل کرنا چاہتے ہین لہذا مین نے انکو بہیجا ہے۔ نہ نوکری کے طالب ہین نہ دولت کی خواہش ہے۔

ملک کے خیر خواہ اور اپنے آقا کے فدائی ہین۔ ملکی ہمدردی انکا شیوہ ہے
ایک سوسائٹی قائم کی ہے۔ اِس دائرہ مین آپکو شریک کرنا چاہتے ہین۔ جی چاہے تو
ملئے۔ ہم رنگ ضرر نباشد۔ ورنہ اصرار بھی نہین فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۰۲

مشفق و مہربان من راجہ راے رایان بہادر

باستماع مژدہ فرحت اثر تولد فرزند دلبند مسرت بے اندازہ حاصل ہوئی۔
خداے تعالیٰ اِس نونہال گلشن کامرانی کو زیر سایۂ والدین لعشرت وشادمانی عمر طبعی کو
پہونچاے فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۰۳

مشفق و مہربان من راجہ شیوراج بہادر

حافظ	بو بہبو وزاد ضاع جہان می شنوم شادی آورد گل و باد صبا شاد آمد	

باستماع مژدہ فرحت اثر تولد فرزند نیک طالع سرور تازہ و مسرت بے اندازہ
حاصل ہوئی۔ خداے تعالیٰ اس نونہال گلشن امید وکامرانی کو زیر سایۂ والدین سرسبز
اور برخوردار کرے اور بعشرت وشادمانی عمر طبعی کو پہونچاے فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۰۴

مشفق و مہربان راجہ شیوراج دھرم ونت بہادر

بسروز اڈریس کالیستہ صاحبان آپکی سرپرستی سے دربار گہربار ظل سبحانی حضرت میں پیش ہوا تہا۔ اسروز آپ جس لباس سے حاضر دربار ہوے تھے اسکا ایک فوٹو میری پاس روانہ کیجیے فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۰۵

راجہ صاحب مشفق ومہربان راجہ شیوراج دہرم ونت بہادر

خانہ بے اہل خانہ ایسا ہے جیسے زلف شاہدان فرخار بے شانہ۔ جیسے آفتاب بے جلال۔ ماہتاب بے جمال۔ جیسے سپاہی بے تلوار۔ لشکر بے سردار۔ جیسے کان بے گوہر شمشیر بے جوہر۔ جیسے معشوق بے کج ادائی حسن بے رعنائی۔ وہ دوا خانہ کیا جسمین دوا نہو۔ وہ طبیب کیا جسکے ہاتہ مین شفا نہو۔ وہ شراب کیا جسمین سرور نہین۔ وہ جنت کیا جسمین حور نہین۔ عورت کیا ہے۔ دلبر۔ دلربا۔ دلنواز۔ دل آرام۔ عورت کیمیاے فتوح ہے۔ عورت راح روح ہے۔ انسان کے دل کی کون عزیز ہے۔ پیاری بی بی [مان۔ باپ کی عزت] بیٹی داماد کی عزت] [بہن بہنوئی کی عزت] [سالی سارٹہو کی عزت] مگر بی بی۔ میان کی عزت۔ بے عورت کے آرام نہین۔ بے عورت کے خاندان کا نام نہین ؎

سرشار	سچ کہتے ہین ہر کہ زن ندارد آسایش جان وتن ندارد	
ہر مذہب مین بے بی بی کے رہنا ممنوع ہے ؎		

بی بی سے بڑھکے کون ہی دنیا مین دردمند
بی بی سے بڑھکے کون ہی انسان کو دلپسند

ماحصل اس تمہید کا اگر آپ ایسے دوربین - دور اندیش - عاقبت بین کے سمجھل دل پر مرتسم ہو تو جاے تعجب ہے - جب یہ پر ظاہر ہے کہ آپ دور اندیش اور عاقبت بین اور تجربہ کار ہین تو دوربینی سے کام لیجئے اور مسری گنیش آئیمہ کھکر شادی کی فکر کیجئے - آسایش تن ضروری اور لابدی ہے - مانا کہ ع

آسودہ کسانیکہ بہر حال خوشند

لیکن جب تجربہ شاہد حال ہے کہ زندگانی کی بہت سی تیچیدیان اور بے آرامیان بدمزگیان بی بی کے ہونے سے دور ہو جاتی ہین اور تلخی ایام مبدل بحلاوت و سرور ہو جاتی ہی تو اس سے بڑھکر دنیاے دنی گذشتنی و گذاشتنی مین اور کون نعمت کبرے ہے - کہ انسان اپنے فرائض اور امور دینی و دنیوی سے فارغ ہو کر دو گھڑی اپنی پیاری بی بی کے پاس زندگی بسر کرے - اور سخت مہمات کے مصائب کو دل بہلا کر اس تدبیر سے سر کرے - وہ دن جبدن آپ صاحب خانہ مع اہل خانہ کے اول مرتبہ اپنے مکان مین جلوہ فگن ہونگے اُس دن کو مین آپکی زندگی کا بڑا مبارک دن سمجھونگا - اور دو گھڑی جب آپ نوعروس بلقیس مرتبت کا دست رنگین اپنے ہاتھہ مین لیکر بھونری پھیرتے ہون اور اگنی ہندوون کے عقیدے کے موافق گواہ اور شاہد حال ہون - وہ میری زندگی کی بڑی شبھہ گھڑی ہوگی - اللہ کرے آپ میرا کہنا مانین اور مجھے اپنا دوست جانئین -

اورسال بھر کے بعد میں مبارکباد ولادت باسعادت فرزند دلبند لکھکر بھیجوں اور شریک جلسہ
رقص وسرود رہوں اور تاریخ کا شعر اولی یہ ہوسہ

ہان بشکوے راجہ شیو راج	
شد تولد چو پور خوش اقبال	

مجھے یقین ہے کہ یہ میری دوستانہ تحریر آپکے خلاف خاطر نہو گی اور اس تھوڑے سے
لکھے کو بہت سمجھکر اسپر عمل کرینگے۔ مین جواب باصواب کا منتظر ہوں۔ والسلام۔ فقط
ناصح مشفق **شاد عفی عنہ**

۱۰۶

مشفق ومہربان من نواب متہور الملک بہادر

اب کی سال آپنے آم ایسے کہلائے کہ بلا مبالغہ کئی امریان خالی ہو گئی ہونگی۔ اللہ تعالے
آپکے نخل مراد کو سرسبز اور بار ور رکھے۔ سلسلہ اتحاد شیرین رہے فقط
شاد عفی عنہ

۱۰۷

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر

آپ کا خط مورخہ ۲۰ مارچ سنہ رواں وصول ہوا۔ کیفیت مندرجہ سے اطلاع
پائی۔ آپکو **نواب گورنر جنرل بہادر** کے ساتھ شرکت دعوت کا اتفاق
ہوا ہو تو اسکے اور نیز وہان کے اور اپنے سیر وسیاحت کے حالات سے مطلع کر کے
مسرور کیجئے۔
یہاں بھی آج شام کو **شہزادۂ اٹلی** آتے ہیں۔ بفضل خدا یہان سب

خیریت سے ہین فقط
شاد عفی عنہ

۱۰۸

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر

	کب دسہرہ تہا کہان آجکا دن		طرفہ معجون ہو تم بھی واللہ	
	بعد ہفتے کے جو دیتے ہو نذر عید کے بعد یہ ٹرکیسی واہ			

اپنی نذر کا جواب اس قطعہ سے پوچھیئے۔ افق صاحب سے ضرور ملون گا
مگر کبہی جہٹپٹے وقت۔ مجھے ابھی پانچ چار روز فرصت نہین فقط
شاد عفی عنہ

۱۰۹

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر

نہین ہے نذر پر موقوف الفت
حساب دوستان در دل شل ہے

نذر کے لیئے قبل اور مابعد کی بیخ خواہ مخواہ کون لگاتا ہے۔ وہ تو صرف دل لگی تھی
نذر نذرانہ کی خواہش کسے ہی۔
آپ مال والے ہین اور ہم اللہ غنی کے بندے ہین۔ ہردو جانب راست۔
کیا سفر ضرور ہو گا۔؟

بسلامت روی و باز آئی

مناسب ہی ہفتہ کے روز صبح دس گیارہ کے درمیان مین آئے ضرور ملونگا - اور بلطف ملاقات سے دل شاد کرون گا فقط

شاد عفی عنہ

۱۱۰

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر

آپکا مکاتبہ محبت محررہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۶ء وصول بہجت شمول ہوا - اور کیفیت سے اطلاع ہوئی - آپکا مرسلہ تار اور خطوط پہونچے - چند روز کثرت کاروبار نے خط لکھنے کا موقع نہ دیا - مزید برآن ان دنون ہجوم افکار سے فراموشی بہت ہوگئی ہے - آپکے آنے کی کیفیت سے دل شاد ہوا - آئیے ضرور آئیے -

خوشا وقتے وخرم روزگارے
کہ یارے برخوردار ز وصل یارے

ہان صاحب بیشک آپ بطیب خاطر ہر طرح سب کے بہی خواہ ہین - میری طرف جو آپنے خیال منسوب کیا ہے یہ محض آپکے حسن ظن و اخلاق کی دلیل بین ہے - اور جوش محبت کا اثر ہمارے آقائے ولینعمت حضرت پیرو مرشد دام ملکہٗ کے خیر مقدم اور تہنیت مین بہت کچھ خوشیان منائی گئی ہین - اور تیاریان ہوئی ہین اور سب چشم براہ انتظار ہین جس کیفیت مستمعہ متعلقہ کا آپنے حوالہ دیا ہے شاید ہو - امور مالگذاری مین تجربہ کا حاصل ہونا ایک بڑی عمدہ چیز ہے - بہت اچہا اور نہایت مناسب ہوا - ہم تو سوائے

خواب و خور اور کاروبار کے دوسری کیفیت جانتے نہین۔ گھر سے باہر نکلتے نہین۔
پورا پورا وہی مصداق ہے۔ کہ قطب از جا ے خو و نمی جنبد۔ ہان اخبارات سے
جو کچھ اطلاع ہو جاتی ہے وہ ادہر پڑہی ادہر بہول گئے۔
ڈہائی مہینے اگرچہ آپ دوستون سے دور رہے۔ مگر رنگ رلیان خوب ہی
منائی ہونگی۔ ایسے وقت مین کبھی ہمین آپنے بہولے سے بھی یاد نہ کیا ہوگا۔
یہان جب کبھی پُرانے جلسے یاد آتے ہین تو منہ مین پانی بہر آتا ہے۔ اور جی یہ کہنے کو
چاہتا ہے ع۔

	باز ہواے چمنم آرزوست	

ابتو آپکے آنے کا انتظار ہے۔ آپکے والد امجد نے تو ہمیر ستر لاکھ کی بدر نکالی۔ اور
نصف تحریر پیشکاری غت ربود کرنے کی راے دیدی۔
خدا کی قسم راجہ مرلیمنو ہر بہادر بھی عجب رنگیلے منو ہر ہین۔ بیٹھے بیٹھے دوستو نسے
دل لگی تو اچہی کرتے ہین۔ کیون نہین پُرانے دوست ہین نا۔ والسلام
باقی عند الملاقات فقط

شاد عفی عنہ

۱۱۱

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر

آپکا معروضہ مورخہ ۷ جولائی سنہ ۱۹ ع پہونچا کیفیت مندرجہ سے مطلع کیا۔ آپکو
مجھ سے جس قسم کا خلوص اور مجکو آپ سے جس قسم کا اتحاد ہے اسکے کہنے کی

ضرورت نہین ۔

بوجہ عدیم الفرصتی آپکے معروضہ اولی کا جواب لکہنہ سکا۔ یہان اسوقت تک دس انچ کے قریب بارش ہوئی ۔ روز ابر چہایا رہتا ہے ۔ ہوا چلتی ہے ۔

میخوارون کے لئے یہ موسم عین موسم شباب ہے۔ اطراف و اکناف مین بھی یہی کیفیت ہے۔ اور اللہ سے امید ہے کہ اگلی بارش اچھی ہو گی ۔ آثار ابتدا سے ٹہیک ہین ع ۔

سالے کہ نکوست از بہارش پیداست

برار کا قحط اسلئے تعجب خیز نہین کہ وہ بھی مرہٹواڑی ہے ۔

ایک تعلقہ کے قحط کا انتظام جو آپکے سپرد ہوا ہے اس سے مین مسرور ہوا۔ اپنے آپکو لایق ثابت کرنے کا یہی موقع ہے ۔

مین یقین کرتا ہون کہ آپ سرکار رین کی خیرخواہی اور رعایا کی بہبودی و فلاح مین کوئی دقیقہ سعی و جانفشانی کا باقی نہ رکہین گے ۔ اَلسَّعْیُ مِنِّی وَالاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہ ۔

بافضال الٰہی یہان سب خیریت سے ہین ۔ گاہ گاہ اپنی کیفیت اور وہان کے حالات سے مطلع کیجئے ۔ کہ اَلْمَکْتُوْبُ نِصْفُ الْمُلَاقَات ۔ آیا ہے ۔

کیا جشن سالگرہ مبارک مین آپ شریک ہونگے فقط

شاد عفی عنہ

۱۱۲

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر

آپکا معروضہ مورخہ ۲۹- اگست سنہ ۱۹ع پہونچا۔ کیفیت سے اطلاع ہوئی بحمد للہ مین یہان خیریت سے ہون۔ آپکے اکثر رقعون کا جواب دیاد تین روز ہوے کہ آپکا تار آیا تہا اسکا جواب بہی تار کے ذریعہ سے دیا گیا۔ باقی جو کچہ آپنے اپنے خلوص کا اظہار کیا ہے اگر سچ ہے تو آپکی صفائی قلب کی دلیل ہے جسکا مین مشکور رہون ورنہ شاعرانہ مضمون اِس سے بہتر ہو نہین سکتا۔ کار سرکاری مین تحریر ہی کافی ہے جو حکماً ملاقات کا اثر رکہتی ہے کہ اَلمَکتُوبُ نِصفُ المُلَاقَات۔ فصل خریف کی حالت جو آپنے لکہی ہے اس سے دل خوش ہوا۔ خدا کا شکر ہے۔ انشاء اللہ المستعان سب پریشانیان دور ہو جائینگی۔ اللہ جلشانہ کے فضل وکرم سے یہان بہی بارش کی حالت ٹہیک ہے مگر چند روز سے کسیقدر کم ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اچہی طرحسے ہو جائیگی فقط

شاد عفی عنہ

۱۱۳

مہربان محمد محبوب علی خان صاحب

اسکے قبل ایک شقہ بہیجا تہا۔ پہونچا ہوگا۔ اللہ اللہ کرکے دن تو گذر گیا۔ اب رات ایسی سہانی اور ٹہنڈی ہے کہ سبحان اللہ معلوم ہوتا ہے کہ جنت کی سیر کر رہے ہین۔ مگر نہ وہ حورین ہین اور نہ وہ میوہ ہے۔ نہ غلمان ہین۔ صرف جنت برائے نام ہے۔ آپ کس روز اور کسوقت آئینگے ضرور لکہئے فقط

شاد عفی عنہ

۱۱۴

طرۂ دستار محبوبی محمد محبوب علی خان صاحب سلامت

آم کی ڈالیان پہونچین۔ یہ میوہ نہایت ہی دل پسند اور مرغوب ہے۔ خاص و عام اسکے ذائقے کے رطب اللسان۔ اور عذب البیان ہین۔ قند و نبات اسکی شیرینی کے سامنے مات ہین۔ شیرۂ چاشنی محبت گلرخان شکرلب شکرخا کا مزہ دیتا ہے۔

شاد دلشاد کو بوسۂ محبوبان نوخیز و نوخاستہ۔ اور مہربانان مودت آمیز و آراستہ کا لطف آتا ہے۔ اسکا شکریہ ادا کرنے مین میرے لب بند ہین سہ

آم کیا ہین دل پسند خاص و عام
شکریہ پر ختم کرتا ہون کلام

مشکور و مسرور شاد عفی عنہ

۱۱۵

مہربان من محمد محبوب علی خان صاحب

ایک ڈالی آم کی پہونچی۔ ابکی سال آپنے اسقدر آم کھلائے کہ جی بھر گیا۔ پسینہ مین بھی آم کی بو آنے لگی۔

تین آمون پر چٹھیان چسپان تہین جنپر سلطان الثمر لکھا ہے۔ نام بھی کس قدر موزون ہے میرے خیال مین عام طور پر بھی اس ثمر کو سلطان الثمر کہین تو می زیبد چھوٹے قسم کا آم سلطان الثمر۔ دوسرون کے بہ نسبت زیادہ خوش ذائقہ تہا۔ ابھی ابھی آپکے مرسلہ آم دسترخوان پر طلب کئے۔ اور ایک دو چکھے۔ گلوری کھا کر اسوقت

خمیرے کے دم اُڑا رہا ہون۔ ادہر ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین۔ اُدہر اودی اودی گھٹائین۔ واللہ جنت کا مزہ مل رہا ہے۔ بلکہ اُس سے بڑھکر۔ بقول شاد

ابر ہی ٹھنڈی ہوا ہی مے بھی ہے ساقی بھی ہے
چاہتا ہی جسکو دل اُسکا پتا ملتا نہین

اپنی تحریر کو شکریہ پر ختم کرتا ہون۔ خدا آپ کو اپنی امید و نکا برخوردار کرے فقط

شاد عفی عنہ

۱۱۶

مہربان من محمد محبوب علی خان صاحب

بچون کے لئے آپنے دو عباسیان جو ارمغان بہیجین پہونچین۔ آپنے اسقدر کیون زحمت اُٹھائی۔ یگانگت مین تکلف یعنے چہ۔ بہرحال بمصداق ع۔

انچہ از دوست میرسد نیکوست

شکریہ کے ساتھہ آپکے ارمغان کو بدل قبول کیا۔ اور بچون کی کمر مین نصر من اللہ و فتح قریب لکھکر باندہ دین۔

دونون عباسیان اپنی آب و تاب مین گوہر آبدار۔ صفائی مین پرتو رخسار یار۔ بُرش مین خنجر خونخوار۔ روانی مین بحر ذخار سے کم نہین۔

یہ وہ عباسیان کہ اگر عدو بھی دیکھے تو سو جان سے فدا ہو۔ اور ملک الموت بھی انکا دم بہرے۔

اللہ تعالی آپکے جمیع مقاصد مین آپکو فتحمند رکھے فقط

شاد عفی عنہ

۱۱۷ مہربان من محمد محبوب علی خان صاحب

آپ نے بھیجی آم کی ڈالی	کیبیان ہین یہ قند و شکر کی
ہین یہ خوشبو مین طبلۂ عطار	کیا حقیقت ہے مشک و عنبر کی

شاد عفی عنہ

---

۱۱۸ مہربان من محمد محبوب علی خانصاحب

آپکا شقہ مع ڈالی پہونچا مشکور ہوا۔ ابھی ابھی آم مین نے چکھے۔ فی الواقع نہایت مزیدار خوشگوار ہین۔ کل ہی مجھے معلوم ہوا کہ آپکا مزاج علیل تھا۔ خدا تندرست رکھے۔

آسمانجاہ بہادر غفر لہ نے جنت کی راہ لی۔ اُنکی وفات کا سخت افسوس ہے اُنکی ہر دل عزیزی نے عامۂ خلایق کو اُنکا گرویدہ کر رکھا تھا۔ اُنکی اس بیوقت موت نے سبکو زار زار رُلایا۔ یہانتک کہ آسمان بھی رو رہا تھا۔ سرورنگر ماتم نگر تھا۔ اُنکے متعلقین کے غم کا کوئی اندازہ نہین کر سکتا۔

خدا کی پناہ جسوقت میت نکلی۔ اور تابوت برہانے **شاہ صاحب** کی درگاہ کی جانب روان ہوا۔ اُسوقت میرے دل کی عجب کیفیت ہوئی جسکو مین لکھہ نہین سکتا۔ اُسی عالم مین ایک رباعی کہی تھی جو درج ذیل ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

رباعی

کیا شاہ وگدا اور امیر اور فقیر	شاد	دنیا سے انہین سبکو سفر کرنا ہے
پیدا جو ہوا جہان مین اک دن آخر		سب چہوڑ کے ای شادؔ اُسی مرنا ہی

شاد عفی عنہ

۱۱۹

مہربان محمد محبوب علیخان صاحب سرور

نامۂ لطف آپ کا پہونچا		مجکو مسرور اور شاد کیا
آجکل ہی تداخل فصلین		کچھ نہین فکر اسکی ہے اصلا
ٹھنڈے پانی سے پیجئے اسکو		مین نے بہیجی ہے آپکو جو دوا
صبح تک کل اگر خدا چاہے		مرا شافی عطا کرے گا شفا
مین نے بہیجے ہین چند اوراشعار		انکو اپنی غزل مین لکھیے گا
ختم کرتا ہون اپنا یہ نامہ		شاد رکھے تمہین خدا ہی دعا

شاد عفی عنہ

۱۲۰

مہربان من محمد محبوب علی خانصاحب

سبحان اللہ شان تیری رمنہ مانگی مرادین پائی

سویرے سویرے اچھی بہنی ہوئی کل سے جی چاہتا تہا کہ مچھلی کے کھلے اُسکی قدرت کا ملہ کے قربان جائیے رتڑ سے آج مچھلی پہونچ ہی گئی۔ اسوقت تو آپنے مچھلی کیا بہیجی۔ گو یا سکندر کو بلا مدد خضر علیہ السلام چشمۂ حیوان مل گیا۔ شام کو ضرور پکوا ؤنگا۔ شکریہ

قبول کیجئے ؎		
شاد	کیا شکر ادا کرون خدا کا منہ مانگی مراد مین نے پائی	

تفاول تو نیک ہے۔ دیکھئے جب خدا چاہتا ہے تو سب کام اسی طرح بن آتے ہیں
اللہ تعالےٰ آپکو تندرست رکھے فقط

شاد عفی عنہ

۱۲۱

مہربان من محمد محبوب علی خانصاحب

آپکی عرضی مع رقعہ نواب محبوب نواز الدولہ بہادر در باب تولیت
درگاہ شریف حضرت محمد داؤد علی شاہ صاحب قدس سرہٗ بنا
میر احمد علی صاحب پہونچی۔ اسکے جواب مین عمداً مین نے پہلے بار سکوت کیا
مگر جب مکرر تحریک ہوئی تو اسکا جواب اپنا مناسب خیال کیا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ جلشانہٗ نے
اپنے فضل وکرم سے منجملہ اور انعام آلہی کے یہ نعمت خادمی شاہ صاحب قبلہ قدس سرہ مجھ
بندہ ناچیز کو عطا فرمائی ہی ساور مین جملہ خدمات کی ادائی کو اپنے لئے سعادت سمجھتا ہون اور
ہمیشہ مستعد ہون پس ایسی صورت مین اپنے آپکو عطیہ نعمت آلہی سے محروم کرکے اس
سعادت کو اوروں کے لئے وقف کرنا محال اور بعید از قیاس ہی فقط

شاد عفی عنہ

۱۲۲

مشفق ومہربان میر نثار حسین خانصاحب

باستماع کیفیت انتقال میر محمد سعید صاحب فرزند آن مہربان بہت تاسف ہوا
یہ دنیا مقام گذشتنی وگذاشتنی ہے سبکو یہی راہ پیش آنے والی ہے لیکن افسوس اس
امر کا ہے کہ غم اولاد سے سینہ پھٹا جاتا ہے اور بہت بڑا داغ اس صدمہ کا ہوتا ہے ع

	این ماتم سخت کہ گویند جوان مرد	

یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید اسکے ارادہ کے روبرو کوئی کچھ نہیں سکتا
خدا تعالے صبر وشکر عطا کرے بجز راضی برضا رہنے کے کچھ چارہ نہین فقط

شاد عفی عنہ

۱۲۳

مہربان مولوی محمد عزیز مرزا صاحب

ترکاریونکی ہری ہری ڈالی پہونچی - یہ ترکاریان ہین یا کوئی سبز پوش سبز رنگ گلگون کسی
پھلے پہولے درخت کی ڈالی پر جہولا جہولتی اور محبت کے پینگ بڑھارہی ہے سبحان الٰہی
یہ کس باغ رشک فردوس کی ترکاریان ہین کہ فردوسی بھی اگر آئے تو گل چینی کرے
اور جہولیا بھر بھر کر لیجائے ؎

کیا نخل مراد کی ثمر باری ہے		رونق سبز سبز کی یہ ترکاری ہے	

شاد عفی عنہ

۱۲۴

مہربان مولوی سید علی صاحب بلگرامی

آپکے اعتراض کے قربان - اگر اعتراض صحیح ہوتا تو بین شکریہ کے ساتھ تسلیم کر لیتا -
اور یہ سمجھتا کہ خطا ونسیان ترکیب انسانی ہے اور بے عیب ذات خدا - بلکہ آپکے

اعتراض کے بعد گھر آتے ہی مین نے اس مصرع کو (سکہ زد از فضل یزدانِ زمن) ۔ یون بدل دیا ع ۔

سکہ زد فخرِ سلاطین زمن

لیکن آغا شوستری نے کہ عالم اجل اور مشہور فاضل اکمل ہین یزدان زمن کو جائز رکھا ۔ اور فضل رب عرشی اس شعر پر پھڑک اُٹھے ۔ اور یہ دونون مستند عالم ہین ۔ ایک ایرانی الاصل ۔ دوسرا محقق فارسی ۔ والسلام فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۲۵ مہربان شمس العلما مولوی سید علی صاحب ملگرامی

اِس دو سال کے امساک باران نے اکثر مقامات مین حشر بپا کر دیا ہی مگر یہ نئی بات ہے کہ میر عالم کے تالاب مین پانی ہوتے ہوے بھی ہمارے راج باغ کے درختونکی حالت تشنگان حجاز اور کربلا کے پیاسون سے کم نہین ہے ۔

بے زبان کو پیاسا رکھنا یہ کون سی عمدہ سبیل ہے ۔ ایسے وقت مین اِن سوکھی زبانونکو تر کرنا دنیا اور دین کی امیدون کے لئے آبحیات کا حکم رکھتا ہی ۔

شاد	تشنون کی نذر آب کر دو یہ سبیل ہے حق سے جزا کے پانی کی اچھی سبیل ہے	

مہتمم باغات علاقہ ہذا بدین غرض آپکے پاس بھیجے جاتے ہین ہو الموجود ۔

شاد عفی عنہٗ

۱۲۶ مہربان شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی

چہ قطعہ تقویم بابتہ سنہ ۱۹۰۹ع معیت عرضی مورخہ ۲۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۷ھ وصول بہجت شمول ہوے - یہ تقویم مرتبہ احسن التقاویم ہے - اور ایک عمدہ کار آمد چیز ہے جسکے ملاحظہ سے امور ضروری فوراً سبر ہن ہو سکتے ہین - فقط

شاد عفی عنہ

۱۲۷ مشفق نواب مقتدر جنگ بہادر

بالکشن راو وابستہ قدیم راجہ راے رایان بہادر جو نہایت ہی خیر خواہ اور لایق و ہوشیار ہین انکے بزرگ بھی اس علاقہ کے ہمیشہ خیر خواہ رہے ہین - اُنکے بہائی کی ایک درخواست جنکا نام بھی بالکشن راو ہی اسکے ساتھہ مرسل ہی - اور وہ قابل و لائق لحاظ ہی - روانہ کرتا ہون - انکے لئے جسقدر آپ لحاظ کر کے انکو کامیابی کا موقع دینگے وہ میری عین خوشی کا باعث ہوگا فقط

شاد عفی عنہ

۱۲۸ مہربان راے مرلیدہر صاحب

حامل رقعہ ہذا مولوی حکیم عبد الرحمن صاحب سہارنپوری کے حقیقی بہائی ہین - انکی خاندانی شرافت اور لیاقت پوشیدہ نہین یقین ہی کہ آپ بھی ضرور واقف ہونگے - بذریعہ میرے تعارف کے صاحب مذکور آپکو اپنی کامیابی کا ذریعہ گردانا چاہتے ہین - چونکہ ہر فرد بشر کے لئے لازم ہے کہ بنی آدم کی ہمدردی کرے

لہذا اگر آپ انکی بہبودی کی فکر کرینگے تو باعث اجرا و رمیری مشکوری کا موجب ہوگا فقط
شاد عفی عنہ

۱۲۹

خال رخسار فضل و کمال ملا عبدالقیوم صاحب سلامت

آپکا شقہ مع عرضی دستخطی ارکان جہت عطاے مکان دائرۃ المعارف پہونچا۔
اقبال یار جنگ بہادر کی دستخط دائرہ اتفاق اراکین سے بالکل باہر ہے
جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دستخط کرنے کے لئے مجبور کئے گئے۔ یا مرکز اتفاق سے
خارج ہین۔
الغرض مین آپ صاحبون کی درخواست حضرت پیرو مرشد خداوند نعمت اعلیحضرت دام ملکہٗ کے
ملاحظہ مین آج روانہ کرتا ہون۔ اور اپنے حتیٰ الامکان سفارشی معروضہ بھی بھیجتا ہون۔
امید ہے کہ آپ صاحبونکی درخواست مقبول بارگاہ خداوندی ہوگی۔ اور ضرور
کوئی حکم شرف نفاذ پاکر معروضہ عزپذیرائی حاصل کرے گا۔
ف۔ دو روز سے مجھے بخار رہتا اسلئے ارسال جواب مین تاخیر ہوئی فقط
شاد عفی عنہ

۱۳۰

لمعہ شمع شبستان علم وفضل ملا عبدالقیوم صاحب

نامہ پہونچا۔ مسرور ہوا۔ جبکہ شغل کاروبار مین کمی ہوئی تو ظاہر ہے کہ فرصت بھی
زیادہ ہے۔ مگر ہجوم افکار سے ایک دم خالی نہین۔ اور نہ ایک لمحہ فرصت ہے
اسکے دور کرنے اور دل بہلانے کے لیئے اس سے کیا عمدہ بات ہے کہ آپ

جیسے ہمدرد وشفیق احباب کی صحبت باعث خاطر جمعی اور موجب درمان درد دل ہو۔

قطعہ

کب فکر سے رستگاری ہی شاد	شاد	سو فکرین ہین تو ایک سے ہے جان
ہے ایک انا ؤسو ہین بیمار		کس طرح گذر کریگا انسان +

والسلام خیر الاختتام فقط

شاد عفی عنہ

۱۳۱

ہمدرد درد دل ناشاد ملا عبد القیوم صاحب شادمان باشی

ولنواز یہاے تو لطف دلم را شاد کرد
گنج باید آنکہ این ویرانہ را آباد کرد

نامۂ تعزیت پہونچا۔ خدا جانے کیا دل پر صدمہ ہوا۔ اور دفعۃً تخیلات مین خلفشار پیدا ہوا۔ بے صبری کا یقین تہا۔ مگر ضبط نے جان وجگر تک کو پہونکدیا۔ جو کچہ ہوا اسمین شک نہین کہ مقدرات سے تہا۔ مگر اس نونہال چمن پدر کو جب یاد کرتا ہون تو گلشن دل کو صرصر الم کے جہونکے پامال کردیتے ہین۔

اسمین شک نہین کہ۔ یَفعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیَحکُمُ مَا یُرِیدُ اور یہ بھی ٹہیک ہے کہ قدرتی طور پر خود بخود صبر پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر یہ وہ صبر ہے جسکو بے موت کے فنا کردیتا ہے۔ ہر وقت سکرات کا کرب دکہاتا ہے جو فشار قبر سے کم نہین۔ اللہ اللہ کون وہ بندہ ہے جو اپنے خدا کی مشیت پر صبر اور شکر نہ کرے مگر ع

	گاہے گل و گاہ غنچۂ دل تنگیم دشوار حقیقتے کہ ما ہم رنگیم		بیدل تا محو گلشن نیرنگیم گویند ز رنگہا برون باید بود

بہرحال زندگی کا لطف کرکرا ہو گیا - مگر انسان مجبور ہے نہ جی سکتا ہے نہ مر سکتا ہے -
مگر یہ کہنے مین کیا شبہ ہے سہ

	چون نفس خانہ بر دوشیم ندارم آرام عمر آسودگی ما بسفر می گذرد	بیدل

۷۲ - جناب حاجی محمد مظفر الدین صاحب معلی کی عرضی پہونچی - مجہپر تو انکا بہت کچھ حق ہے - مین اسمین ضرور سعی کرون گا - مگر ہنوز جائداد معرض بحث مین ہے متوفی کا ماموں کہتا ہے کہ متوفی نے اسکے فرزند کو آغوش مین لیا تہا - لہذا وہ وارث ہے اور سنا گیا ہے کہ اسنے وراثت کا ثبوت دیا ہے خدا جانے آخر مین یہ مقدمہ کیا رنگ لائیگا - اگر قبل از فیصلہ یا واقفیت واقعات مقدمہ عرضی پیشگاہ مین پیش کرنے کہتے ہین تو کل ہی روانہ کرتا ہون -

آپکی ملاقات کے لئے آنکہین ترستی ہین - اگر زحمت نہو تو جمعہ کی صبح کو نو بجے آئے انشاء اللہ تعالی ضرور ملون گا - کل سے مجہے بخار تہا - اسوقت بفضلہ افاقہ ہے فقط

میزبان بخار رشاد عفی عنہٗ

۱۳۲

گل گلستان لیاقت میر لیاقت علی صاحب دائما شگفتہ باد

شاد راسخ الاتحاد کی جانب سے ہمارے (لیاقت) کو سلام پہونچا دیجئے
اور ہماری جانب سے ضرور پوچھئے کہ آجکل آپ رائچور مین مقیم ہین۔ یا زمین کی
دورہ کر رہے ہین۔ ابتک مین اپنے خط کے جواب کا منتظر ہون جسرو ز فرصت ہو
کہدیجئے کہ ایک دو حرف خیر و عافیت کے لکھکر بوا پسی ڈاک روانہ نمائید۔

مہربان۔ آفتاب کی تیزی اور جلال نے قیامت برپا کر دی۔ گیارہ بجے سے
تو معلوم ہوتا ہے کہ آگ برس رہی ہے۔ معاذ اللہ۔ کہین طاعون کے چیلے مین
قتل عام ہے اور کہین سرحدی جنگون مین خون خرابا ہو رہا ہے۔ کسی جگہہ رسن اسٹرو ک کا
تنور گرم ہے۔ جدہر دیکھئے ملک الموت کی گرم بازاری ہی۔

یون تو وارنٹ کا لفظ پڑا ہے۔ اور اسکا اثر حاسدین پر دیکہا گیا ہے مگر یہ
خدائی وارنٹ جسکے تہانہ دار ملک الموت ہین۔ یہ البتہ ٹیڑہی کہیر ہے۔

خداوند عالم سرزمین دکن کو چشم زخم حوادث سے بچائے آمین! و الحمد للہ۔ خدا کا فضل ہی فضل ہی
اطراف و جوانب کی خبرین سُن سُنکر روح تحلیل ہوتی ہی۔ پرسون بمبئی مین طاعون ملعون کی
بدولت جیسی کچہ شورش ہوئی وہ پُرظاہر ہے کہ اللہ دے اور بندہ لے۔

بتلائیے کہ رائچور مین کیا حال ہے۔ اور آپ آجکل کس شغل مین مشغول ہین۔
محبوب علی خان صاحب دوسرے تیسرے روز آتے ہین اور بلیرڈ بازی
ہوتی ہے۔ اکثر آپ کا ذکر خیر کیا کرتے ہین۔ اگرچہ آپ ہمکو ایسا بہول گئے ہین
جیسا کوئی احسان کرکے بہولتا ہے۔ مگر ما بدولت آپکو ایسا یاد کرتے ہین اور

یاد رکھتے ہین جیسے رَن مین بہادری کو سچا سپاہی یاد رکھتا ہے۔

یہ خط پڑھ کے بیزار تو ضرور ہو گئے ہو گے۔ کہ شیطان کی آنت ہے۔ مگر کاتب کا اس تحریر سے بھی جی نہین بھرا۔

روضۂ شریف اس نام کا ایک چھوٹا سا رسالہ بطور ارمغان بھیجتا ہون اب جاتے ہین۔ پھر کسی وقت ملین گے خدا حافظ

کاتب جواب کا طالب **شاد عفی عنہ**

خدا کی شان ہم تم ایک ہی بستی مین بستے ہین

مگر افسوس برسون خط بھی پڑھنے کو ترستے ہین

۱۳۳

میرے مہربان میر لیاقت علی صاحب تعلقدار ضلع رائچور

مین اسوقت **چو محلۂ مبارک** مین آیا ہون۔ اور اپنے چھوٹے کیمپ مین نیا لٹن کا ناول دیکھہ رہا ہون۔ آپکو حیرت تو ضرور ہوئی ہو گی۔ کہ کجا چو محلۂ مبارک اور کجا میرا کیمپ۔ مگر حیرت نہ کیجئے۔ آپکو معلوم ہو گا کہ مجلس امرا کا اجلاس و زانہ **چہنتا محل مبارک** مین ہوتا ہے۔ اور اراکین مجلس کو بارہ بجے سے چار بجے تک حاضری کا حکم ہے۔ اُس فرمان کے مطابق مین مجلس مین آتا ہون۔ ابھی تک اور میرے معزز شرکا مین سی کوئی نہین آئے اسلئے مین اپنے چھوٹے کیمپ مین جو باجازت حضرت خداوند نعمت لگایا گیا ہے بیٹھا ہوا ناول دیکھہ رہا تھا۔ کہ ادہر بارہ کی توپ دغی۔ وناتانا۔ اور ادہر میرا خدمتگار ایک رجسٹری لیا ہوا پہونچا۔ دیکھتے ہی باچھین کھل گیئن۔ اور انتہا سے زیادہ مسرت

حاصل ہوئی کہ میرے دوست کے دل مین میری یاد ہے۔ چونکہ ایک زمانے کے انتظار کے بعد لفافہ پہونچا۔ فوراً ایک شعر برجستہ جو درج عنوان ہے یاد آیا آپکے خط کو ابتدا سے آخر تک پڑہا۔ اور بار بار دیکھا کہ ایسا نہو کہ کسی اور میر لیاقت علی نے لکھا ہو۔ مگر دل نے کہا کہ **شاد صاحب** آپ بھی اسوقت جامہ سے باہر ہین۔ **رائچور** سے **میر لیاقت علی صاحب** اول تعلقدار کا لکھنا کیا یہ شُبہہ کے قابل ہے میر لیاقت علی گو اور بھی ہونگے۔ مگر تعلقدار اول رائچور تو اسوقت وہی لیاقت ہے جو تمہارا سچا دوست ہے۔ اِس فیصلہ کے بعد مجھے اطمینان ہوا اور شبہہ رفع ہو گیا۔

دبدبۂ آصفی صد لوحش اللہ کی جب کوئی مہذب اور لایق تربیت یافتہ شخص تعریف کرتا ہے تو میری روح کو بالیدگی ہوتی ہے۔ بشرطیکہ اُن اوصاف سے موصوف ہو ورنہ اس شعر کا مصداق ہو ؎

صائب	صائب دو چیز می شکند قدر شعر را تحسین ناشناس و سکوت قدر شناس	

چنچل نار کی تعریف مین اور احباب نے بھی خط بھیجے ہین۔ ممکن نہ تھا کہ آپکا سا عاشق مزاج۔ رنگین طبیعت۔ چُلبلے دل والا۔ اس ناول کو پسند نکرے۔ ایک اور ناول جو بنام **مطلع خورشید** شائع ہو رہی وہ بھی قریب ہے کہ طبع ہو کر شائع ہو جائے۔ آپ نے جو میری زبان اور طرز بیان کی توصیف کی ہے وہ آپکی ذاتی محبت کا نتیجہ ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔

مگر ہان اب انشاء اللہ تعالی مین اردو کا پورا محقق ہو جاؤنگا۔ اسلیئے کہ خاقان کلاہ فلک بارگاہ اعلحضرت قدر قدرت دام ملکہٗ نے ۵

	زبان پہ بارِ خدایا یہ کسکا نام آیا کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کیلئے	

اپنے خانہ زاد کو یہ شرف ابدی بخشا کہ فن شاعری مین اِس ناچیز ہیچمدان کو اپنی شاگردی مین لیا۔ (شاد تلمیذ حضرت آصف) لکھنے کی عزت عطا کی۔ کیون یہ مژدۂ طرب افزا سُنکر خوش تو ضرور ہوے ہونگے۔ دعا کیجیئے کہ اللہ تعالی میرے آقا کو میرے سر پر با این مراہم خسروانہ دیر گاہ باحشمت و اقبال مظفر و منصور رکھے۔

	این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد	

ہان صاحب اس سے تو مجھے اتفاق ہے کہ آپ اور رائچور۔ اسکے کیا معنے یہ تو ایسی مثل ہے۔ جیسے۔ طوطی را با زاغی در قفس کردند۔ طوطی ہزار دستان کا مقام سُنہرا قفس ہے۔ آپکو تو حیدرآباد فرخندہ بنیاد مین طوطی ہزار دستان کی طرح چہکتے رہنا چاہیئے۔ واقعی ایسے جنگل مین آپکا رہنا بالکل غیر موزون ہے۔

دبدبۂ آصفی کا پہلا پرچہ منسلک ہذا ہے۔ (شادی) کا مضمون پڑھ کر نہ پھڑک جائیے تو میرا ذمہ۔ تیسرا پرچہ بھی قریب اختتام ہے اسمین جو سین چینچل نار کا ہے اسکا داد طلب ہون خدا کے لئے آپ بلدہ مین آئیے۔

تاکہ شب و روز آپکے ہمارے چہ میگوئیان ہوتی رہین -

بحر موّاج جو لکھہ رہا ہون اسکی نسبت آپکی کیا راے ہے - کہئے تو کیسی گذرتی ہے - اسوقت تک اُس شب کا ڈنزا در لطف صحبت پیش نظر ہے -

محبوب علی خان صاحب بھی میرے پاس تیسرے چوتھے آتے ہین - واللہ بڑے بےمثیل آدمی ہین - نہایت خلیق اور خوش مزاج ہنس مکھ لائق - شریف - نوجوان ہین - آپ پہچان تو ضرور گئے ہونگے ورنہ کہئے تو ایک اُنکا فوٹو بھیجدون - آپکا ذکر خیر اکثر رہتا ہے - غالباً انھون نے اپنے خط مین ضرور میرا ذکر کیا ہوگا کہ مین آپکو بالکل دل سے بھولا ہوا ہون -

آپکے بھائی **کپتان ممتاز یار جنگ** نے تو جسم ہی بدل دیا - اللہ اللہ کایا پلٹ ہوگئی کہ بالکل زمین اور آسمان کا فرق ہوگیا - گو سب ما سبق کبھی ملتفت مگر محبت مین کوئی فرق اسوقت تک بظاہر نظر نہین آیا - خدا کا شکر ہے - ورنہ اب انکو **مسٹر ممتاز** کہنے مین کوئی شُبہہ نہین - ہر کہ شک آرد الخ -

انکے روبرو بھی مین نے آپکی استغنائی کی شکایت کی تھی اب کے آپ اگر انکو خط لکھئے تو ضرور یہ پوچھئے کہ جسم کیون بدلدیا -

ہان مہربان کہئے آپکے ہونہار فرزند چھنو منو بائیسکل سوار کیسے ہین - خدا عمر دراز کرے - بیشک ہونہار لڑکا ہی -

ہان صاحب رائچور اور حیدرآباد تو گھر آنگن ہے جیسے کہئے جمعہ

کیون ادھر نہین آتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسیکے دام مین ضرور پھنسے ہو چھٹکارا نہین ہوتا۔
اگر یہ خیال سچ ہے تو یہ لیجئے۔ دو ہاتھ کی مبارکباد ہماری جانب سے قبول کیجئے۔ یہ خط
پڑھ کر آپ ضرور تھک گئے ہونگے۔ کہتے ہونگے کہ طول امل ہے مگر نہ صاحب۔ لیجئے کچھ اور لکھنے کو تھا
کہ اخباری نے خبر دی کہ **نواب امیر کبیر سر خورشید جاہ بہادر معز زرکن**
مجلس آ گئے۔ بس اب ہم رخصت ہوتے ہین۔ خدا حافظ فقط۔

شاد عفی عنہ

مہربان میر لیاقت علی صاحب اول تعلقدار رائچور

یہ سمجھے تھے کہ یارون نے نہین کسی بہلایا ہی خدا کا شکر ہی ہمکو بھی کوئی یاد کرتا ہے

اسوقت چار بجا چاہتے ہین۔ آپکا نامہ مودت طراز پھونچا۔ دلشاد کیا۔ بار بار پڑھا۔ محظوظ ہوا۔

مہربان من۔ الحمد للہ کہ آپ خیریت سے ہین۔ اگرچہ آپ اور ہم بایکدیگر نظرون سے دور ہین۔ مگر حضرت دل کے لگاؤ اور سلسلہ کے روبرد برقی قوت اور جذب مقناطیس اور کشش کہربائی سب مات ہین۔ جہان خیال کیا صورت دل مین پیدا ہو گئی۔ پھر تو جی چاہے شکر و شکایت کیجئے۔ رزم و بزم کی حکایت سنائیے۔ علمی مباحثہ کا تذکرہ فرمائیے۔ کوئی مانع نہین۔ نہ سگ و دربان کی مزاحمت نہ غیر و بیگانہ کی دل مین دہشت۔ دھڑلے کے ساتھ خیالی موجون کی سیر کرتے رہیے **الغرض** انسان جمع خلاصہ موجودات

اور اشرف المخلوقات کہلاتا ہے عجب طلسم کا پتلا ہے ع۔

یہ ہی نمونہ قدرتِ پروردگار کا +

اس موقع مین رسالہ **دبدبہ آصفی** کا سپاس گزار ہون کہ جسکے باعث مجھے میرے ایک قدیم دوست نے بذریعہ خط و کتابت اپنی روحانی ملاقات سے خوش کیا۔ میری نسبت آپنے جو کچھ لکھا ہے یہ آپکی دلی عقیدت اور خیر خواہی کی پوری دلیل ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔ اللہ کا شکر ہے کہ مین اپنے خداوند مجازی کے غلامون مین شمار کیا جاتا ہون۔ اور اپنے آقائے ولی نعمت کا موروثی نمکخوار کہلاتا ہون۔ اور نعمہائے غیر مترقبہ سے سرفراز ہون۔ اگرچہ اس لائق نہین ہون۔ خداوند عالم خداوند نعمت ظلِ سبحانی مدظلہ العالی کو تا صد وسی سال باین مراحم خسروانہ مظفر و منصور رکھے۔ آمین۔

جب کبھی اپنے فرایض منصبی سے فارغ ہو جاتا ہون۔ باقی وقت علوم و فنون کے گلستان کی سیر کرتا رہتا ہون۔ دنیا مین اس سے بہتر کوئی شغل دنیا کی ترقیون اور عاقبت کی بہبودیون کے لئے دوسرا نہین ہے ؎

رباعی

انسان کو علم فائدا دیتا ہے دنیا مین جو عزت ہے تو عقبیٰ مین بہشت	شاد	آئینہ عقل کو جلا دیتا ہے یہ دونون جہان مین مرتبا دیتا ہے

۲ ۔ اب اپنی تحریر کو اس مصرع پر ختم کرتا ہون ع۔

	اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی	

خدا حافظ فقط

شاد عفی عنہ

۱۳۵

میرے مہربان میر لیاقت علی صاحب

مین حسب وعدۂ دیروزہ آپکی دختر نیک اختر کی رسم منگنی کی تقریب مین ایک قطعۂ تاریخ بذریعہ فوٹو گراف خود سُنانے آیا ہون - وہ پہڑکتی ہوئی تاریخ ہوئی ہے کہ باید و شاید - مجھے امید ہے کہ حاضرین محفل بھی سُنکر نہایت محظوظ ہون گے - اسکے متعلق اگر یہ کہون تو شاعری کے پہلو مین سزاوار ہے -

ہاتف آورد این سخن یا جبرئیل	

ذرا کان دہر کر سُنئے -

قطعہ

بزم شادی شد آغاز		عیش و عشرت آئین ساخت	
گفتم سال ہجری شاد		رسم منگنی رونق یافت	

انشاء اللہ تعالی سال آئندہ شادی کی تاریخ سُناؤن گا - مبارک مبارک مبارک - والسلام خیر الاختتام فقط

شاد عفی عنہ

۱۳۶

مشفق و مہربان راجہ مرلیمنوہر بہادر

مجکو آپ کی دختر کی رحلت کی خبر جو ایک حسرت انگیز واقعہ و جانکاہ حادثہ ہی سُننے سے سخت افسوس و رنج ہوا۔

اولاد کی رحلت کا جو اثر والدین پر ہوتا ہے محتاج بیان نہین اس رنج مین میرا دل غمزدہ بھی شریک ہی۔ زیادہ حسرت خیز بات یہ ہے ؎

این ماتم سخت است گویند کہ جوان مُرد

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ روحانی تکلیف آپکو جسقدر رہوئی ہے بجا ہے۔ مگر ؎

درین حدیقہ بہار و خزان ہم آغوش است
زمانہ جام بدست و جنازہ بر دوش است

دنیا مقام گذشتنی و گذاشتنی ہے۔ ماتم پُرسی دنیا کی رسم ہے مگر رونے والے کو رولانا ہے۔ کرین کیا ہر طرح انسان مجبور ہے اور سبکو ایک دن اس شاہ راہ سے گذرنا ہے ؎

ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید	ز جام دہر مئے کل من علیہا فان

شاد عظمی عنہ

۱۲۷

راجہ صاحب مشفق و مہربان راجہ مرلیمنوہر آصف نواز ونت بہادر

سہ شنبہ کے روز مین شکار کے لئے اپنی جاگیر ونپرتی کو جانے والا ہون آپکے ہان اگر کوئی ہاتھی شکاری ہو تو مع ہودج ایک ہفتہ کے لئے لطف فرمائیے

اگر آپ بھی اِس شکار مین رہتے تو لطف ہوتا شکاریون کا بندوبست نواب میجر افسرالدولہ بہادر کے ہان سے ہوگیا ہے فقط

شاد عفی عنہ

۱۳۸

راجہ صاحب مشفق ومہربان راجہ مرلیمنوہر آصف نوازونت بہادر

دو خربوزے پہونچے۔ بے فصل کے اِس ارمغان نے ایسا مزا دیا جیسے خزانمین بہار اور صحراے عظیم افریقہ مین ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جہونکے ؎

ارمغان سے آپکے ثابت ہوا	لوٹ کر پھر آئی گلشن مین بہار

ذایقہ مین کوئی فرق نہین۔ وہی شیرینی۔ اور وہی خوشبو۔ اسکے مغز کو حلواے بےدود کہون تو مین شاید بیجا نہین۔ پھل کیا ہے اچھی غذا ہے۔ لطیف۔ سریع الہضم۔ نوجوانون کو اسکی گرمی اور بھی گرماتی ہے۔ بوڑھون کو جوانی کا مزا دکھاتی ہے۔ خداوند عالم شیرینی محبت جانبین مین روز افزون ذائقہ حلاوت تازہ بخشے اور آپ بھی برخوردار رہون ؎

ارمغان کا شکریہ کرتا ہون مین	آپکی الفت کا دم بھرتا ہون مین

شاد عفی عنہ

۱۳۹

مہربان من آصف نوازونت بہادر

بروز اڈریس کا لیتھہ جس لباس سے آپ دربار گہر بار ظلسبحانی خلد اللہ ملکہ مین حاضر ہوے تھے اسکا ایک فوٹو میرے پاس روانہ کیجئے فقط

شاد عفی عنہ

۱۴۰
مہربان من آصف نواز ونت بہادر

اگرچہ تصویر درباری لباس مین ہے۔ مگر بیٹھی ہوئی تصویر اُس دربار کے خلاف ہی جس دربار مین آپ اور ہم سب دست بستہ کھڑے تھے۔ اگر اُس پوزیشن کی تصویر ہو تو زیادہ مناسب ہوگا فقط

شاد عفی عنہ

۱۴۱
مہربان من راجہ صاحب آصف نواز ونت بہادر

آپکا خط ایک زمانہ دراز کے بعد آیا۔ بعوض اسکے کہ گلہ کرون خط کے مضمون نے مجھے شکریہ ادا کرنے پر مجبور کیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہی خیال دوستانہ اور وہ بھی بشرطیکہ دلی ہو ہر وقت اور ہر آن اور ہر موقع پر روز بروز ترقی پر ہو۔ نہ یہ کہ زمانہ کی رفتار اور نیرنگی فلک کجرفتار کسی دوسری راہ پر لگا دے ؎

سعدی	بسخنہائے دشمنان حسود دوستان راز دست نتوان داد	

باقی اور کیا لکھون۔ اگلی صحبتین یاد آتی ہین۔ وہ اورنگ آباد کا سفر اور وہ ابن صاحب کا باغ مدرسہ کے قریب اور وہ نادر گل کی سیر اللہ اللہ ع۔

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا	

خیر زندہ ہین تو انشاء اللہ تعالیٰ کبھی تو پھر لطف زیست اُٹھائینگے۔ مگر شباب بھی باقی ہے

ہماری زندگی توبس جیسی تھی اور اب جیسی ہے اسکے اعادہ کی ضرورت نہین۔
بہر حال ع۔

	شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن	

کاغذ منسلکہ واپس ہے۔ لوٹا دیجئے۔ کہ مدعا کیا ہے اللہ بس باقی ہوس فقط
شاد عفی عنہ

۱۴۲

راجہ صاحب آصف نواز ونت بہادر

مین اپنے ایک عزیز سید عباس علی رضوی کی سفارش کرتا ہون۔
اگر آپ بھولے نہون تو یہ وہی صاحب ہین جنکے لئے پہلے بھی مین نے کبھی آپسے کہا تھا۔ غالباً اُنکی صورت دیکھنے سے پہچان جائیگا۔ کہ وہ کئی سال تک آپکے محکمہ مین کارگذار رہے۔ چنانچہ اسکی تصدیق مین ان ذمہ دار عہدہ دارون کے عمدہ الفاظ شاہد ہین جو اسناداً موجود ہین۔ سُنا گیا ہے کہ محمد عبد العزیز صیغہ دار شاخ بلدہ کی جائداد خالی ہوئی ہے۔ کیا آپ عزیز مذکور کی لیاقت اور کارگذاری اور میری سفارش کی جلد وہین ترقی دیسکتے ہین مجھے جواب نفی کی امید نہین ہے بلکہ فھو المراد۔ ول ماشاد۔ مین آپکا مشکور رہونگا۔ ورنہ یہ سفارش نامہ بیرنگ واپس کردیجئے فقط
شاد عفی عنہ

۱۴۳

راجہ صاحب مہربان دوستان راجہ مرلیمنوہر بہادر

شبکو آپکا خط اسطرح آیا جیسے انتظار مین کسیکی آہٹ معلوم ہوتی ہے - یا اچانک کسی کا خیال دل مین سما جاتا ہے -

بہر حال خط چاک کیا - دیکھا - مین **راجہ درگا پرشاد** کے خط کا مشکور ہون کہ اُسنے آپکو میری یاد دلائی - یا اُس خدمتگار کے ہاتھ کاٹ کے سونے کی ہتکڑی ڈالون جسنے میرے خط کو چاک کر کے آپکے روبرو پیش کیا - اور اُس حیلہ سے آپنے قلم اُٹھایا - اور **شاد** کے نام نامہ بھیجا ع -

	اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی	

بہر حال آپکی یاد آوری کا شکریہ - خدا کرے کہ ایسے سہوا میرے نام کے خط چاک ہوا کرین - اور آپکو میرے نام خط لکھنے کے لئے حیلہ ملا کرے -

قبل از دو ہفتہ کے آپنے مجھے اچار لطف کیا تھا پہونچا مشکور - چونکہ ان دنون مین شکایت بخار سے علیل تھا اسلئے شکریہ ادا نکر سکا -

قطعہ

	آپنے بھیجا مجھے پہونچا اچار ترش اور شیرین تھا دُہرا ذائقہ		سنئے اور بالون نے سب کھایا اچار ہی یہ چورن یا کہ کھٹمٹا اچار	

کہاتے ہی ہضم بلکہ ہاضم الہیج -

واقعی اچار کہانے کی جان ہے - ایک بہد یسیل مثل یاد آئی - (پلنگ پر ٹٹی اور دستر خوان پر چٹنی) پہلی بات کا تو تجربہ نہین ہوا مگر دوسری صحیح ہے -

راجہ اندر کرن بہادر کی خیریت سے مطلع کیجیے۔ بہت روز سے خط نہین آیا
شاید بھول گئے۔ اب کے سالگرہ کے جشن ہین کون کون جشن آپکی طرف سے ہونگے
اگر راز نہو تو مجھے لکھیے فقط

شاد عفی عنہ

۱۴۴

راجہ صاحب مہربان راجہ مرلیمنوہر بہادر سلامت

ابکے سال آپنے اسقدر آم کہلائے کہ اگر تخم جمع کئے جاتے اور بوئے جاتے
تو دو چار سال ہین کئی امریان ہو جاتین۔ خداوند عالم آپکی اس چاشنی محبت کو ہمیشہ
معتدل قوام پر کام بخش رکھے۔

قطعہ

تحفۂ مرغوب پہونچا شاد کو	شاد	آم کیا تھے تھین شکر کی کٹیان
منہ مرا میٹھا کیا تمنے بہت		تم بھی شیرین کام ہوا ے مہربان

شاد عفی عنہ

۱۴۵

مشفق راجہ سرینواس راو بہادر

گردوارہ کے سکھون کا بیان ہے کہ ضلع پربھنی کی ایک جاگیر اور
ناندیڑ ضلع کے تین جاگیرات۔ جو خاص میرے جد اعلی مرحوم کی جاگیرات ہین
ہین انکو عود و گل کے لئے عطا کئے گئے ہین۔ انپر دفتر مالگذاری سے ضبطی قائم کیگئی ہے
بہت افسوس ہی خیر جاریہ جسکی برکت سے استحکام ریاست و ترقی دولت و اقبال

حضرت پیرو مرشد ظل سبحانی خلد اللہ ملکہٗ ہے۔ اسکا انسداد خیر خواہی سے بعید ہے اور یہ برابر قانوناً و شاستراً ابھی ناواجب ہے۔ باوجودیکہ انکی جانب سے محکمہ انعام مین ثبوت پہونچے پر ضبطی کے قیام کو کیون اہالی محکمہ انعام نے جائز رکھا۔ مین نے سُنا ہی کہ آپکے اور تعلقدار ضلع کے مابین اتحاد ہے۔ لہذا لکھا جاتا ہے کہ اگر آپ انکو بنظر امر خیر کہدین تو ثواب مین داخل ہونگے اور میری خوشی ہوگی فقط

شاد عفی عنہ

۱۴۶

دیباچہ دفتر نظم و نسق نواب اکبر الملک بہادر

تفضل پایاب جنگ بہادر کی زبانی معلوم ہوا کہ آپکا مزاج مرکز اعتدال سے تجاوز کر گیا ہے۔ اسکی وجہ خدانخواستہ ضعفِ قلب بتائی جاتی ہے۔ یہ خبر ناگوار خاطر شاد ہوئی۔ خداوند تعالی الکل اعضاے رئیسہ کو اپنی اپنی مسند قوت پر قوی تر اور مستحکم رکھے۔ اور کل جوارح اسکے تابع رہین۔ کشتی اربعہ عناصر باد مخالف سے مامون و مصئون رہے۔ چارون مین ایکا رہے۔ پھوٹ نہ پڑے۔

آپکی ذات صرف باخبر ہی نہین ہے۔ بلکہ تخت خیر خواہی آصفی اور ملک و رعایا کا ایک زبردست پایہ ہی۔ خدا مضبوط رکھے فقط

شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان نواب اکبر الملک بہادر

بڑا خوش نصیب ہی وہ نکوکار جسکو بادشاہ وقت اسپنے مراحم خسروانہ کا مستحق

خیال فرماکر اپنے شاہی عنایات سے ہمچشموں مین اعزاز بخشنے۔ ایسے موقع بہت خوشی اور شکر گذاری کے قابل ہین۔ مین آپکو مبارکباد دیتا ہون اور امید کرتا ہون کہ آپ اور زیادہ عنایت شاہی کے مستحق سمجھے جائینگے فقط

شاد عفی عنہ

۱۴۷

محمد صفدر علی صاحب سرکردہ کوتوالی

آپکا معروضہ پہونچا۔ نہایت خوشی ہوئی کہ آپکے حسب دلخواہ سب انتظام ہوا۔

یہان سب خیریت سے ہین۔ اللہ کا فضل ہے کہ مالک خوش و راضی ہے۔

بلٹن عثمانیہ کے لئے کپتان صاحب کو لکھدیا وہ اجرا کردینگے۔

ایک قطعہ تاریخ آپکے فرزند کی شادی کا درج ذیل ہے۔ خدا مبارک کرے

قطعہ

سر پہ سہرہ باندہ کر سسرال کو دیکھکر سارے براتی بول اُٹھے	شاد	جب گیا دولہا بفضلِ ذوالجلال پائی دولہا نے عروسِ خوش جمال ۱۶ ۱۳

شاد عفی عنہ

۱۴۸

مہربان من نواب عماد الملک بہادر

مین آپکے فرزند سید زین العابدین کی شادی خانہ آبادی کی مبارکباد

دیتا ہون ـ بخوشی تمام شریک دعوت ہوتا لیکن مجھے ایک ضروری کام ہے ـ اسلئے
شرکت بزم طوی سے معذور ہون فقط

شاد عفی عنہ

١٤٩

نواب صاحب مشفق ومہربان میر مصطفیٰ علی خان بہادر

میر سکندر علی صاحب کے لئے مین نے **نواب افتخار الملک بہادر** سے سفارش کی ہے آپ بھی اُنکے لئے سعی فرماین ـ نہ صرف اُنکی امید پوری ہو گی بلکہ مخلص بھی آپکا مشکور رہوگا ؎

	برآوردن کار امیدوار	سعدیا	به از قید بندی شکستن ہزار	

شاد عفی عنہ

١٥٠

عزت آثار وشاعر شیرین گفتار محمد واصل صاحب واصل

آج آپنے چند آم بنارس کے جو بنام (لنگڑا آم) مشہور ہے تحفۃً پیش کئے تھے مین نے دل سے آپکے اس تحفہ عقیدت آمیز کو جو شیر وشکر سے زیادہ شیرین ہے منظور کیا ـ یہ نغز ترین میوہ ہندوستان ہے نام تو (لنگڑا آم) مشہور ہے مگر ماشاء اللہ وہ تو خاصہ بھلا چنگا آم ہے ـ بعضے وجہ تسمیہ یہ کہتے ہین کہ **تیمور لنگ** کو بہت پسند تھا ـ اور **قزل ارسلان** نادیدہ اسکے مشتاق تھے ـ مگر آپنے جو بیان کیا وہ صحیح ہے اِسمین شک نہین کہ ہندوستان مین غالباً یہ اپنی نظیر نہ رکھتا ہوگا **آم** کیا ہے گویا قند و نبات ہے ـ اِس اعتدال کی شیرینی اکثر آمون مین کم ہوتی ہے

ذائقہ خوشگوار - کہاتے کہاتے جی بہرتا ہی نہین - اگرچہ پہلے بھی شاید ایک دو بار اسی نام سے میرے احباب نے چند دانے تحفۃً بہیجے تھے مگر ایسے نہ تھے - یہ صرف آپکی چاشنی عقیدت کا قوام ہے - باذائقہ اور خوشگوار - دوسرون سے سبقت لے گیا آپنے میرا منہ میٹہا کیا - خدا آپکو شیرین کام رکہے ؎

	آم کا تحفہ تحفۂ مرغوب رکہے اللہ شاد و شیرین کام	شاد	پیشکش آپکا مجھے پہونچا یہی دیتا ہی شاد دل سے دعا	

شاد عفی عنہ

۱۵۱

میجر گاف صاحب معتمد افواج

بجواب آپکی چٹھی کے لکہا جاتا ہے کہ میرا مزاج شب سے ناچاق ہے لہذا شاید اج سہ پہر مین بھی فرصت نہوگی - اور کل کا روز الوال جانیکا ہی اگر آپ اُن کاغذات کو ملفوف کرکے میرے پاس بہیجدینگے تو مین دیکہکر واپس کردونگا اگر انکے متعلق کوئی خاص کیفیت ہی تو علیحدہ لکہکر بہیجدیجئے - کہ انپر غور کردون فقط

شاد عفی عنہ

۱۵۲

مہر سپہر اتحاد نواب معتضد جنگ بہادر دائما درخشان باد - اسوقت صبح کے سات بجے ہین - ماہ شوال کی ۲۷ - تاریخ ہے آپکی مکاتبہ ہم اماہ ج ۱۳۰۹ع کا جواب لکہنا شروع کیا ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپکے دو خط ماقبل کے پہونچے جسمین ہمارے دوست کا خط ملفوف تہا - مین نے

سو کام چھوڑ کر بواپسی ڈاک خط کا جواب لکھکر **پوسٹ آفس** مین رجسٹری کرادی۔

اور وہ (میل) مین روانہ باشد۔

اللہ آپکو خوش رکھے۔ مجھے میری خوش خبریان ضرور سناؤگے۔ کانون کو سرور

حاصل ہوگا۔ مگر پہلے اپنی آنکھونکا تو حال لکھئے کہ کیسی ہین۔ خدا نور دے۔

رخصت کی منظوری ہونے مین کوئی امر اسوقت تک مانع نہین ہوا۔ مجھے اسکا پورا

خیال ہے۔ بہر حال آپکی رخصت منظور ہوگی۔ گو ابھی وہان سے مثل واپس نہین ہوئی

مگر تابکے۔

کیا اس تحریر سے رنجیدہ ہوگئے۔ کیا اس فقرہ کو پڑھ کر دلگیر ہوے جاتے ہین۔

ذرا میری صورت تو دیکھئے۔ اہو ہو ہو ع۔

	وہ لبِ پہ آئی ہنسی دیکھو مسکراتے ہو	

ہان صاحب۔ اے لو ہم تو بھول ہی گئے تھے۔ یہ حقہ اور چلم حاضر ہے

لکھنو کا ذرا **تنباکو** تو دیکھئے۔ ایک دم لگائیں۔ ہاے ہمنے لکھنو نہین دیکھا۔ بس

اتنا ہی سنا کئے ہ

	خدا آباد رکھے لکھنو کو پھر غنیمت ہے نظر کوئی نہ کوئی اچھی صورت آہی جاتی ہے	

ہمارے دوست اور اُنکے لڑکے کیسے ہین۔ ضرور لکھئے۔ کئی روز

سیروسیاحت مین گذرینگے باقی اللہ اللہ خیرصلاح فقط
کاتب جواب کا طالب شاد عفی عنہٗ

۱۵۳ مہربان محمد ہدایت علی صاحب

دو قرص تنباکو کے پہونچے۔ فی الفور چلم بھروائی۔ دو ایک کش لئے۔ لکھنو کے تنباکو کا مزا آگیا۔ جی تو چاہا کہ حلوائے بے دودہ کی طرح ڈکار جاؤن۔ مگر تنبا کو برائے کشیدن ست۔ نہ برائے خوردن۔ سیاہ ایسا کہ مہوشانِ برق دم کے خال مشکین سے تشبیہہ دون تو می زیبد۔ بوے خوش نافہ تتار کو شرماتی ہے دہوان کاکل معشوقان نوشاد کے گھونگر کو بڑہا دیتا ہے یہ تحفہ آپکے حسن عقیدت پر دال ہے ؎

اس عقیدت کا دم مین بھرتا ہون	شکر یہ ارمغان کا کرتا ہون

شاد عفی عنہ

۱۵۴ مہربان محمد ہدایت علی صاحب

بھولا نا تمہین ہو اب مبارک
بحق سورۂ یسین تبارک

ابھی ابھی آپکا دعوتی رقعہ پہونچا۔ دل شاد ہوا۔ جم جم یہ شادی مبارک۔ سال آئندہ خدا کرے کہ پوتے کو گود ون کہلاؤ۔
انشاء اللہ تعالی آج نو بجے شب کے ضرور جلسۂ مسرت بخش مین شریک ہونگا۔

فی البدیہہ ایک مادۂ تاریخ بہیجتا ہون - وادسخن دیجیئے - اور تاریخ لیجیئے - ایام شادمانی بکام باد بالنون والصاد -

تاریخ

جبکہ محمود علی دولہا بنے نکلی برات	شاد	اور ملی اک نوعروسِ مہ جبین ماہِ کمال
دی مبارکباد زہرہ نے بصد ناز و طرب		ہو مبارک تمکو نوشہ یہ عروس خوش جمال
		۱۳۱۶ھ

شاد عفی عنہ

۱۵۵

مہربان محمد ہدایت علی صاحب

ایک ڈبا خوشبودار تنباکو کا پہونچا - دوبارہ کیون آپنے زحمت اُٹھائی اسقدر آپنے تنباکو پلایا کہ تنباکو فروش مالامال ہوگیا - وہ بیچتے بیچتے تھک گیا مگر آپنے خریدنے مین قصر نہ کیا - مجسے اب اسکا کیا بدلا ہو بجز اسکے کہ مزے مزے سے دم اُڑاؤن - اور آپکی عقیدت کا دم بہرون ٥

خوش ہوا آپکی عقیدت سے		رکہے اللہ شاد فرحت سے	

شاد عفی عنہ

۱۵۶

علم میدان شجاعت کپتان لوس فنگلاس صاحب سلامت

آپکا دعوتی رقعہ پہونچا - مسرور ہوا - ضرور ہولی کی دعوت مین شریک ہونگا - اور آپسے رنگ خلوص و عقیدت کا پہاگ مناؤنگا ٥

ہمیشہ ہولیان ہو وین دکن مین		منائین رنگ ٹیسو کے چمن مین

رہو پہولے پہلے تم با دلِ شاد		مناؤ رنگ رلیان خانہ آباد

شاد عفی عنہ

۱۵۷

خیرخواہ ماہ کپتان لوس فنگلاس صاحب

آپکا عریضہ مورخہ امروزہ دربارہ سید حسن لفٹنٹ پہونچا۔ مین بہت افسوس کرتا ہون کہ یہ اطلاع بعد از وقت ہوئی۔ مین نے اس مقدمہ کی مثل بتاریخ ۸ ذیقعدہ سنہ الیہ بعد ثبت دستخط دفتر روانہ کردی ہے۔ پس ایسے ابواب مین آئندہ سے اگر قبل از وقت اطلاع ہوا کرے تو مناسب ہی۔ اسوقت کوئی تجویز نہین ہوسکتی مجبوری ہے۔

شاد عفی عنہ

۱۵۸

مرزا غلام مصطفٰے بیگ صاحب ناظم نظم

ایک گمنام خط آپکے پاس بہیجتا ہون۔ بغور معاینہ کیا جائے کہ مددگار ماتحت کے ظلم کا خاکہ کیسا اُڑایا گیا۔ یہ ایک ہی نہین اسکے قبل بھی میرے پاس ایسی شکایتین بسبیل ڈاک آئین۔ جنکا ذکر بالمشافہ بھی کیا گیا تہا اور بارہا تاکید کی گئی تھی کہ اپنے ماتحتین کے رویہ سے غافل نرہین۔

اسمین کچھ شک نہین کہ آپ بہت بیدار مغز ہین۔ وفادار اطاعت گذار سرکار عالی اور نمک حلال تنخواہ دار دولتِ آصفی مین آپکا شمار کیا جاتا ہے۔ اور ایسے ناخدا ترسونکی دلی حالت سے واقف ہونا نہ آپکے امکان مین ہی نہ میرے

مگر ہان بظاہر نگرانی ہر ایک افسر کا کام ہے۔ خواہ وہ ادنی ہو خواہ اعلےٰ۔ تکاسل کو روا رکھنا نہ چاہیئے۔ زیادہ صراحت کی ضرورت نہین۔ خود آپ کو معلوم ہو جائیگا ع

حاجت مشاطہ نیست روے دلارام را

ظاہر ہے اگرچہ قانوناً گمنام عرضیون کا چاک کرنا واجب کیا فرض سمجھا گیا ہے مگر یہ خیال کرنا چاہیئے کہ ع

تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا

یہ غیر ممکن ہے کہ جبتک کوئی ستایا نہ جائے وہ تمامی کا مرتکب ہو۔ مجھے اسکے مان لینے مین بھی تامل نہوگا۔ کہ حاکم اور کارگذار کے دوست کم۔ دشمن زائد ہوتے ہین۔ مگر اسکے ساتھ ہی یہ بھی ہے۔ کہ جسقدر حاکم صاحب انصاف اور رحم دل۔ دادگستر۔ ہوگا مخالف کی زبان اسکی مذمت اور عیب جوئی سے بہت کم گویا ہوگی۔

الغرض اب انتہا سے زیادہ انکی خودغرضیان اور گستاخیان اور جہان مختلف الوان مین اپنا رنگ دکہا رہی ہین۔ ایسے وقت مین سکوت کرنا۔ غریبون کے حق مین کانٹے بونا ہے۔ خداوند نعمت پیرومرشد بندگان حضرت خلداللہ ملکہ نے مجکو اس خدمت وزارت فوج سے جو سرفراز فرمایا ہے۔ اگر مین اس خدمت کو وفاداری اور ایمانداری اور رعایا کی ہمدردی کے ساتھ بجانہ لاؤن تو گویا

ہین نے اپنے ہی ہاتھون خدانخواستہ انصاف کا خون کیا۔ یا یون کہیے کہ اس عطائے عزت شاہی کی قدر نہ کی۔ نَعُوذُ بِاللہ۔ حاکم مجازی کے نزدیک معتوب اور حاکم حقیقی کی بارگاہ ہین گنہگار ٹہرا میرا منصب یہی ہے کہ مین جس خدمت پر مامور ہون اسکو حتی الامکان بحسن وفاداری سرانجام دون۔ اور عدل وانصاف کو ہاتھ سے نہ چھوڑون۔ اور جو ناخدا ترس ظالم ہین انکے پنجے سے غربا کو بچادون۔ اور انکی داد کو پھونچون ورنہ۔ ؎

سعدی	نکوئی با بدان کردن چنانست کہ بد کردن بجائے نیک مردان	

کا مصداق ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ بہت جلد اس معاملہ کو بلاکسی رعایت کے جس طرح سے ممکن ہو دریافت کرکے غریبون کی داد کو پھونچینگے۔ اور اسکے نتیجہ سے مجھے اطلاع دینگے۔ فقط وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ فقط

شاد عفی عنہ

۱۵۹

شجاعت پناہ نواب برق جنگ بہادر

آپکی عرضی مع تبرک نیاز شریف حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالے عنہ۔ معرض وصول مین آئی۔ اور تبرک مرسلہ منظور ومقبول ہوا فقط

شاد عفی عنہ

۱۶۰

شجاعت پناہ نواب برق جنگ بہادر

آپکا معروضہ مع ایک کشتی انناس کی پہونچا مشکور ہوا ٭

خوش ہوا آپکی عقیدت سے		رکھے اللہ شاد فرحت سے	

شاد عفی عنہٗ

۱۶۱

علم میدان شجاعت محمد عبد الرزاق صاحب سلامت

ایک ڈالی ثمر تر یعنے کھجور کی پہونچی یہ میوہ خاص عرب کا ہے اسکی توصیف محال ہے۔ یہ میوہ مرغوب اور مطبوع عرب ہی نہین بلکہ کل بلاد کے لوگ اسکے شیدا ہین میوہ کیا ہے جان شیرین ہے۔ کیون نہو یہ ثمر مقبول رسول مجتبیٰ احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی۔ روحی فدا۔ برین نام پاک ٭

	زبان پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لئے	

ہر شخص اسکا شایق و مشتری ہے۔ نخلبندان گلشن نشاط مین اسکا علم سرافراز۔ مذاق شیرین لبان زیر بار منت شیرین ثمری ہے۔ واہ کیا شان دلبری ہے۔ یوسف مصری بھی اسکے ذائقہ حلاوت سے شیرین کام تھے۔

آپنے میرا منہ میٹھا کیا۔ خداوند عالم آپکا منہ قند و نبات اور دامن امید درم و درود نیاز سے بھر دے ٭

ارمغان سے ہوگیا دل شاد شاد	شاد	ہو تمہارا بارور نخل مراد	

شاد عفی عنہٗ

۱۶۲ مہربان مرزا عبداللہ بیگ صاحب

عین انتظار مین آپکے مُرسلہ دو شیشے سرکہ کے پہونچے مشکور ہوا۔ دعا بھی کی۔ دسترخوان پر رکہا۔ اور مزے سے چکہا حُسن اتفاق اسی کو کہتے ہین کہ دل جو چاہے وہ فوراً ہاتہہ آے۔ خدا کرے کہ دل کی امیدین ایسے ہی بر آئین۔ گوہر مقصود کو پائین جم جم خوشیان منائین وھُوَ المطلُوب

مرسلہ سرکہ تمہارا مہربان	زیب دسترخوان جسدم ہو گیا
بہرا چٹکاری پہ چٹکارا تہا مین	ترشی کی تیزی کہٹائی کا مزا
جز و اعظم نورتن چٹنی کا ہے	ہضم کی قوت مین ہر شے سے سوا
ہاضمے کا نسخہ یا سرکہ ہے یہ	کہانا کہایا اور ادہر سب پچ گیا
دانت کہٹّے دشمنونکے ہون ترے	شاد کی دلسے دعا ہے میرزا

شاد عفی عنہ

---

۱۶۳ مہربان من راجہ بنسی لال

مین اسوقت لارڈ میکالی کی اسپیچین پڑہ رہا تہا۔ ان صاحب کو انگریزی نثر سے وہی نسبت ہے جو شیخ مبارک نہاد سعدی شیرازی علیہ الرحمہ کو فارسی زبان سے ہی۔

میر انیس صاحب مبرور کہتے ہین۔

رباعی

بلبل یہ زمانہ ایک گل کا نہ ہوا	محکوم ائمہ و رسل کا نہ ہوا
انسان کو عبث غرور یکتائی ہے	اللہ بہ اتفاق کل کا نہ ہوا

خیر یہ تو زندیقون اور منکرون اور مشرکون کی طرف خطاب ہے مگر اس بدیہی امر سے کوئی انکار نہین کرسکتا کہ شیخ سعدی کا کلام ایسا مقبول ہوا کہ کوئی فرد بشر اسکی اشرفیت اور افضلیت سے انکار نہین کرتا۔

ماحصل یہ کہ تمام دنیا معترف باللسان ہے کہ میکالی اور جان برائٹ کی سی انگریزی کسی نے نہین لکھی۔ اسوقت لارڈ موصوف کی وہ اسپیچ ہین بامعان نظر بالاستیعاب پڑھ رہا تہا جسمین اجوکیشن یعنے تعلیم کا ذکر ہے موتیون مین تولنے کے قابل ہے۔

انگلستان کے فرقہ لبرل کے ممبر اس بات کے ساعی بالخیر ہین کہ اہل ہند کو درجہ اعلیٰ کی تعلیم دینی چاہیئے۔ مگر فرقہ کنسرویٹیو کہلے بندون نہین دبی دانتون کہتے ہین کہ ہمپر فرض نہین ہے کہ ہم اہل ہند کے درجہ اعلیٰ کی تعلیم دینے مین خزانہ عامرہ کا زرخطیر صرف کرین۔ انکی رائے ہے کہ ہندوستان کو نوجوانون وغیرہ کی تعلیم کے لئے اپنے پاس سے روپیہ خرچ کرنا چاہیئے۔ گو سب مجھے لبرل فرقہ سے پورا اتفاق ہے۔ لیکن کنسرویٹیو کی رائے بھی قابل غور ہے کیا وجہ ہے کہ اہل ہندوستان اپنے ملک کے ہونہار نوجوانون کی تعلیم

درجہ اعلی کے لئے برٹش انڈین گورنمنٹ کی تقلید نہ کرے۔

ممالک مغربی وشمالی واودہ کے دو اولوالعزم متوسط درجہ کے ہمدرد بزرگواروں نے پرائیوٹ اولوالعزمی کی شمشیر آبدار کے جوہر دکھا دئے۔ یعنے سرسید احمد خان دربہا آن جہانی نے چندہ فراہم کرکے علیگڈہ محمڈن کالج کی بنیاد ڈالی۔ اور لکھنؤ کے منشی کالی پرشاد وکیل متوفی نے اپنا کل سرمایہ جو قریب لگہبگ دس لاکھ روپیہ کے تھا اپنے کائستہہ پاٹ شالا کے وقف کردیا۔ پرائیوٹ اولوالعزمی اسے کہتے ہین۔

خیر آمدم بر سر مطلب۔ لارڈ میکالی کی وہ اسپیچ پڑہ کر جسکا مین نے ذکر کیا۔ مجھے آپکا مدرسہ یاد آیا۔ جو آپنے اپنے ذاتی صرف سے قائم کیا ہے۔ مین خوب جانتا ہون کہ آپکو دنیا مین سب سے زیادہ شوق معلم ومتعلم تعلیم وتدریس سے ہے۔ جو واقعی قدر کے قابل ہے۔ مین نہایت خوش ہوتا ہون۔ آپکے دوست اور مداح پنڈت رتن ناتہہ صاحب سرشار لکھنوی حسب پہلے پہل یہان آے تھے تو اُنہون نے آپکے مدرسہ مین ایک اسپیچ دی تھی۔ اگر کوئی نقل اسکی آپکے ہان ہو تو ضرور بھیجئے۔

آجکل چند صاحب قوم کہتری آپس مین جھگڑ رہی ہین مقدمہ فیصل طلب یہ ہے کہ ایک صاحب اپنی اولاد کو تعلیم اور سیاحت کے لئے ولایت وغیرہ بھیجنا چاہتے ہین اور غلبہ اسطرف ہے کہ نہ بھیجا جائے۔ آپکی کیا راے ہے۔ مین تو بالاستقلال یہ کہتا ہون کہ ضرور بھیجنا چاہئے۔ ہمارا مذہب کیا تار زنار سے بھی بودا ہو گیا۔

کہ ولایت کے سفر کرتے ہی لا مذہب ہو جاینگے حیدر آباد کے بدنام کنندہ نکو نامی
بہت سے ایسے ہین کہ بدون ولایت گئے کے لا مذہب ہی نہین ہوے
بلکہ دو قدم اُنسے بڑھے ہوے ہین۔
الغرض جو کچہ آپکی راے ہو اُس سے نہ صرف مجھے اطلاع دیجئے بلکہ
پبلک کو معلوم کرائیے فقط
شاد عفی عنہ

۱۶۴

حقایق آگاہ سید لطف علی صاحب مودودی چشتی

دعانامہ متضمن شرکت فاتحہ شریف حضرت خواجگان ہند الولی غریب نواز قدس سرہ
بہ لبست و ششم ماہ حال بطلب این عقیدتمند وصول تفقد شمول ہوا۔ آج پانچ روز
ہوے کہ لڑکے کو بخار رہے۔ جسکے باعث شیرازہ خاطر پریشان ہی بمصداق
المعذور معذور کل کی شرکت فاتحہ شریف سے معاف فرمایا جاؤن فقط
شاد عفی عنہ

۱۶۵

حقایق آگاہ معارف دستگاہ سید بہا علی شاہ صاحب چشتی دام فیضکم

بعد اداے لوازم نیازمندی گذارش ہی کہ نامہ نامی وصحیفہ سامی ورود فرماکر
مضمون مندرجہ سے مطلع فرمایا۔ یہ نیازمند مع بال بچون کے تا دم تحریر بنیاز نامہ
مع الخیر و العافیت ہی اور ہمیشہ دعاے خیر کے لئے ملتجی۔ کثرت کار سرکاری کے باعث

بہت کم فرصت رہتی ہے اسلئے اتفاق تحریرات کا نہین ہوتا۔ مدام مژدہ صحت مزاج وہاج سے اگر ایسا فرمایا جاے تو موجب توجہ کا ہے۔ زیادہ توجہ دلی مبذول رہے فقط

شاہ عفی عنہٗ

۱۶۷

حقایق آگاہ سید محمدؐ بے نظیر شاہ صاحب قادری

آپکا دعانامہ پہونچا۔ میرے ارادات وعقیدتمندی کی نسبت آپ سنے جو کچھ لکھا ہے وہ سب آپکا حُسن ظن ہے۔ اور آپ ہی بزرگون کی دعا کا اثر ہے آپکے کارنامے جو خاص تصوف مین ہین اور جنہین آپنے منظوم کیا ہی وہ میری بیٹی کے مترجم **محمد علی احسن صاحب** کے ذریعہ سے میرے پاس پہونچے ہین اور ہمیشہ میرے پیش نظر ہین۔ اسمین شک نہین کہ آپنے دریا کو کوزہ مین بھرا ہے۔ آپکا کلام ہر طرح سے لایق تعریف ہے۔ ہر دم وہ کلام میرے پاس ہے اور ہر وقت میرے پیش نظر ہے تو پھر خاص اسکے سُنانے کے لئے آپکو زحمت گوارا کرنے کی ضرورت نہین۔ اور مین ہر وقت اس کلام کے دیکھنے سے جسقدر فائدہ اُٹھا سکتا ہون اندازۂ تحریر سے خارج ہی۔ اگرچہ بظاہر دور ہون مگر دل سے نزدیک ہون۔ آپکی ملاقات سے فیض یاب ہونیکی اگرچہ دلی خواہش ہے مگر آپ خوب جانتے ہین کہ کُلُّ اَمرٍ مَرھُونٌ بِاَوْقَاتِھَا۔ اور یہی باعث ہے کہ باوجود کشش طرفین ملاقات کی صورت غیر پیدا۔ ان دنون جشن ہای سالگرہ مبارک

کی وجہ سے روزانہ حاضرباشی کے باعث عدیم الفرصت ہون لہذا اگر معاف کیا جاؤن
تو بعید از لطف نہو گا فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۶۷

عنایت فرمائے بندہ شاہ حسین صاحب

آم کی ڈالی پہونچی۔ایک سو ایک تخم پیوندی پائے۔بے موسم نعمت غیر مترقبہ ہے
واقعی بمبئی کے پیوندی مشہور و معروف ہین۔اس پیوند اتحاد کا ہزار ہزار یعنے
الفاً الفاً شکریہ بجا لاتا ہون۔

جناب من واقعی کیا دل پسند اور مرغوب تحفہ عنایت فرمایا کہ ذوق چاشنی سے
شیرین کام ہوا۔اسکو دیکھنے سے میری روح کو تازگی ہوتی ہے۔جان مین جان آتی ہے
خدا کی قسم اسکی رنگت کے دیکھنے سے زعفران زار کشمیر آنکھون مین پھر جاتا ہے۔
اِسکی سبزی عین سبزی بہار ہے۔ہر رنگ مین مرغوب۔مگر آپکی اور ہماری یک رنگی
سب سے نرالی ہے۔خاص ہے۔عام نہین ہے۔ہر ایک دانہ کو کوزۂ آبحیات
کہنا مزیبد۔ریشہ کا نام نہین۔کہین کہین سُرخی۔شیرین دہنان و غنچہ لبان کشمیر اور
محبوبان فرنگ کے رخسار گلعذار کی خبر دیتی ہے۔

جناب من یہ وہ میوہ ہے کہ جنت مین بھی پائینگے میوۂ بہشتی اسکا نام رکھا گیا
لاریب۔یہ اشرف الاثمار ہے جسپر ہر شیخ و شاب نثار ہے۔بہت سے پختہ مغزون کو
دیکھا ہے کہ ایسے شوق سے کھاتے ہین کہ مغز اور پوست ڈکار جاتے ہین۔

بہرحال اسکی توصیف اور تعریف کرنے سے عاجز ہون۔ اللہ تعالی آپکے نخل مراد کو بارور پہلا پہولا سرسبز وشاداب رکھے۔ آپکے اس منت اور احسان نے میرے رگ وریشہ کو ممنون فرمایا فقط

آپکا دوست شاد عفی عنہ

۱۶۸

مولانا بالعلم والفضل اولانا غریب شاہ صاحب

دس خوشے انگور کے پہونچے۔ بندہ کا منہ میٹھا ہوا۔ اسکی شیرینی سے بوسہ بنت العنب کا مزا آتا تہا۔ اور دخت رز کا ذائقہ پاتا تہا۔ کیا عرض کردن یہ وہ میوہ ہے کہ گل وگلچین وصیاد وگل وبلبل سب باغ جہان مین اسکی تاک مین رہتے ہین۔ اور ایسے فریفتہ اور والہ وشیفتہ کہ مستی عشق مین مستانہ وار جہومتے ہوے پہرتے ہین۔ اسکے مارے ہوے کی کیفیت نہ پوچہئے۔ زاہد بھی اگر اسکی زیارت کرے تو مرید پیر مغان ہو جاوے۔ اور اسکے شربت کو شراباً طہورا سمجہکر ڈکار جاوے۔ اس میوہ مین نادر بات یہ ہی کہ جہان خشک ہوا مویز منقی بنگیا۔ طبیب اس نام کے عاشق جس نسخہ مین دیکہئے پانچ چار دانہ اسکے ضرور شریک کئے جاتے ہین مقوی اور خون آور۔ الغرض بہرحال مفید۔ امید ہے کہ جناب عالی کی توجہ مجہ نیازمند کے حال پر ایسی مبذول رہیگی جیسے خدا کی رحمت عاصی اور گنہگارون پر پیر مغان کی خمخانہ اور بدمستون پر رہتی ہے۔ فقط

شاد عفی عنہ

۶۹ یا مظہر العجائب مولانا مظہر الدین غریب شاہ صاحب کو

احقر العباد شاد کی جانب سے سلام پہونچے۔

آپکا مکتوب شبکو پہونچا۔ مین صبحکو سرور نگر گیا ہوا تہا۔ آجکل گرمی زورون پر ہے مولانا آپکا یہ ارشاد کہ **بابا کشن پرشاد** تیرے عادات اور تیرے اخلاق دیکھکر مجھے رشک ہوتا ہے کہ تو مسلمان کیون نہوا۔ واہ مولانا مسلمان ہونیکی ایک ہی کہی مین نہین سمجہا کہ مسلمانی کسکو کہتے ہین۔ اگر مسلمانی اسکو کہتے ہین اور اسیکا نام ہے کہ فقط ڈاڑہی بڑہادین اور **عبداللہ عبدالرحمن** نام رکہین۔ اور تعصب پرست ہون تو بندہ ایسی مسلمانی کو دور ہی سے سلام کرتا ہے۔

مسلمانی وہ ہے کہ خدا کی وحدت کا قائل ہو اور اسپر دل سے ثابت قدم رہے بندہ سچا موحد اور پکا صوفی ہے۔

آپکا ارشاد کہ جبتک رسالت کا قائل نہو مسلمان نہین ہوتا۔ بندہ نواز لفظ مسلمانی ملت کا نام ہے۔ موحد کے نزدیک ملت اور مذہب کی قید کیسی ؎

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ
چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

ہان اب کان دہر کر سنئے۔ جو موحد ہے وہ ضرور غیر متعصب ہے جو غیر متعصب ہے وہ رسالت کا ضرور قائل ہے۔

مولانا نام پاک **محمد** صلعم پر مین وجد کرتا ہون۔ اس نام پاک کا خردسالی سے

والہ وشیدا ہون۔

حضرت من۔ آپ ارشاد فرماتے ہین کہ زنّار گلے مین کیون ہے۔ اسکا جواب کیا دون۔ لے اب سُنئے ؎

شاد	مری تسبیح کے دو جزو ہین زنار اور دانے بظاہر شیخ کا ممنون ہون باطن مین برہمن کا	

صاحب من۔ مجھے تو یہ منظور نہین کہ اپنا ظاہری بنا وُجبا و مولوی یا مُلّا کی طرح رکھون۔ یا زنّار توڑ کر ختنہ کر لون۔ یا دستر خوان پر لوا لے اُڑاؤن۔ اگر کافری زنّار مین اور مسلمانی ختنہ مین اٹکی ہے تو مولانا ایسی کافری کو سلام ہے اور نہ ایسی مسلمانی کو ہم مانتے ہین۔ ہم تو کافر عشق ہین۔ محراب صنم ہمارا سجدہ گاہ ہے غوغاے کنشت۔ ندائے لبیک حرم ہے۔ اور پکّا پکّا صوفیا نہ میرا دھرم ہے ع۔

بامسلمان اللہ اللہ بابرہمن رام رام

مولانا۔ آپ اپنے موحد ہونے کا بہت کچھ دم بھرتے ہین۔ مگر میرے مسلمان ہونے کی فکر مین کیون مرتے ہین۔ اپنے کو پکّا صوفی بھی جتلاتے ہین۔ اور تسبیح و زنار کے پھیر مین پھنسے ہوے ہین۔

ہائے افسوس۔ کیون مولانا۔ آپ اس بات کو جائز رکھتے ہین کہ صوفی اور موحد کہلا کر کفر و اسلام کے جھگڑے مین مبتلا رہین۔ مولانا مجھے اپنا ایک شعر یاد آیا۔ وہو ہذا ؎

شاد

کفر و اسلام کے جھگڑے مین نہ پڑنا اسے **شاد**
بندے اللہ کے ہین گبر و مسلمان دونون ۔

بہر حال **مولانا** آپکو یہ تعصب لازم نہین ۔ اور نہ آپکے شایان ہے ۵

شاد

یہ کفر و دین کے ہین جھگڑے ساری تجھے ہے ای شاد انسے کیا کام
مٹا کے زنگِ دوئی کو دل سے خدا خدا کر خدا خدا کر

مولانا۔ آپ میرے کفر و اسلام کی فکر مین بالکل نہ پڑئیے ۔ جو وقت یاد حق مین گذرے اسکو غنیمت جانئیے ۔ خاصان خدا جانتے ہی نہین کہ اسلام کس محراب ابرو کا کعبہ مقصود ہے ۔ اور کفر کون سے صنم پرست دل کا بتخانہ ہے ۔ یہ بھی گھر خدا کا ۔ وہ بھی گھر خدا کا ہے ۔ ہر جگہہ اسیکا جلوہ ہے ۔ جو اسکا منکر ہے وہ موحد نہین ۔ اسی نے منصور کو سولی دی ۔ اگر مین زیادہ کہون تو شرعاً دُرّے لگانے کا حکم ہو سکتا ہے اور زاہدانِ ریا پرست و مُلایان متعصب بمصداق " این گریبان گرفت و آن دامن " میرا تعاقب کرینگے بہر کیف ۵

بہ فہم ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید
خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید

نقل مشہور ہے اور کسی کتاب مین مین نے دیکھا ہے کہ ایک صاحب نے **رابعہ بصری** سے دریافت کیا کہ بیوی شیطان مقبول خدا ہے یا مردود ۔ اُس بلقیس مرتبت نے فرمایا کہ جب وقت مجھے اسقدر فرصت ہوگی غور کرکے اسکا جواب

دونگی یہ سبحان اللہ وجد کرنے کے لایق بات ہے دل لوٹ جاتا ہے۔

خاصان خدا کو اپنے یار کے دیدار اور وصل صنم کے مزون سے اسقدر فرصت کہان کہ وہ ان جھگڑون مین اسیر بلا رہین۔ اگر آپکو بخشایش کی فکر ہوگی۔ تو میان جس نے پیدا کیا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ کون بخشایش کے لائق ہے۔

حتی المقدور ممنوعات سے اجتناب کرنا اور اسکی یاد مین مصروف رہنا۔ اور جستجو دل سے کرنا بس ہے۔ اللہ بس باقی ہوس فقط

شاد عفی عنہ

۱۷

مخدوم و مکرم معظم جناب غریب شاہ صاحب قبلہ

بعد سلام سنت الاسلام عرض کہ جناب کا عنایت نامہ پہونچا۔ بندہ مشکور ہوا۔ مکتوب سے ظاہر تہا کہ بندہ کا ایک خط بھی جناب کو نہین پہونچا۔ جاے حیرت اور اور موجب استعجاب ہے۔

جناب من - بندہ نے تو برابر نیاز نامجات **ڈاکخانہ** مین رجسٹر کرا کے مگر ڈاک گئے۔ ڈاکو ضرور ہو گئے ہین۔ ورنہ کوئی سبب نہین اور نہ ایسا سنا گیا کہ رجسٹر و خطوط بھی گم ہوجائین۔ خدا کرے کہ یہ نیاز نامہ جو بذریعہ گھنگرو بخوف درنگ وسارق روانہ کرتا ہون۔ برابر جناب کی خدمت مین پہونچکر مشرف ہو۔ اور گذشتہ وحال کی کیفیت سی مفصلاً آگہی کردے۔ بندہ زادے و بندہ زادیان سب خیریت سے ہین مدام دعاے خیر کا امیدوار ہون فقط

شاد عفی عنہ

مولانا غریب شاہ صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - آپکا خط آیا حال معلوم ہوا۔

غالب

جہانیان ز تو برگشتہ اند گر غالب
ترا چہ باک خدا ے کہ داشتی داری

جناب من - اگرچہ دنیا دار ہون - مگر متوکل ہون - لباس امیرانہ ہے مگر دل فقیرانہ - اگر کسیکو مجھ سے عداوت ہے تو ہوا کرے - عنوان مین جو شعر مین نے لکھا ہے وہ میرے اطمینان کے لئے کافی - اور میرا پورا بھروسا خدا پر ہے - اسمین شک نہین کہ

خاصانِ خدا خدا نباشند
لیکن ز خدا جدا نباشند

مگر جبتک مشیت ایزدی کسی امر کی مقتضی نہو اسکا ظہور عالم امکان مین محالات سے ہے فقرا خواہش الٰہی کے تابع ہین - اگر کسی حاجت کا روا ہونا - یا کسی مرض مہلک کا دفع ہونا قضاے معلق ہے - تو ضرور دوا اور دعا اور تدبیر کا اثر ہوتا ہے - اگر قضائے مبرم ہے تو پھر بندہ کی مجال بھی نہین کہ اسکے خلاف اپنی قوت ملکیہ کو صرف کرے - خیر ع -

آنچہ از دوست میرسد نیکوست

اگر کسی روز شاہ صاحب آپسے ملین اور کوئی بندہ کا ذکر چھڑ جاسے تو ضرور آپ اس خط کے مفہوم کا ذکر کیجیے - اور جو کچھ جواب وہ دین اس سے ایما فرمائی

بندہ چند روز کے لئے سرونگر جاتا ہے۔ والسلام فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۷۲

بندہ پرور غریب شاہ صاحب

کل جناب کا تفقد نامہ پہونچا۔ آج دو روز کے بعد مین پاسخ طراز ہون۔

دیوان میرا ابھی چھپا نہین۔ ابتدائے شوق مین جو کلام طبع ہوا تھا اُسکا نام **باغ شاد** ہے۔ اسوقت کوئی جلد اِسکی باقی نہین ہے۔ اب ارادہ ہے کہ جو کچھ کلام اِس عرصہ مین جمع ہوا ہے اُسکو طبع کراؤن۔ انشاء اللہ تعالیٰ بعد طبع روانہ خدمت کرون گا۔ فی الحال **مطلع خورشید** کی ایک جلد اور **روضۂ شریف** کی ایک جلد ارمغان پیش کرتا ہون۔ قبول ہو ع۔

	آرزو ہے کہ آرزو نہ رہے	

اِس مصرع پر مین نے غزل واقعی لکھی ہے حسب الارشاد غزل مذکور اپنے حافظ کی تحویل مین منسلک کردی ہے۔ یہ **جناب** کی عنایت کی دلیل ہے کہ میرے کلام کی نسبت اسقدر رطب اللسان ہین۔ ورنہ کجا مین۔ اور کجا میرا کلام بہرحال آپکے اُن عنایات آمیز الفاظ کا سپاس گذار ہون۔

شاہ ولی الدین صاحب قادری کی خدمت مین سلام و نیاز پہونچا دیجئے۔

جواب چندان ضروری نہین۔ لیکن کتابون کی رسید سے ضرور مسرور فرمائیے

زیادہ نیاز فقط
شاد عفی عنہ

معرفت دستگاہ شاہ کریم اللہ صاحب عاشق چشتی ۱۳۷۸

- آپکا دعانامہ مورخہ ۴ محرم سنہ روان مع ہفت عدد نقوش نقری منعقد حمائل وغیرہ مراتب وصول بہجت شمول ہوا - اور فوراً آپکے ارشاد کے بموجب جو بشارت الہام غیبی سے تھی - بفحوائے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فاللہ خیر حافظاً وہو ارحم الراحمین لکھکر برخوردار کے گلے مین ڈالدیا - مین آپکی اس دلی ہمدردی وتوجہ باطنی کا شکریہ ادا کرتا ہون - اور ہمیشہ کے لئے طالب دعا رخیر ہون - انشاء اللہ تعالیٰ اب جو عرس ہوگا اسمین شریک ہوکر ملاقات سے مستفید ہونگا مراسلہ مشمولہ واپس ہے فقط
شاد عفی عنہ

حقایق آگاہ سید غیاث الدین صاحب چشتی اجمیری ۱۳۷۸

دعانامہ متضمن شرکت فاتحہ شریف حضرت خواجہ خواجگان ہندالولی غریب نواز قدس سرہٗ ششم ماہ روان بطلب این عقیدتمند وصول تفقد شمول ہوا اگرچہ آج کی مجکو دعوت تھی مگر پرسون سے دردپشت کے باعث سے مجبور رہون - لہذا بمصداق المعذور مجبور آجکی عدم شرکت فاتحہ شریف سے معاف فرمایا جاؤن فقط
شاد عفی عنہ

۱۷۵

گیان اکاش کے سورج سوامی سوم پرکاش انند جی

مہاراج کو غریب **کشن پرشاد** کا پرنام پہونچے - آپکا پتر پہونچا - اسکے دیکھنے سے من کو آنند ہوئی - آپکا واکھ سب ست ہے - ایک ایک اچھر آپکے پتر کا اوپدیس اور جوگ مارگ کا درشٹانٹ ہے - سچ ہے کہ مانس مایا کے جال مین ایسا پھنسا ہے اور رجوگن تموگن کا اُسکے نیتر پر پردہ پڑا ہے کہ اسکو مایا کے سوائے کچھ دکھائی نہین دیتا - یہی کارن ہے کہ شاستر مین لکھتا ہے - راج سے نرک - جو آتما آپ جیسے پرم بھگت کے درشن کرکے سنت سماگم کرے اُسکا من سُدہ ہو جاتا ہے - اور ستوگن اسمین آپ سے پرویس کرتا ہے - اور جب ستوگن کا اسمین نواس ہوگیا تب پرماتما کا پرکاش دیکھہ پڑتا ہے جب وہ پرکاش اد لوکن مین آگیا تب وہ منش آتما کا پہچاننے والا ہو گیا اور جس نے آتما کو پہچان گیا سیدھانت جوگ کا سارانس پراپت ہوگیا - آپ جیسے مہاتما کی نتر ورشٹی ہو جاسے تو کوئی اچرج نہین کہ میرا من استھر ہو اور سُکھہ دُکھہ سم ہو کر گیان پد وکو پراپت ہو جاؤن جس سے میری مکتی ہو جاسے ست سنگ بڑے اوتم وستو ہے مجھے بالاوستھا سے ست سنگ کا من سے شوق ہے -

محبوب پرشاد کے واسطے آپنے جو اپنے من سے اسیس دیا ہے مجھے بہت خوشی ہوئی - کوئی سمے ایسا آئے کہ مجھے حضور سے آگیا مل جائے تو آپکی سیوک محبوب پرشاد کو اپنے ساتھہ لاکر آپکے چرنون کا درشن کراؤن -

یا اگر آپ کسی سمے حیدر آباد مین براجمان ہون تو ہم سب کے وہین بھاگ ہونگے۔ آپکے درشن سے اوتم پھل پاوینگے۔ اور منو کامنا پوری ہو جائیگی۔

مین آپکی سیوک محبوب پرشاد کی ایک تصویر بک پوسٹ کرکے بھیجتا ہون اسکو آپ اپنے چرنون کے پاس رکھین۔ من سے دور ہونے دین جو پرشاد آپ دیا کرکے بھیجین گے وہ تعویذ بنا کر آپکے سیوک محبوب پرشاد کے گلے مین ڈالدیا جائیگا۔ کبھی کبھی اپنے کھیم کسل سے مجہ غریب کے من کو آنند کرتے رہیئے فقط

مہاتماؤن کا داس شاد عفی عنہ

۱۷۶ گیان اکاش کے سورج سوامی سوم پرکاش آنند جی

آپکے دوتا عنایت نامہ وصول ہوے۔ بربناے ارشاد سابق پھول سونی کے تعویذ مین رکھکر برخوردار راجہ محبوب پرشاد طالعمرہٗ کے گلے مین ڈالدئے۔ اور بذریعہ خط تار اپرشاد صاحب کو اطلاع دی تھی۔ یقین ہے کہ وہ حقیقت حال عرض کر چکے ہونگے۔

بحمد اللہ یہان ہر طرح سے خیریت ہے۔ اور آپکی خیریت و صحت کا خواہان ہون۔ برخوردار راجہ محبوب پرشاد طالعمرہٗ اور اُنکی ہمشیرہ کی طرف سے بندگی اور قدمبوسی مقبول ہو۔

چند روز سے میرا مزاج بخار سے علیل تھا۔ اب بھگوان کے کرپا سے خیریت سے ہون فقط

شاد عفی عنہ

دیباچہ شریعت سرمایۂ معرفت کیمیائے حکمت مولانا مولوی سید یعقوب علی صاحب دام لطفہ

السلام علیکم - اسوقت مین اپنے اجلاس پر تن تنہا بیٹھا ہوا ہون مطالعہ کتب تصوف و تواریخ سیر اشغل ہے - مولانا حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ جو تصوف کے دریا کا ایک لہر ہے اسکی موج مین ہون - اسکی سیر سے سیر نہین ہوتا اثنائے مطالعہ مین ایک شعر پر نظر پڑی ؎

رحمتش را تشنہ دیدم بر گناہ
عرصۂ عصیان گرفتم زان سبب

سبحان اللہ - بارک اللہ - کیا مذاق ہے - واقعی وجد کرنے کا شعر ہے - گناہگارونکو اچھی دستاویز ہاتہ آئی - مگر حال یہ ہے ؎

قدسی	قدسی نہ دانم چون شود سودائے بازار جزا او نقد آمرزش بکف من جنس عصیان در بغل

الغرض یہ مصرع ع -

عرصۂ عصیان گرفتم زان سبب

خدا جانے کس لہر مین موزون ہوا ہو گا - کہ جسکے پڑہنے سے چوٹ کھائے ہوے دلون کے زخم از سرِ نو ہرے ہوتے ہین - کیفت بادۂ سرجوش وحدت سے انگور پہٹ جاتے ہین -

درحقیقت ایسا دلچسپ شعر ہے کہ بس دل لوٹ پوٹ ہو جاتا ہی کیسی وقت

اسکی تفسیر آپکی زبان سے سُننا چاہیئے۔

آپکی ملاقات سے وہ لطف حاصل ہوتا ہے کہ دل ہی جانتا ہے۔ آپکی صحبت جام جہان نما۔ آپ کے تجربات سے سفر در وطن کا حال انکشاف ہوتا ہے۔ آپکے ارشادات سے خلوت در انجمن کا مزا ملتا ہی۔

بیشک آپکی ملاقات کیمیاے سعادت ہے۔ میاحقانی رشک قاآنی بقول آپکے باتون کے جن نہین ہین۔ یہ شخص بھی طرفہ معجون ہے۔ ایسا ہنس مکھہ اور ظرافت اور محبت کا پتلا مین نے کم دیکھا ہے نقلِ محفل کہنا سزاوار ہی۔

مجھے یقین ہے کہ الحمد للہ والمنہ جناب بخیرت ہون گے شکر خدا مین آپکی دعا کی بدولت مع عیال واطفال اچھا ہون۔ مگر چار عناصر مین کچھ چشمک ہو گئی ہے اور وہ راز سربستہ ہے جسکے چارہ گر آپ ہین بس دعا یہ ہی ؎

	مے دو آتشہ اگر پی لون راس آئے خدا کرے مجکو	

آپ کے قدوم کا انتظار ہے۔ دیکھیئے پھر کب صحبت گرم ہو۔ اور حکمت ولیاقت ومعرفت کے جام بھر بھر کر گردش مین آئین اور مین یہ کہتا جاؤن ؎

	دور چلے دور چلے ساقیا اور چلے اور چلے ساقیا	

اور زاہدان خشک بھی بادۂ توحید سے تر دامن ہو جائین فقط

طالب حق مرد آزاد شاد عفی عنہ

۱۷۸

بہار گلشن علم و فضل مولانا مولوی سید نور الضیاء الدین صاحب ضیا

السلام علیکم۔ ہولی کا رنگ جو قطعہ کی پچکاری مین بھر کر آپنے لطف فرمایا اس سے دل شاد ہو گیا سبحان اللہ۔ اس رنگینی طبع کے قربان جائیے۔ کیا پھبتا ہوا مقبول۔ پسند آمیز رنگ ہی بقول کسی کے کھیل کا کھیل بچہ نفع مین ع۔

	چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار	

صنعت توشیح سے قطعہ مین موسم بہار کے چارون فصلون کا لطف حاصل ہوتا ہے اور قدرتی خوشنما رنگ اسپنے لب لعلین کی سرخی دکھا کر شاد کو سرخروئی دارین کا مژدہ دے رہا ہے۔ اور حاسدین کی تمناؤن کا خون کر رہا ہی۔ ماشاء اللہ۔ ھو

قطعہ

قطعہ جو لکھا آپ نے مولا سے من		ہولی نہین یہ پند کا ہے اک گلشن
ہر شعر کا ہے رنگ نرالا اسکے		دائم رہے شاد سرخ یہ رنگ سخن

چار قطعات بخط نستعلیق جو اس راقم کی کج مج خطاطی کی مشق ہے بطور ارمغان روانہ خدمت ہین۔ اگرچہ یہ قطعات کل ہی روانہ کرنے کا قصد تھا مگر غزل کے ساتھ چونکہ وہ شرط پوری نہو سکی۔ اسلئے آج بھیجتا ہون محبت دلی روز افزون باد فقط

شاد عفی عنہ

١٧٩

مولوی سید نور الضیاء الدین صاحب ضیا

قطعہ

آپکا تحفۂ مرغوب	یہ وہ تحفہ ہے تحفۂ انگور
ذائقہ جسکا رشک قند و نبات	عرق مین جسکے گونہ ایک سرور
تاک مین اسکی رہتے ہین عشاق	عشق مین اسکے سب ہین مخمور
آپکے لطف و مہربانی کا	شاد و ممنون اور ہے مشکور

شاد عفی عنہ

١٨٠

دیباچۂ گلستان علم و فضل مولوی سید نور الضیاء الدین صاحب ضیا دام کرمہ

جسوقت آپکا نامۂ شفقت نسیم سحری کی طرح پہونچا۔ اُسوقت مین اپنے بستر پر پژمردہ خاطر پڑا تہا۔ اسلئے اداے جواب سے قاصر رہا۔ اسمین شک نہین کہ دو چار روز قبل میرا مزاج امتزاج فصلین کے باعث سے علیل ہوگیا تہا وہی علالت ابتک باقی ہے پرسون بخار زائد رہا اعضا شکنی اس شدت سے تھی کہ بند بند جدا معلوم ہوتا تہا درد گلو مزید بران گویا نزلہ کی منت کا طوق تہا معاذ اللہ دو بجے شب تک کروٹین بدلتا رہا۔ مگر آنکھ تک نہ جہپکی کل کی شب کو شب ہجران کا مزا دکہائی دیا۔ مگر فرق اتنا ہی تہا کہ جو اس درد مین مزا ہوتا ہے اسمین نہ تہا۔ سوز جگر مین وہ طپش نہ تھی۔ آنکھون کو کسی کے خیر مقدم کا انتظار نہ تہا۔ دل کسیکی محبت مین بیقرار نہ تہا۔ بلکہ اُسکے خلاف درد۔ درمان طلب سوز جگر راحت طلب چشم خواب طلب۔

دل آرام طلب۔ جبکہ نوبت باینجا رسید مجبوراً۔ مارفیہ انجکشن کرایا۔ اُسکی بدولت
تین بجے نیند آئی سو رہا۔ مگر وہ درد ابتک باقی ہے سر نہین اُٹھانے دیتا۔
عجز و فروتنی کی ہدایت کرتا ہے۔ یقین ہے کہ کل اگر خدا کو منظور ہے تو انشاء اللہ تعالےٰ
افاقہ ہو جائیگا۔

مطلع و حُسن مطلع دونون لاجواب ہین خصوص مطلع ؎

ضیا	در مسرت یار و عاشق مبتلا سے صد غم است اختلاط باہمی با آنہم است و اینہم است	

سبحان اللہ کیا کہنا سچ تو یہ ہے کہ جو آپ بیتی ہوتی ہے وہ دلپر اثر کرتی ہے۔
دوسرے شعر کی تعریف غالباً لف و نشر غیر مرتب ہوگی۔ کیا خوب فرمایا ؎

ضیا	میخورا اینک در خزان دیگر بہنگام بہار اختلافِ امزجہ از اختلاف موسم است	

ماشاء اللہ پہلے مصرع کی تقسیم کیا خوب ہوئی ہے۔ اور اُس تقسیم کے لئے اختلاف
امزجہ اور موسم کی رعایت بہت ہی درست۔ یان بھی اختلاف فصلین کی وجہ سے
مزاج ناچاق ہے۔ چشم بد دور کیا کہنا۔ آپکی طبیعت رسا طبیعت ہے۔ بلا مبالغہ
مگر ایک بات پر ہنسی آتی ہے کہ ان دونون شعرون کو آپ نے بنظر اصلاح روانہ فرمایا
کیا خوب ہین اور آپکے کلام پر اصلاح۔ اسیکو اُلٹی گنگا کا بہنا کہتے ہین۔
قلم تھک گیا تحریر مین طوالت ہوگئی۔ معاف فرمائیے۔ اب اسوقت ناتوانی سے

عرق آرہا ہے۔ اسلیئے اس دعا پر اس خط کو مختصر اور ختم کرتا ہون کہ خداوند عالم جل شانہٗ آپکو چشم زخم حسود سے محفوظ رکھے۔ اور **شاد** کے ساتھ آپکی محبت قلبی روز افزون رہے

وٗ اعلیحضرت پیر و مرشد ظل سبحانی کی بارگاہ مین ہر سال تحائف گل موتیا پیش کیا کرتا ہون۔ ابکی بسبب چند در چند دیر سے پیش کرتا ہوا اسلیئے آج پیش کر دیا۔ اسکے ساتھ ایک قطعہ جو فی البدیہ موزون ہوا۔ لکھکر گذران دیا نقل درج ذیل ہے

وہوہذا

اللہ رکھے باغ دکن کو سر سبز		ہو اوج پہ جاودان حکومت کی بہار
پامال کرے گلشن اعدا کو خزان		پہولا پہلا شاہا رہے تیرا گلزار

یہ البتہ بنظر اصلاح روانہ کرتا ہون۔ اللہ بس باقی ہوس فقط

داد طلب شاعرن کا ہمتا **شاد عفی عنہ**

۱۸۱

جوہر خنجر حذاقت مولوی سید نور الضیاء الدین صاحب سلامت

نامۂ عنبرین شمامہ جسکا ہر حرف زبان اردو مین مثل **انشا** رطاہر وحید ہے تکمۂ گریبان وصول ہوا۔ اللہ ری جادو بیانی کدہر **اورنگ آباد** کہان **حیدرآباد**۔ مرغ دل کوان جادو بہرے انچہرون کے دام مین پہنسا لیا۔

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

کلمات رشیقہ آپکے راسخ الاتحادی کی دلیل بین ہین۔ شکوہ سنجی کے صحیح ہونے سے انکار نہین۔ معترف ہونے مین ذرا عار نہین۔ بیشک خط کے نہ لکھنے مین بہول تو

ضرور ہوئی مگر اسکو اغماض نہ خیال کیجئے۔ بلکہ موجودہ حالات اور محبون کے عنایات جو مجھے پریشان کر رہی تھی اُسیکی وجہ تھی کہ آپکے اس شعر کا مصداق بنا ؎

ضیا	کراست فرصت وارستن از قیو دامل کہ آشنا ز کرم حال آشنا پرسد	

مگر اسکا فیصلہ دل سے کیجئے۔ اب تو آپنے بیسوین تاریخ کو آنے کا وعدہ کیا ہی ہے۔ ہان یہ کہنا بھول گیا کہ جن پریشانیون نے خط لکھنے سے غافل یا مجبور کیا تھا وہ بفضلہ تعالیٰ شانہٗ دو ربھی ہو گئین۔ مگر کچھ کسر باقی ہے۔ عند الملاقات سب کہونگا۔ واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم جامۂ غزل بے بدل ذی زبان فارسی خامۂ دُرریز و گوہر خیز سے صفحہ قرطاس پر اپنا انوکھا رنگ جمایا بشکل عروس نو رسا دگی وصفائی شوخی اور دلربائی اور بندش اور بلند پروازی سے آراستہ ہو کر آیا۔ بارک اللہ ؎

حافظ	غزل گفتی و دُرسفتی بیا و خوش بخوان حافظ کہ بر نظمِ تو افشاند فلک عقدِ ثریا را	

کے مفہوم کا مصداق ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ زہرہ کے ہان عطارد پیدا ہوا روح خواجہ حضرت شیخ مبارک نہاد کہ دونون خدائے فن تغزل تھے ضرور وجد مین ہو گی ع۔

	عجم زندہ کردی بدین پارس	

یون تو آپکے شعرونکی تعریف مجھ جیسے کم مایہ قلیل البضاعت کے لئے وہی بات ہوگی ع۔

صائب	تحسین ناشناس وسکوت سخن شناس	

مگر اپنی سمجھ کے موافق جس کلام کو مین عدیم السہیم سمجھتا ہون اسکے سبب بدل ہونے مین کلام نہین سبحان اللہ ؎

ہمین بس است ز الطاف خسروانہ ضیا
کہ نام ما ز گدایان بینوا پرسد ؎

یہ مقطع غزل ہے یا مطلع نور یا بلاتشبیہہ تجلی کوہ طور۔
فارسی اسے کہتے ہین۔ ورنہ لُٹیا فرستاد و دُہتیا رسید۔ تو سب ہی کہہ لیتے ہین۔ دوسرا یہ بھی کیا شعر ہوا ہے ؎

درین زمانہ کہ شیرینی از شکر بگذشت
گمان مبر کہ کسے دوغ ترش را پرسد

مطلع تو مطلع الفجر ہے اللّٰھم زد فزد
مگر آپ نے بمصداق۔ گفتہ آید در حدیث دیگران۔ جس پیرایہ مین ثابت کیا ہے وہ شعر تو بے اختیار قہقہا مار کر لوٹنے کا ہے۔

چگونہ تقوے خود را نگاہ دارد کس
بہ آن دیار کہ قحبہ پے زنا برسد

کیا مولانا اسواسطے آپ تشریف لے گئے آپ کا تقوی رشتہ زنار سا تو ہوا ہی ہی نہین کہ ٹوٹ جاے ۔ مگر احتیاط شرط ہے ۔ اجی حضرت زاہد تو زاہد رند خرابات تک اُسکی چال چلن سے نالان ہین دیکیے کبتک اِسکی بدنیتی بدکرداری کا چلن رائج الوقت رہیگا کہ لحظہ بلحظہ اُسکی عزت وقار ترقی پر ہے ۔ اللہ بس باقی ہوس اگر آپ کو ناندگانون سے آنے کا اتفاق ہو تو بڑی بی صاحبہ مجذوبہ کو میری جانب سے سلام کہئے اور یہ کہدیجیے کہ دور افتادون کی کبھی خبر تو لو ایسی کیا بیخودی ہے کہ جسکو اپنی نظرون مین رکھین اور جسکو نور چشم سمجھین اس سے چشم پوشی کرین ۔ اللہ اللہ کیا مقام ہے ۔ جی چاہتا ہے کہ ایکدن قدم چومون ۔ وعدہ بہی تھا کہ دہوم دہام سے آنا ۔ پہر کب بلاوگی اور درشن دوگی ۵

فرض کردم کہ بیا دلتو دلم خورسند است	لیکن این دیدہ دیدار طلب راچہ علاج

شاد عفی عنہ

۱۸۲

مولوی صاحب جامع معقول و منقول منبع فروع و اصول مولوی محمد نور الحسنین صاحب دام فیوضکم

آپکے اتحاد نامہ مورخہ امروزہ سے نہین معلوم ہوتا کہ بروز پنجشنبہ بمقام ملک پیٹھ جلسہ دعائیہ مین کس قسم کا انتظام آپ ناظم صاحب کے ذریعے سے چاہتے ہین پس اس سے بصراحت ایما فرمائیے فقط

شاد عفی عنہ

۱۸۳ مولوی صاحب جامع معقول و منقول منبع فروع و اصول مولوی محمد نور الحسنین صاحب دام فیوضکم

ایسے جلسون کا انتظام **پولس** سے متعلق ہے لہذا اگر اکبر الملک بہادر کو لکھا جاے تو مناسب ہی۔ ہان اگر سلامی وغیرہ کی ضرورت ہو تو بنیڈ وغیرہ حسب قاعدہ روانہ کرنا ممکن ہے فقط

شاد عفی عنہ

---

۱۸۴ مولوی رفیع الدین صاحب

مجھے اُڑتی اُڑتی یہ خبر پہونچی کہ **نواب معتضد جنگ بہادر** کے فرزند کی جہان نسبت ٹھیری تھی آپکے مشورہ کی وجہ سے طرفثانی وعدہ خلافی اور عہدشکنی پر آمادہ ہوے ہین۔

اول تو مین اس خبر کو باور ہی کیون کرتا۔ کیونکہ آپ کوئی معمولی **مولوی** نہین ہین مجھے سخت ناگوار معلوم ہوا کہ آپکی نسبت ایسی افواہین اُڑائی جاتی ہین۔ مگر متواتر اخبار نے کسیقدر مجھے مشتبہ کیا۔ خواہ آپ اسکو حسن ظن سمجھیے۔ یا بدظنی خیال کیجیے۔ چونکہ آپ میرے قدیم خیر خواہون مین سے ہونے کے علاوہ میرے فرزند دلبند کے اُستاد شفیق بھی ہین باین وجوہ مجھے ضرور ہوا کہ اس کیفیت سے آپکو آگاہ کرون یقینی ایسا نہ ہوگا۔ اور اگر طرف ثانی کی دوستداری کی خاطر سے آپ نے کوئی مشورہ دیا بھی ہو تو ایسا مشورہ دیجیے کہ گھر بس جائین اور آپکو لوگ خیر سے

یا د کرین - ورنہ مانع خیر کے لفظ سے لوگ یا د کرینگے - اور پوچھنے والے یہ پوچھین گے تو آپ کیا کہین گے ؎

تو برائے وصل کردن آمدی
یا برائے فصل کردن آمدی

وَمَا عَلَینَا اِلَّا البلاغ - فقط
شاد عفی عنہٗ

۱۸۵ مولوی سید عبد الرحیم صاحب

دو کورے گھڑے جنمین ساٹھ مچھلیان زندہ تہین پہونچے - ایک از انجملہ غرق بحر فنا ہو گئی تھی - خدا غریق رحمت کرے - اُنسٹھہ مچھلیان خانہ باغ کی باؤلی مین چھوڑ دی گئین - اس خوشی کے ساتھہ اُچھل اُچھل کر غوطہ زن ہوئین جیسے بچھڑی ہوئی دلہن اپنے دولہا سے ملتی ہے - یا عاشق زار دل فگار اپنے محبوب مطلوب سے ہمکنار ہوتا ہے ظلمات مین سکندر چشمۂ آب حیات دیکھکر بھی اس قدر مسرور نہوا ہوگا جیسا کہ باؤلی کے پانی سے آشنا ہو گئین - الحمد للہ کہ یہ مچھلیان میری باؤلی کی زیب دہ ہوئین - اور سکندر بیچارہ تشنہ لب ناکام واپس آیا ؎

تہیدستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

سب مجھے ایک تذکرہ یاد آیا -

یاران موافق کے ساتھ لب جو سیر کر رہا تھا - لال لال مچھلیان لطف دکھا رہی تھین
ایک ظراف نے کہا (ماہی دریم گم از پا تا سر - تیر سراپا تر) ماہی دریم گم - ماہی کا اول
حرف میم اور (ی) پاے ماہی - یہ صنعت ہے - تیر سراپا تر - تیر کا سراپا کیا ہے ؟
ت - سر - اور (ر) تیر کا پاؤن - سر - اور پا ملکر تیر ہوا - جس پل کے نیچے یہ مچھلیان
گذرین اسی پل کی تعریف مین یہ قطعہ مصداق ہے -

قطعہ

بنا ہی پل یہ دلچسپ و نفیس و خوشنما ایسا	کہ جسکے وصف کا بحرِ جہا مین شور ہی غل ہے
صراط اسکے حسد مین شکل ماہی ہی تپان ہر دم	گہر سے بڑھ کے اسکی آبرو ہی واہ کیا پل ہے

بہر حال مین آپکی اس جاہ اور یگانگت کا دل سے مشکور ہون ؎

دوست نے بھیجا ارمغان اے شاد	خانہ اتحاد باد آباد - +

شاد عفی عنہ

۱۸۶

عنایت فرماے من مولوی محمد حسین صاحب

آج گیارہ بجے آپکا خط پہونچا - بہت مدت کے بعد آپنے ہمکو یاد کیا - خدا جانے
کدھر سے چاند نکلا - جو مجھ بھولے ہوے کو یاد فرمایا -

جناب آپنے یہ نئی بات پیدا کی کہ مہینون خط نہ لکھین - اور جب لکھین
سواے عذر نا چاقی مزاج کوئی سبب آپکو ملتا ہی نہین - اس تین سال مین چھہ خط
پہونچے جنکا سر شکن فی مہینہ دو ہوتے ہین ع -

ہم تو اسکو بھی غنیمت سمجھے

آپکے رفیق شفیق نے جو کچھ آپ سے فرمایا اور آپ نے زیب خط کیا۔ بغور پڑھا
اُنکا یہ حسن ظن ہے جو مجھے بُرا کہتے ہین۔ خدا جانے کیون ناحق وہ مجھکو اپنا رقیب سمجھتے ہین
ارے صاحب اگر اُنکا خیال ہے کہ **کشن پرشاد** جاہل ہے۔
پڑھا لکھا نہین۔ تو خیر جاہل ہی ہہی۔ یہ کیا سننے۔ کہ ہر وقت ہر مجلس مین ہماری شکایت
اور یہ کہنا۔ کہ جو کچھ شعر۔ یا نثر کہتا ہے کسی سے لکھوا کر۔ اکثر **سرشار لکھنوی** کا
نام لیا جاتا ہے۔ کہ وہ لکھدیا کرتے ہین۔ اگر یہی خیال ہے تو (بسم اللہ) ع۔

ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو +

اگرچہ دو بدو ہونا یا مقابلہ کرنا کوئی متانت نہین۔ اور نہ میرا منصب ہے
بلکہ اکثر اوقات مین یہ سمجھکر خموش رہتا ہون ؎

سعدی	ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبیست گلست سعدی و در چشم دشمنان خاراست	

بیشک مین **شاعر** نہین **نثار** نہین۔ مگر ایسا گو کہا بھی نہین کہ بغیر کسی سہارے کے
ٹٹو نہ چل سکے۔ آزمایش منظور ہے تو قلم دوات لین۔ کوئی مضمون یا خط۔ یا کوئی
سین۔ دو بھی لکھین۔ بندہ بھی گھسیٹتا ہے۔ اُسوقت قلعی کھل جائیگی۔
یہ مین نے مانا۔ کہ مین منشی نہین ہون۔ انشا پردازی مجھے نہین آتی۔ اور نہ مجھے
ابوالفضل۔ یا **نعمت خان عالی** ہونے کا دعوے ہے۔

مگر ہان **میرزا علی بابا شیرازی الاصل** کا شاگرد ہون۔ یہ وہ شخص ہے جسکو **آغا شوستری طوبیٰ** نے میری تعلیم کے لئے انتخاب کیا تھا۔ سیدہی سادی نثر لکھتا ہون۔ مگر **انشاے خلیفہ**۔ اور **انشاے مادہو رام** سے کم نہین۔ عبارت سلیس۔ محاورہ خاص ایرانی۔ بندش چست نہو تو ہار جاؤن۔ اگرچہ آج پندرہ سال سے جب سے کہ اس ریاست ابد مدت کے دفاتر کی زبان اُردو ہوگئی ہے۔ فارسی عبارت مین کسی دوست کو سواے دس بارہ خط یا کچہ کم و زیادہ لکھے ہونگے۔ مگر اب بھی بھولا نہین ہون۔ نظم مین نہ **ذوق** ہون۔ نہ **مومن**۔ نہ **امیر** ہون۔ نہ **داغ**۔ نہ **غالب** ہون۔ نہ **آتش**۔ نہ **حافظ** ہون۔ نہ **سعدی**۔ مگر اپنے مطلب کو نظم مین موزون کر لیتا ہون۔ اُردو نثر لکھنے مین یا ناول نویسی مین **پنڈت رتن ناتھ سرشار لکھنوی** کا نام مین نے اس وجہ سے نہین لکھا کہ میرے ہان موجود ہین۔ یا بقول آپکے دوست کے مجھے نظم و نثر لکھدیا کرتے ہین۔ نہین نہین۔ انسے پوچھ لیا جاے کہ جب وہ **حیدرآباد** آے اُسوقت میری اُردو زبان کیسی تھی۔ اور انکا میری نسبت کیا خیال تھا۔

الغرض مین معمولی لوگون سے نہین ہون۔ مگر ہرہان معمولی مکتوب نویسی وغیرہ مین اگر **غالب** مرحوم کا جیرہ بانہ اُتارا ہو تو ہار جاؤن۔

الغرض جو کچہ مین نے سیکھا اُستادون سے سیکھا۔ صحبت

اہل علم وفضل کی رہی ہے۔ یہ میرا کلمہ غرور کا نہ سمجھئے۔ مین تو ہیچمدان ہون۔ مگر تو بہ کر کر کہتا ہون۔ کہ اگر امراے دولت آصفی مین اسوقت کوئی مقابلہ کرے تو بندہ ہر فن مین اپنی استعداد تہوڑی بہت دکہانے کو حاضر ہے۔ اور یہہ خانہ زاد و تلمیذ **حضرت آصف** ہون ؎

شاد	تہا جنکو یہ دعوے کہ نہین ہمسا سخنور کہتے ہین کہ ہہ **شاد** کا انداز بیان اور	

بس اب قلم روکتا ہون سمع خراشی معاف کیجئے۔ **الغرض** کبہی آپکے دوست پہر ایسا ذکر کرین تو یہ خط انہین دکھا دیجئے۔ اور وہ امتحان دینے کو مستعد ہون۔ تو بندہ بھی بقول آپکے دوست کے دو چار اُجرتی معاون ومددگارون کو ساتہ لے آتا ہے۔ جیسے سُنا گیا ہے کہ کہین اجرتی رونے والے بھی ہوا کرتے ہین واللہ اعلم۔ خدا حافظ فقط

شاد عفی عنہ
تین پہر کا وقت بر سر چاہ خانہ باغ

۱۸۷

جناب حکیم مولوی محمد مظفر الدین صاحب

تا نظر بر چمن وضع جہان وا کردیم	ستمے بود کہ بر دیدہ بینا کردیم
نہ سخن بوے بقا داشت نہ گل رنگ وفا	غیرت آلودہ بہر رنگ نظرہا کردیم
انچہ بیداری ما دام نظرمی فہمید	حیرتے بود کہ در خواب تماشا کردیم

اللہ اللہ یہ کیا بوالعجبی ہے۔ مین کس منہ سے آپکو تعزیت دون کہ مین خود بھی اسی آئینہ غم کا حیرتی ہون۔ یہ کیسے کہون کہ صبر کیجیے۔ کہ مین خود بے صبر ہون۔ صبر کا نتیجہ بعد مرگ جو کچہ ہی ہو۔ مگر یہان بھی ہر دم سکرات کا مزا ملتا ہے۔ افسوس صد ہزار افسوس ؎

آنکہ از عشرت مدار دلو بہار باغ دہر	زین چمن با یدچو شبنم چشم تر بر داشتن
چشم نا واکردہ ایم از خویش بیرون رفتہ ایم	شعلہ مارا قدم بو دست سر بر داشتن

یہ تعزیت مین آپکو کیا دے رہا ہون۔ میرا دل خود اسوقت ع۱۰ دار ہے۔ ناچار کہنا ہی پڑتا ہے عظا کم اللہ صبراً جمیلاً فقط

شاد عفی عنہ

۱۸۸

نیر برج طبابت مرزا اسحٰق بیگ صاحب

آپ شام کو بچون کے ساتھ ہوا خوری کو جاتے ہین۔ وزرا غور سے دیکھیے کہ ان لڑکون کا میلان طبع کس شئے کی طرف زیادہ ہے۔ کس چیز کو زیادہ غور سے دیکھتے ہین۔ اور کس علم وفن کی جانب انکا رجحان ہے۔ یہ بات ایک دن کے تجربہ سے نہین معلوم ہوگی۔ کم سے کم ایک ہفتہ کامل غور سے تجربہ کیجیے اور معیار امتحان پر کسئے اور مجھے اطلاع دیجیے۔ مگر شاعرانہ خیالات کو اسمین دخل نہ دیجیے گا۔ کیونکہ بفضلہ آپ کا تخلص **ساقی** ہے ممکن ہے کہ قدح معیار مین اپنی جانب سے کوئی نسخہ جزو ممزوج کر دیجیے۔ اور ہم اُسکے نشہ مین ایسے وہت ہوجائین کہ اصل امر سے

سب بے خبر رہین۔ احقاق حق اور ابطال باطل مرکوز خاطر رہے۔

پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار کو بہیضہ ہوگئی ہے میرا دواخانۂ یونانی اور ڈاکٹر خانہ دونون بند ہوگئے تھے مین نے **سفوف مقلیا** **شربت نیلوفر** کے ساتھ پلوا دیا اور تاکید کی کہ **روٹی** اور **بوٹی** ان دونون سے پرہیز رہے۔ مگر آدمیون کی زبانی معلوم ہوا کہ **قورمہ** اور **پراٹھا** اور **ماش کی دال** جسپر **ہندوستان** کے لوگ جان دیتے ہین۔ ایسے ہضم کر گئے کہ ڈکار تک نہ لی۔ پس پھر کیا تھا ہیضہ کا مقدمہ اور پیچ مین آگیا۔ چار عناصر مین الجھن پڑ گئی۔ آپ جم کے انکا علاج کیجیے۔ پنڈت جی کی بیماری کا نام مین نے **بندر کا پھوڑا** رکھا ہے۔ **بندر کا پھوڑا** کبھی اچھا ہوتا ہی نہین۔ زخم رو بہ اندمال لایا اور میان اینٹھا سنگہ نے کرید ڈالا۔ پھر ہرا ہو گیا سہ

تیغ کے آب سے دہوتے ہین مرے زخمونکو
دہنِ زخم جگر روز ہرا ہوتا ہے

انکی زندگی کو مین بہت عزیز سمجھتا ہون۔ فقط

شاد عفی عنہٗ

ساقی خمکدہ طبابت حکیم مرزا اسحاق بیگ صاحب

میرے خط کے جواب مین جو آپنے لکھا ہے کہ جس خدمت پر مین مامور ہون یہی میرے لئے باعث فخر ہے۔ اور اسمین جیسا کہ چاہیے مجھے تجربہ حاصل نہین۔

پہر دفتر کاروبار بہی کس طرح انجام کو پہونچاؤ نگا - مجہے آپکے اس قول سے اتفاق نہین
کسلیئے کہ آپکی لیاقت علمی ایسی محدود نہین ہے کہ دفتر مین آپ کسی عہدہ کے قابل
سمجہے جائین - ماشاء اللہ سواد و مواد اچہا ہے - انشا لکہنے مین اگر منتہی نہین ہین
تو منصدیانہ انشا پردازی سے بہی آپ بے بہرہ نہین - البتہ کچہہ کتب قوانین کا دیکہنا
حال کے نظم و نسق کے لحاظ سے نہایت ضروری ہے - اُسکا مطالعہ کسی قانون دان کی
صحبت مین ہوتا رہے تو بہت جلد اسمین کامیابی ہو جائیگی - دور کیون جایئے
دیکہیئے پہلے آپکو ایک مصرع موزون کرنے مین تکلف ہوتا تہا اور طبیعت جہچکتی تہی کہ یہ موزون ہے
یا نہین مگر عصر صاحب کے فیض رسان فیضان صحبت مین آپنے شعر کہنے مین بہی
اچہی لیاقت پیدا کرلی ہے - بہر حال کوئی کام ہو کار بکثرت - باقی ع -

	حیلہ جو را بہانہ بسیار	

بسم اللہ کہکر جس صیغہ مین آپکی دلچسپی ہو اُسی صیغہ کے متعلق کام کرنا شروع کر دیجیے
دیکہیئے چند روز مین آپ کیا سے کیا ہو جائینگے - طبابت تو اب آپکے بچون کیلئے
فن موروثی سمجہا جائیگا - گو آپکو وراثتاً نہ ملی ہو - ہان خوب یاد آیا آپنے مجہ سے
رسالہ آب زر - جو آب زر کے جواب مین منتظم کیبنٹ کونسل نے
تصنیف کیا ہے - طلب کیا تہا میرے پاس ایک بہی جلد نہ نکلی اسکا قصہ ایک طومار ہے
اصل کیفیت یہ ہے کہ کیبنٹ کونسل مین یہ امر قرار پایا کہ سکہ جدید تیار ہونا چاہیئے
بعض اراکین کی یہ رائے ہوئی کہ جیسے شاہان سلف کے سکون مین اشعار مشکوک ہین

ویسے ہی یہان کے سکہ شاہی مین بھی کوئی شعر مشکوک ہو بعد بحث اسکی سرانجام وہی میرے سپرد ہوئی۔ ع۔

قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

مین نے ایک دو شعر کہکر پیش کیے۔ جن مین ایک شعر یہ تہا ؎

سکہ زد از فضل یزدان زمن
میر محبوب علی شاہِ دکن۔

اس شعر کے مصرع اولی پر چپٹ سے سید علی صاحب بلگرامی نے اعتراض جڑ دیا جیسے یاقوت کی جگہ بلور۔ یا کمخاب پر گلیم کا پیوند۔ وہ کیا کہ یزدان زمن۔ غلط ہے۔ اُسوقت مجھے کوئی مثال یاد نہ آئی۔ مثال کوئی لونڈی تو ہے نہین کہ ہر دم حاضر رہے۔ خموش رہا۔ آتے ہی آغا شوستری طوبی اور خدا بخشے عرشی۔ اِن دونون سے اِس اعتراض کا جواب طلب کیا۔ مگر الحمد للہ۔ الحق یعلو ولا یعلی۔ دونون نے مدعی کے اعتراض کو منسوخ کر دیا۔ ان دونون کے جواب اپنے لایق دوست شمس العلما صاحب کے ہان بھیجدئے بس کیا پوچھتے ہو غضب ہی ہو گیا۔ تڑ سے چند روز کے بعد ایک رسالہ طبع ہو گیا جسمین شاد بیچارہ تو خیر مگر طوبی اور عرشی دونون دہر لئے گئے۔ وہ گھن گرج اعتراض کہ الٰہی توبہ الٰہی توبہ اب اسکے بعد قصہ زیادہ ہے۔ لکھنے کو دفتر چاہیے۔ گو اس اعتراض اور جواب کے مرض کا توتا ہم نہین پالتے۔ معترض ایسے کہ ہاری مانین نہ جیتی۔ بہر کیف

بحمد للہ کہ بالا ہمارے ہی ہاتھ رہا۔

الغرض اعتراض کی توپون پر ایک دم سے بتی لگا دی گئی مگر وہ توپین رنگک چاٹ چاٹ کے رہ رہ گئین۔ اور ہمارے شعر کے سپہبد جنرل میرعساکر کے خم وچم وہی بدستور کشتی مخالف ایسی ڈوبی کہ ابتک نہ اُبھری۔ خیر رفت وگذشت۔ یہ بھی یارونکی دل لگی تھی بقول **غالب** ؎

چھیڑ خوبان سے چلی جاسے **اسد**
گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی

مزاج مین آج بھی کیسقدر پستی ہے فرحت نہین۔ ہمکو کوئی مفرح دوا دیجئے اور ہماری دعا لیجئے۔ اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے باقی عند الملاقات فقط

دوا کا طالب **شاد عفی عنہ**

۱۹۰

ساقی خمکدۂ طبابت مرزا اسحاق بیگ صاحب

الحمد للہ آج طبیعت چاق ہے۔ آپ نے غسل صحت کی اجازت دی۔ اور اُدہر مکان روانہ ہوے۔ یہان مین نے خط بنوایا اور خدا کا شکر ادا کرکے نہایا۔ دو گولیان کینین کی استعمال کین۔ **ڈاکٹر تفضل یاب جنگ بہادر** آئے تھے۔ اُنسے ملا اور اپنی سرگذشت بیان کی۔ انکی واپسی کے بعد کھانا کھایا۔ اور **رائیڈنگ روم** مین مطالعہ کتب کرتا تھا۔ کہ دفعتہً کسی نے خبر دی کہ **شاہ پیرزادہ قادری** آئے ہین۔ فوراً اُنھین بُلایا بعد از خیر وعافیت اُنہون نے مجھ سے دریافت کیا کہ

مرزا اسحاق بیگ صاحب کہان ہین - مین نے اُنسے وجہ استفسار
دریافت کی شاہ صاحب نے میری اتنی سی تحریک پر آپکی وہ مدح سرائی کی کہ
آپکو رشک مسیح بنادیا اور فلک چارم پر بٹھا دیا تحقیقات کے بعد معلوم ہوا کہ آپنے
شاہ صاحب کے مریدون مین سے بعض کا علاج جو امراض مہلک تسلیم کئے گئے تھے
اس خوبی سے بلا کسی مشورہ کے علاج کیا کہ گویا انہون نے دوبارہ زندگی پائی -
آپنے مسیحائی کی - مین اس کیفیت کے سُنتے ہی بہت حیران اور ششدر رہا اور تعجب ہوا
کہ آپنے ایسے مہلک امراض مین جرأت کر کے کامیابی حاصل کی - ماشاء اللہ آپ بھی
چھپے رستم نکلے - آپ کے کمال آج ظاہر ہوئے - یون تو آپکو خرد سالی سے جانتا ہون
اور یہ بھی معلوم ہے کہ جد مرحوم کے زمانہ مین جب ڈاکٹر شمس الدین خانصاحب
معالج رہتے تھے وہ صرف براے نام رہا کرتے تھے سب بار آپ ہی کے سر تھا -
اور ابتک بھی آپکی جفاکشی اور حاضر باشی کا مین قائل ہون - آپکا تو یہ قول تھا کہ مجھے
سواے معدودے چند امراض کے زیادہ علاج کرنے مین دراک نہین - مگر آج کھلا
کہ یہ سب کسر نفسی ہے جو عین دلیل کمال ہے - واللہ جی خوش ہوگیا - خداوند عالم
آپکے ہاتھ مین ایسی ہی شفا دے کہ جو مریض آپسے رجوع ہو وہ آبحیات پیکر جائے -

شاد عفی عنہ

١٩١

عیسیٰ نفس سخن سنج فلک چہارم فضل رب صاحب عرشی

آپ کی عرضی مع ایک رسالہ کے جو طاعون کے متعلق حکیم اجمل خانصاحب نے

تحریر کیا ہے پہونچی - خدانخواستہ آپکی وفات کی تاریخ دیکھکر بہت ہی ہنسی آئی دوستونکی
دل لگی بھی ایک دلچسپ مذاق ہے - خدا ایسون کو سمجھے - اور ایسی دوستی پر اوس پڑے
بہرحال عرشی تخلص کی پھبتی ہوئی کہ زندہ آپکو عرش پر پہونچا دیا - واقعی بڑے نصیبے والے ہو
سوائے عیسیٰ علیہ السلام کوئی زندہ آسمان پر نہین گیا - مگر عرشی اس چودھوین صدی
کے زمانے مین - حیدرآباد کی زمین سے دن دونا کر سیدھے جنت ہی سدھارے
اور پھر لوٹ بھی آئے - آپ بھی عیسیٰ نفس ہین - خدا اچھا رکھے کسی روز ملئے - اگرچہ
مجھ سے حکیم صاحب مذکور سے ملاقات نہین ہے - مگر انکے اس اخلاص کا
مشکور ہون آپ اب ہمارا شکریہ حکیم صاحب تک پہونچا کر مطلع کیجئے فقط
شاد عفی عنہ

۱۹۲ خال رخسار فضل و کمال خواجہ الطاف حسین صاحب حالی

یہ ظاہر ہے کہ آپ سے مجکو تعارف نہین - مین اور آپ روشناس نہین - اس
بے تعارفی مین بے تکلفی رسیعنے چہ - مگر مین اپنے دل کے ہاتھون مجبور ہون - کان ہر گز
سُنئے - مین نے آپکے تصنیفات سے دو کتابین دیکھین ایک حیات سعدی
(بارک اللہ) دوسری یادگار غالب - (سبحان اللہ) -
مجھ مین نہ اسقدر استعداد ہے نہ قابلیت کہ آپکی تعریف کرون - مگر یہ ضرور کہونگا
کہ یہ دونون کتابین انمول ہین - اور آپکا دم مغتنمات مین سے ہے - خدا چشم زخم
حوادث سے بچائے -

مین نہ عالم ہون نہ فاضل - نہ ادیب - اور نہ شاعرون مین میرا شمار ہے - ایک بندۂ خدا ہون - اور حضرت ظل سبحانی حضور شاہ دکن ؎

زبان پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لئے

کا ایک ادنیٰ جان نثار اور نمکخوار ؎

جسے شاد کہتے ہین سب خاص و عام
وہ ہے خانہ زاد حضور نظام

ہان اسمین شک نہین کہ اہل کمال کے فیض صحبت سے کچھ شُد بُد جاننے لگا ہون اگر یہ کہون تو مجھے زیبد ؎

کمال ہمنشین در من اثر کرد
وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

آپ نے یادگار غالب کے خاتمہ مین لکھا ہے کہ راقم کو مرزا کے کلام کے ساتھ جو تعلق بدو شعور سے آجتک برابر چلا جاتا ہے اُسکو چاہو اس معتقدانہ جوش عقیدت کا نتیجہ سمجھو جو انسان کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے - اور چاہو اس عقیدت کا ثمرہ خیال کرو جو نہایت زبردست شہادتون سے حاصل ہوا ہے) مین آپکے اخیر فقرہ سے بالکل متفق ہون - متقدمین مین حضرت سعدی علیہ الرحمہ اور متاخرین مین مرزا غالب مرحوم ان دونون کے دلچسپ اور بیش بہا کلام کا والہ و شیدا ہون -

اب سنئے کہ جس حالت مین آپکو اور مجھے **غالب مرحوم** کے کلام کے ساتھ ایک دلی تعلق اور اسی دلی تعلق کی بدولت آپ کے دلچسپ تالیفات وتصنیفات نے مجھے اس بیگانگی مین بے تکلف کر دیا تو یہ ذریعہ تعارف پیدا کرنے کے لئے بالکل کافی ہے - کاش ابھی غالب مرحوم نہ مرتے - یا انکی حیات مین مین ذی شعور ہوتا ؎

زندہ جو کہین ہوتے ابھی حضرت **غالب**
اے **شاد** ترے دل کی تمنا بھی بر آتی

خدا بخشے اگر مرحوم زندہ ہوتے تو مین اپنا حرز جان کرتا ع

کجا بود مرکب کجا تاختم

بات یہ ہی کہ جسقدر مرحوم کے تصانیف مطبوعہ کے نام آپ نے یادگار غالب مین لکھے ہین وہ سب مع اپنے کل تصانیف کے بذریعہ (ویلیو پی ایبل پارسل) روانہ کیجئے اور جسقدر مکتوب وغیرہ مرحوم کے جیسا کہ آپنے **یادگار** مین ذکر کیا ہے طبع ہوجاتے ہین وقتاً فوقتاً بھیجدیا کیجئے -

کیا کوئی کتاب خانہ ایسا ہے جہان سے وقتاً فوقتاً آپ کے ذریعہ سے بغرض مطالعہ یا خریداری طلب کرسکتا ہون - ضرور لکھئے - میری کج مج زبانی اور ٹوٹی پھوٹی اردو پر اعتراض نہ کیجئے گا والسلام فقط

شاد عفی عنہ

۱۹۳ سرشار بادۂ فصاحت پنڈت رتن ناتھ صاحب

اللہ آپکو ہوش مین لائے۔ آپ کا شقہ سوار کے ہاتھ ابھی ابھی پایا۔ من چہ می سرایم وطنبورۂ من چہ می سراید۔ کا مفہوم صادق آیا۔ آپکی جادو طرازی اور سحر پردازی کا مین کیا تمام ہندوستان قائل ہے۔ مگر مردِ خدا خط تو اچھی طرح پڑھا کرو۔ مین تو لکھتا ہون کہ **فیض صاحب** کا مشاعرہ کل ہی ہے۔ آپ میری غزل لیجا کر حسب معمول پڑھ دیجئے۔ کھلی ہوئی بات ہے۔ آپ اُسکے جواب مین لکھتے ہین کہ (سرکار فدوی نے فیض صاحب کے مشاعرے کے لئے کوئی غزل نہین کہی) معقول؟ اب آپ ہی کہئے کہ من چہ می سرایم وطنبورۂ من چہ می سراید یہ پھبتی آپ پر ہوتی ہے یا نہین۔ مگر آپ سے شکایت کرنا بیکار ہے کیونکہ آپکا تخلص **سرشار** ہے اگر در خانہ کس است یک حرف بس است۔ آپ لکھتے ہین کہ نقط بالین مونث ہے سلمنا سرشار۔ مگر وہ تو میرا کلام نہین ہے۔ لہذا مجھپر اعتراض کیا اُس خط کو پھر برای خدا پڑھیے اور میری غزل فیض صاحب کے مشاعرہ مین پڑھ دیجئے۔

پنڈت جی۔ واللہ طرز غزل خوانی کا آپ پر خاتمہ ہے۔ اب بلیرڈ بازی کا وقت ہے۔ والسلام فقط

شاد عفی عنہ

---

۱۹۴ پنڈت رتن ناتھ صاحب

آپکا شقہ پہونچا۔ آپ لکھتے ہین کہ (خداوند کل شبکو ایک رنگیلے دوست کے ہان

سرکار کی ایک نادر غزل اے قتالۂ عالم پری چہم خوبرو خوش گلو کی زبان سے سنی۔ بھڑک گیا) اول تو وہ قتالۂ عالم کون تھی جسکو آپ نے پری چہم کا خطاب بے دھڑک دیدیا۔ اُسکو اپنی خوش نصیبی پر جسقدر ناز ہو می زیبد کہ آپ سے ناولسٹ او شاعر اُسیر پنجہ گئے ع۔

قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری

معشوق کے پرکھنے والے تین قسم کے لوگ ہوتے ہین۔ **شاعر ناولسٹ** اور **مصور**۔ ہان وہ غزل آپنے نہ بتائی جو گائی گئی تھی۔ اسکا کوئی شعر یا مصرع یاد ہو ضرور لکھئے۔ **حضرت** مین نے آجتک کسی رنڈی کو اپنی غزل نہین دی لیکن اگر کوئی میرے دیوان سے غزل چرا کر لیجائے اور اپنی محبوبہ مطلوبہ مرغوبہ کو گا سننے کے لئے دے آئے تو اسکو مین کیا کرون۔ جیسے آپ ہی نے ایک ٹھمری میری لکھی ہوئی ہاتھون ہاتھ کسی کے ہاتھ مین دی تھی۔ کیون ہے نہ سچ کی ع۔

ہاتھ لا اُستاد کیون کیسی کہی

حقیقت یہ ہے کہ **نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی** کی جسقدر غزلین گائی جاتی ہین اور جسقدر حضرت داغ کے کلام نے شہرت پائی تمام دنیا مین کسی نے نہین پائی۔

امیر مینائی کا ایک مطلع آپ نے پرسون پڑھا تھا جسکا ایک مصرع تند مجھے یاد ہے ع۔

ہاے کیسی اِس بھری محفل مین رسوائی ہوئی

اِسکا دوسرا مصرع لکھہ بھیجیے فقط

مصرع کا طالب **شاد عفی عنہ**

۱۹۵

سرشار ذیوقار پنڈت رتن ناتھہ صاحب

مجھے آپکی اس راے سے کہ (طرز) کا لفظ مونث ہے ضرور اختلاف ہوتا اور مین تعجب کرتا کہ اتنا بڑا طبیعت دار آدمی اور (طرز) کی جمع (طرزین) لکھے سنا تو یون ہی ہے۔ کہ انکی روش۔ انکا رنگ۔ آپکا طرز۔ آپکا رویہ۔ مگر جب آپنے اپنے اُستاد گرامایہ **تدبیر الدولہ منشی مظفر علی خان اسیر لکھنوی** اور جہان اُستاد **فصیح الملک بہادر داغ دہلوی**۔ اور **منشی امیر احمد** صاحب **مینائی لکھنوی** کی مثالین دین کہ وہ طرز کو مونث باندھتے ہین تو پھر اب گنجایش اعتراض یعنے چہ۔ لیکن **پنڈت جی** (اچھی طرز) کہنا کانون کو اچھا نہین معلوم ہوتا۔ اور اِسکے تو آپ خود قائل ہین کہ اہل لکھنو آجکل طرز کو بالاتفاق مذکر بولتے ہین۔

ہان صاحب خوب یاد آیا۔ آپ نے کچھ بند جو بطرز مراثی تصنیف کیے ہین سب مجھے **روضۂ شریف** مین دکھاے تھے انمین سے ٹیپ کا شعر مجھے یاد ہے آپ سکتے ہین ؎

ہو سبکو عشق میرے کلام نفیس کا
ہر شعر مین ہو طرز **دبیر و انیس** کا

بندگی پنڈت جی - اب کہئے آپ نے طرز کو مذکر باندھا ہے یا نہین - اور آپ اسکو کیا کہیئے - پبلک کا میلان طبع ہی آجکل یہ ہے - اگر برا نہ مانو تو ایک بات کہون - مین نے ایک ٹیپ کے مصرع ثانی مین ایک لفظ بدلدیا آپنے لکہا ہی -

ہر شعر مین ہو طرز دبیر و انیس کا

مین نے یون بدل دیا -

ہر شعر مین ہو رنگ دبیر و انیس کا

میرا خدا اور مین کہ یہ بطریق اصلاح نہین ہے - ایک بات ذہن مین آئی لکہدی اسوقت ایک شعر یاد آیا - کان دہر کر سنئے ؎

آلہی نرم گردان ازکرم دلہاے خوبان را
وگرنہ عشق را ناپید کن یا عشقبازان را

بارک اللہ - اسکا لطف روکھے پہیکے آدمیون کو نہ آئیگا - ہاے اسکا لطف کوئی چوٹ کہاے ہوے دلون سے پوچھے - خدا جانے کس عاشق تن کا شعر ہے - تشنہ دہلوی کا بھی ایک شعر یاد آیا - اللہ میان کی طرف مخاطب ہو کر کہتے ہین ؎

یہ دن تو ان کو حسن بخشا تہا جو ہم بہولے سے تجہے منصفی اے داور روز قیامت چاہئیے	تشنہ

اب مطب مین جاتا ہون - خدا حافظ فقط

شاد عفی عنہ

۱۹۶ پنڈت رتن ناتہہ صاحب سرشار

آپ نے عجب مُرط چرچڑے چمچڑ گدہے کو میرے پاس بھیجا - ہارہی مانتا ہے نہ جیتی ڈیوڑہی مین کسی کا کہنا سنتا ہی نہین - اپنی ہی کہے جاتا ہے - بس وہی مرغی کی ایک ٹانگ حنا کے تیل کے ۵ سیر دام مانگتا ہے - مین جانتا ہون کہ آپ کے لکھنو مین حنا کا تیل ایسا عمدہ کہنچتا ہے کہ روے زمین پر نہین ہوتا - مگر خود لکھنو والون نے کہا کہ انتہا سے انتہا اسکی قیمت ۵ روپیہ سیر ہے - یون کسی تاجر کے ساتہہ سلوک کرنا اور بات ہے مگر بیوقوف بنکر دینا عقل سلیم کے خلاف ہے - اسکے بعد عطر موتیا - عطر ناگیسر چہہ چہہ تولہ میرے ایک شاگرد پیشے کے گلے زبردستی مڑہ گیا اور کہہ گیا کہ سرکار کی سواری چار مینار کے پاس ملی - حکم دیا کہ آننا آننا جا کر دے آ - اور رسید لکھوا لے گیا - شاگرد پیشہ نیا آدمی ہے - جھپا کہا گیا - چکمے مین آگیا - اِس گدہے کو اتنی عقل نہین کہ یہ میری شان کے شایان کب تہا کہ ذرا سے کام کے لئے سواری راستہ مین روکتا - لاحول ولا قوۃ اگر عطر کی ضرورت ہوتی تو کسی سوار کو دوڑا دیتا - مین نے اِس عطر فروش کو حنا کے تیل کے دام دلوا دئے - اور چکٹ عطر جو جہانسا دیکر بیچ گیا تہا پہیر دیا - اور کہدیا کہ آئندہ ایسا فریب کیا تو جو چور کی سزا وہ تیری سزا - آج سہ پہر کو ٹفن یہین کہائے گا فقط

شاد عفی عنہ

---

۱۹۷ سرشار ذیوقار پنڈت رتن ناتہہ صاحب

آپ لکہتے ہین کہ سرکار کی ایک جوڑی کی غزل کل شب کو فدوی نے ایک قتالہ عالم کی

زبان سے سنی۔ جس نے نور کا گلا پایا ہے ہ

ملے ہمکو غنچہ دہن کیسے کیسے
سہی قد و نسرین بدن کیسے کیسے

یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ قتالۂ عالم کون تھی۔ مین تو آپکو لکھ چکا ہون کہ مین نے اپنی کوئی غزل کسیکو گانے کے لئے نہین دی۔ مگر یار لوگون نے میرے دیوان سے چورا چورا کر ارباب نشاط کو دینی شروع کین۔ اگر وہ آپکی قتالۂ عالم خوش گلو اور ناہید نغمہ ہے تو کسی فرصت کے روز ضرور سنونگا۔ مقدم سرکاری کام۔ اس سے فرصت ہو تو بعد یادِ خدا۔ ناچ رنگ۔ عیش و آرام۔ اسوقت ایک مطلع ہوا ہے داد طلب ہون ہ

شاد

شاد سے انکو حجاب دیکھئے کبتک رہے
رخ پہ یہ زرین نقاب دیکھئے کبتک رہے

ایک قافیہ اسمین بے نظیر و عدیم المثل سوجھا ہے (یا در رکاب) سچ کہئے گا۔ کہان سے ڈھونڈھ کے لایا ہون ع۔

ہم آسمان سے لائے ہین ان زمینون کو

جگنی جو عورتین گلے مین پہنتی ہین۔ یہ لفظ جگنی صحیح ہے یا **جگنو**۔ سنا تو یون ہی ہے ع۔

کہین جگنی تری اُڑ جائے نہ جگنو ہو کر

لکھنو والے اور لکھنو والیان کیا بولتی ہین۔ فقط

شاد عفی عنہ

۱۹۸

اجی حضرتِ سرشار

میری غزل کو جو آپ نے سراہا ہے اسکا شکریہ مین ضرور ادا کرتا - اور اب بھی ادا کرتا ہون - لیکن پورے طور پر شکریہ تب ادا کرتا جب مین جانتا کہ یہ غزل اس تعریف کے قابل ہی - مین جانتا ہون - اور میرا خدا جانتا ہے کہ مین کچھ بھی نہین جانتا - اور اگر کچھ جانتا ہون تو یہ جانتا ہون کہ ؎

آنکس کہ بداند و بداند کہ نداند	اسپ طرب از گنبد گردون بجہاند
وانکس کہ نداند و بداند کہ نداند	او ہم خرک خویش بہ منزل برساند
وانکس کہ نداند و بداند کہ بداند	در جہل مرکب ابد الدہر بماند

ظہوری شیرازی کتنا بڑا شاعر تھا - اور نستعلیق گو بے ہمتا تھا - انکا ایک شعر یہ ہے ؎

بدہ ساقی آن مایۂ قوت را
کہ سازم علاج عقل فرتوت را

مدرسہ کے ایک طالب علم نے آنکر کہا - (کچھ عرض کرنا ہے) اور جواب سننے کے قبل اس شعر کی تقطیع کی - کہ سازم فعولن - علاجق فعولن - لفرتو فعولن -

اب ظاہر ہی کہ عقل کا عین تقطیع سے گر جاتا ہے - علاجق ہوتا ہے اور ع عین سراسیمگی کے ساتھ دُم دبا کر بھاگتا ہے -

ظہوری نے جھلا کر کہا - کہ (مرغکہ این مصرع ثانی از آن ما نیست من بابن طور

گفتہ بودم ؎

بدہ ساقی آن مایۂ قوت را	
کہ سازم جوان عقل فرتوت را	

آج مراثی دبیر و انیس مین پڑہ رہا تھا۔ خود میر انیس صاحب لفظ طرز کو ٹیپ کے ایک شعر مین مذکر باندہے بیٹھے ہین۔ جل جلالہٗ۔ ذرا پنڈت جی کی آو بھگت کر دیجئے گا فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۹۹

سرشار ذیوقار پنڈت رتن ناتھ صاحب

آپکا قاعدہ ہے کہ جب کبھی آپ کا جی کہین باہر جانے اور یاران طریقت کے ساتھ رنگ رلیان منانے کو چاہتا ہے تو آپ بیماریکا عذر لنگ پیش کرتے ہین اور بیماری بھی وہ جسکو کوئی دیکہہ نہ سکے۔ کبھی تو ثقبہ عنبیہ چشم کے اندورنی طبقات کے ساتوین پردے مین درد ہوتا ہے کبھی قلب کی حرکت ثانی کمزور ہو جاتی ہے۔ غرض کہ کُرکُری کے بہانے سے آپ کُہسار کشمیر کے گہوڑے بنجاتے ہین۔ اور کبھی کانٹا لگنے کا حیلہ کرکے بہرائچ کی مینا سے مقابلہ کرتے ہین۔ مگر واہ رے مین۔ آپکا ایک کشمیری پیچ بھی مجھسے نہین چل سکتا ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش	
من انداز قدت را می شناسم	

رائے مرلیدہر کے باغ مین آپکا الگ تہلگ رہنا خالی از علت نہین۔ کوئی سبب خاص ضرور ہے ع۔

	براے پختن شلجم گر گریختہ کاشو	

مرلیدہر کا باغ کوئی نیلگری یا اوٹی کمانڈ۔ یا نینی تال۔ یا مہابلیشر یا دارجیلنگ نہین ہے۔ کوئی سینیٹریم نہین کہ وہان آپ تبدل آب وہوا کے لئے گئے۔ مطلب سعدی دیگر است ع۔

	من خوب می شناسم پیران پارسا را	

مگرہان کہئے تو پرسون شب مین مین نے جو رقعہ بہیجا تہا اسکی عبارت کیسی تھی آپکو دعوے تہا کہ لکہنو والون کے مقابل مین اور خصوصاً سرشار کے مقابل مین کوئی نثر نہین لکہہ سکے گا۔ مگر اب بھی مانوگے کہ نہین کہ ہم حیدرآبادی بھی کچھ لکھ لیتے ہین سچ کہنا کہ بارش کی کیسی عمدہ سبزی نثر مین کہینچکے دکھائی تھی۔

اس سین کے پڑہنے سے بارش کا سمان ضرور بندہ گیا ہوگا۔ اور رمے و مے خانہ ساقی و جانانہ کی ضرور دل مین یاد آئی ہوگی۔ اب بھی اس بڑہاپے مین یہ اپج کی لیتے ہو
باقی عند الملاقات فقط

شاد عفی عنہ

۲۰۰

مہربان پنڈت رتن ناتہہ صاحب سرشار

کسی انگریز سے اسکے سررشتہ دار نے کہا کہ صاحب ہمارے ملک کا سب سے بہتر

میوہ آم ہے اسنے ہنسکر کہا۔ نہین نہین۔ آم وام نہین۔ تمہارے ہندوستان کا
سب سے بہتر میوہ جسکو ہم پسند کرتا ہے **پھوٹ** ہے۔ یہ برجستہ فقرہ سینہ بسینہ
چلا آتا ہے۔ واقعی کیا بات کہی ہے۔ واہ رے ہندوستان ع۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

جو بات کی بے تکی۔ اب اس سے بڑھکر کیا ہوسکتا ہے۔ کہ اتفاق سے اس ملک کو
کوئی بحث ہی نہین۔ **یورپ** مین بھی ہر ملک مین اتفاق ہے۔ مگر ملک اور بادشاہ کے
فائدہ کے لیے۔ مثلاً **روس** مین نہلسٹ۔ **روم** مین مراوسٹ۔ **فرانس** مین سوشلسٹ
جرمن مین کیمونسٹ۔ **برطانیہ اعظم** مین پارنلائٹز وغیرہ وغیرہ۔ لیکن غیر ملک کے ساتھ
جنگ چھڑی اور سب رعایا مین ایکا ہوگیا۔ ہندوستان بالکل اسکی ضد۔ جہان کہین
جنگ چھڑ گئی تو بس۔ دبی داتون آپ بھی ادھر ہی کی گانے لگے۔ فتح کے نقارچی۔ اپنے اپنے
حلوے مانڈے سے کام ہے۔ آپنے جو لکھا تھا کہ فلان فرقہ حیدرآباد پر فلان فرقہ
غالب آیا۔ اور اسپر آپنے بڑی خوشی ظاہر کی تھی۔ مگر مجھے آپکی راے سے اتفاق نہین ہے
کیونکہ تو تو مین مین سے ہمارے ملک کا کوئی فائدہ نہین۔ اور نہ ہمارے مہذب ملک مین
یہ بات اچھی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ ہان اگر دو فرقون مین یہ بحث پیش ہو کہ سررشتہ تعلیم کا
کورس یون بدلنا چاہیے۔ **انگریزی** اور **عربی** کی نایاب کتابون کا **تلنگی** اور
اردو مین ترجمہ ہونا چاہیے۔ **ڈاکخانہ** کے محکمہ مین ان ان ترقیون کی ضرورت ہے
ریلوے شاخ مین ترمیم طلب امور یہ ہین۔ انسداد رشوت ستانی کی ان ان ذرائع سے

فکر کیجائے۔

گورنمنٹ کے مصارف سالانہ کی تخفیف کے مسئلہ پر غور کرین تو البتہ چشم ما روشن دل ما شاد۔

اللہ کا شکر ہے کہ اب ہم حیدر آبادی ماشاء اللہ ترقی کر رہے ہین پچیس برس اُدہر کیا تھے اور اب کیا ہین۔ زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ اللّٰھم زد فزد فقط

شاد عفی عنہ

۲۰۱ مہربان پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار

مین آپکی فراست کا قائل ہوگیا۔ اور کیون نہ قائل ہون۔ خیر سے جو سوجہتی ہے لاجواب۔ وہ سمندر جسکا اور نہ چھور۔ خدا نے اونٹ کیون نہ پیدا کیا جسکی کوئی کل ٹھیک نہین۔ یہ مانا کہ بعض اوقات سلطنتون کے گورنمنٹون کو حسب مصلحت مُلکی بدرجہ مجبوری ایک فرقے کو دوسرے فرقے سے لڑوا دینا پڑتا ہے۔ مگر کب جب گورنمنٹ مستقل طور پر نہ قائم ہوئی ہو۔ اِس طوائف الملوکی کے زمانے مین اگر کل رعایا اور کل ماتحت صوبے ایک ہو جائین تو گورنمنٹ ہاتھ سے جاتی رہے۔ دور کیون جاؤ۔ **ہندوستان** کی تاریخ دیکھو جب دوسری حکومت کے نزدیک یہ بات ثابت ہوئی کہ مختلف اقوام ہند بڑہتی اور زور پکڑتی جاتی ہے۔ تو جو قوم زبردست تھی اُسکو مدد دیکر طاقتور قوم کو نیچا دکھایا۔ اور جب اُس زبردست قوم نے اپنی قوت کے زعم مین سرکشی کی تو اور قومون کو مدد دیکر اسکی طاقت کو توڑ دیا۔

بہادر سکھون اور شجاع مرہٹون اور نواب ناظم بنگالہ اور شاہ اودہ کے تلورئے اور گلجلے پوربیون اور ٹیپو سلطان اور حیدر علی میسوری کو باہم یکے بعد دیگرے شہ دیکر جوتا نا تو یہ باہم کٹ مرے - انکی طاقتون کو گہٹا گہٹا کر یہ حکمت عملی کی کہ مرہٹا سردارون کو باہم لڑوادیا - وہ اپنی اپنی فکر مین تھے - ہر سردار چاہتا تہا کہ مین ہی دوسرا سیواجی ہوجاؤن -

اس پہوٹ کا یہ نتیجہ ہوا کہ مرہٹون کی قوت زائل ہوگئی - اور باہم بدہ بہیڑ ہو کر اسطرح لڑ پڑے جیسے مرغبازی مین اصیل لڑ مرتے ہین - پہر تو تلوارون کی بجلیان اسطرح چمکین کہ خرمن ہستی جہلس کے خاک ہوگئی - حریف کی بن آئی -

ہان مجھے خوب یاد ہے - کسی وقت میرے نانا خدا بخشے جنکو زندہ تاریخ کہنا بجا تہا - کبہی اس قسم کا ذکر آیا تو فرماتے تھے کہ انگریزون کا یہ مقولہ ہے کہ ہمنے ہندوستان مسلمانون سے نہین لیا - بلکہ مرہٹون سے لیا - یہ اُسوقت کا ذکر ہے - اب خدا جانے کیا قول فیصل ہو - مگر قول فیصل وہی ہوگا جو پہلے اُنہون نے بیان کیا -

اسوقت امن و امان ہے - ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی عدل گستر حکومت مین سب ریاستین چین مین ہین - اگر ایک فیوڈٹری ریاست کسی دوسری سے برسر جنگ ہو تو سرکار انگریزی بیچ بچاو کردیتی ہے -

بہرحال عناصر مین اعتدال رہنا صحت کی دلیل ہے - اسی طرح رعایا مین امن کے وقت اتفاق ہونا دلیل استحکام ریاست ہی ع -

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

والسلام فقط
ناصح مشفق شاد عفی عنہ

۲۰۱

پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار

میرا میلان طبع آجکل الکتاب علم سیاست مدن کی جانب زیادہ تر ہے ایڈم سمتھ کی کتاب ولتھ آف دی نیشن جو آپ نے تجویز کی تھی وہ منتہیون کے لیے زیادہ موزون ہے۔ اور ضخیم بھی بہت ہے مسٹر فاسٹ آنجہانی کے لایق اور فرزانہ بیم صاحب نے جو رسالہ تمدن کی نسبت لکھا ہے وہ میرے پڑھنے اور ترجمہ کرنے کے لیے از بس موزون ہے۔ پندرہ بیس صفحون کا ترجمہ کیا ہے تا کہ مطالب و غوامض ذہن نشین ہو جائین۔ ترجمہ سے ذہن اور قوت دراکہ کو بڑی مدد پہونچتی ہے۔ آج کسی وقت ترجمہ سناؤن گا۔ اردو اور فارسی مین تو بفضلہ اچھی طرح مہارت حاصل ہے۔ دیکھئے رفتہ رفتہ اسمین بھی دستگاہ حاصل ہو جائیگی۔ شکسپیر کے پلیز مین سے چیرچری بی بی شرو ڈ کا ترجمہ نظم مین ہو تو کیسا۔ مثنوی گلزار نسیم۔ نل دمن تحفۃ العراقین کے رنگ مین آپکی مثنویان بھی اسی بحر مین ہین۔ اسلیے ہم بھی چاہتے ہین کہ انہین بحور مین شناوری کرین اور دُر مقصود لائین۔

مجھے بھی یہ چہچہاتا ہوا رنگ بہت پسند ہے۔ پہلے مین نے دس بارہ شعر بحر ہزج مسدس مقصور مین کہے تھے۔ یوسف زلیخا سے جامی اور مثنوی زلالی اور

غنیمت کے رنگ مین ۔مگراب دوسرا ڈھرا اختیار کیا۔

ایک صاحب نے جو خواہ مخواہ میرے شاگرد بنتے ہین ایک مثنوی اصلاح کے لئے بھیجی ہے ۔پڑھئے گا تو مارے ہنسی کے لوٹن کبوتر بنجایئگا ۔کہین تو۔

آیا تھا کسی شہر مین اک ہنس بچارا

یہ طرز ہے کہین۔

عزیز وحق تعالے کبریا ہے

جل جلالہٗ ۔یہ صاحب اگرچہ قوم کے بنئے ہین ۔مگر صاحب عزت ومنصب ہین ۔فرمایش کی ہے کہ اس مثنوی کے لئے نام تجویز کردن ۔ بنئے کی رعایت کے مطابق مین نے چھوٹتے ہی تڑ سے کہا کہ اس مثنوی کا نام **پنسیری** سچ کہنا کیسی پھبتی ہوئی ۔اگر یہ **صاحب** حلوائی ہوتے تو اس مثنوی کا نام پنچ میل مٹھائی رکھتا ۔**برفی ۔پیڑا ۔لڈو ۔گلاب جامن ۔امرتی** سب ایک چنگیر مین اور اگر **گندہی** ہوتے تو **مثنوی کا عطر مجموعہ** نام موزون تھا

والسلام فقط

شاد عفی عنہ

---

۲۰۲ پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار

آپکا خط پہونچا ۔بغور دیکھا ۔خوشنویسی کا چشم بددور آپ پر خاتمہ ہے ۔اخاہ ۔اب آپ بھی نام خدا ایسے ہوے کہ **اخبارات** کا مطالعہ شروع کردیا ۔یہ کیا جانئی دنیا دیکھی ۔**اجی مہربان** ۔کیا آپ خواب دیکھہ رہے ہین ۔یا سچ مچ آپ جام سرشار مین

ٹرانسوال کی جنگ کا سین دیکھ رہے ہین - خیر مجھ سے سُنئے - یہ تو ظاہر ہے کہ وزیر اعظم انگلستان نے دل مین ٹھان لی ہے کہ چاہے جو کچھ ہو جنگ ٹرانسوال ٹل نہین سکتی - گویا قضا رسیدہ ہے - اسمین سلطنت ہالینڈ کے باشندے ڈچ لوگ بستے ہین - جنکو بوئیرز کہتے ہین - انگریزون کی بھی وہان عملداری ہے - کیون نہو - کسی کا قول ہے کہ - آفتاب ملکہ معظمہ قیصر ہند کی حکومت مین غروب نہین ہوتا -

انگریز اپنے آپکو انکا افسر گردانتے ہین - یا تو یہ قول فیصل سمجھئے - یا زبردستی - مگر زبردستی کہنا (دبے دانتون سے) البتہ اگر کہئے تو شاید راست آئے - وہ لوگ انگریزون کی اطاعت قبول نہین کرتے ہین - من ہم چیزے ہستم کا نعرہ مارتے ہین - نامہ و پیام ہوتے ہوتے نوبت باینجا رسید -

اب اتمام حجت کے لئے آخری (الٹیمٹم) بھی نہ بھیجا جاے گا - اس سے بظاہر ہے کہ تیغین کل پر چڑھے ہوے ہین - بندوقین بھری ہوئی تیار ہین - تلوارین کاٹھی سے اُگلی ہین بہادری کا خون رگ و پے مین ایسا دوڑ رہا ہے جیسے خوشۂ انگور مین پانی دوڑتا ہی - کیون انگور کا نام بھی کیا تاک کے لکھا ہے - جی تو خوش ہو گیا ہوگا - مُنہ مین پانی بھر آیا کہ نہین - ان سب پر طرہ آرم اسٹرانگ توپین - ع -

	بترس اے مدعی از من کہ آتش در دہان دارم	

زبان حال سے کہہ رہے ہین - اس سے مطلب میرا یہ کہ دونون قومین محاربے کے لئے تلی ہوئی ہین - ورنہ تیغین کیسے اور تلوار کیسی - شاید آپنے دیکھا نہو گا -

نیند کے خمار مین ہونگے کہ اخبارون سے یہ بھی ظاہر ہے کہ آرینج فری اسٹیٹ نے بھی
برٹش گورنمنٹ کے خلاف ٹرانسوال کے ڈچون کی طرفداری کرنے کے لئے
ہتھیار اُٹھانے کا وعدہ کر لیا ہے۔ **الغرض** یہ جنگ بہت بڑی جنگ ہوگی۔
اور اس بات کا بیڑا اُٹھا یا گیا ہے کہ بہادر خون مین ضرور نہائین گے۔ اور جسکی فتح
ہوگی وہ **ناوردگاہ** سے سُرخرو آویگا۔ جنگ بھی وہ گھسان ہوگی کہ العظمت للہ
بہت مدت تک یا دریگی۔ مگر ہر پہلو و جوانب پر جب خیال کیا جاتا ہے تو انگریزون کا
پلہ کہین بھاری نظر آتا ہے۔ آئندہ ارادۃ اللہ غالب۔ مگر مین تو کہتا ہون کہ یہ جنگ
ملتوی ہو جاسے تو بہتر ہے۔ اسمین مجھے انگلستان کے فرقہ لبرل سے کُلّی اتفاق ہے
اگر لڑائی چھڑی تو مین جنگ کے کل نامہ نگارون کی چٹھیان غور سے پڑھونگا۔ مجھے
اسمین بڑا لطف آتا ہے۔

آنکھون نہ دیکھین اور شریک بھی نہ رہین تو کیا اب پڑھ پڑھ کر بھی مزے نہ لین۔
اخبارون کے جنگی نامہ نگار بھی ستم ڈھاتے ہین۔ اور جان پر کھیل کر میدان مین جاتے ہین
وہ جو سوال آپنے میرے آزمانے کے لئے کیا تھا اسکا جواب یہ ہے۔ کہ بھون تو میرے نزدیک
مونث ہے۔ اور ابرو مذکر جس طرح بخار مذکر۔ اور تپ۔ مونث ہی۔ والسلام فقط
شاد عفی عنہ

۲۰۳
سرشار ذیوقار پنڈت رتن ناتھ صاحب

گر بندر کام ہے تمہارا سرشار		اُسکا تو یہی ہے صرف چارا سرشار

بیجا و کدو کے تخم کا تم شیرہ		دم ناک سے جائیگا تمہارا سرشار

یہ چوتھا مصرع اسکا جواب ہے جو آپنے لکھا ہے ع۔

دم ناک مین آگیا ہمارا اے شاد	

کیون آنے کے لئے جانا کیا خوب مصرع ہوا ہے۔ اگر نہ ہنسی آے تو میرا ذمہ الحمدللہ کہ آپکی تنخواہ پہونچی۔ انشاءاللہ ڈیڑھ سو تو کیا۔ تین چار سو روپیہ منصب سرکار سے جب ہوگا تب شاد شاد ہوگا۔ اور سرشار کے حق سے ادا ہوگا مگر کمبخت بوتلین دنادن اُڑا ے جائینگے۔ یہ خرابی ہے۔ کیون رباعی فی البدیہہ جو کہی پسند آئی کہ نہین۔ جواب دو فقط

شاد عفی عنہٗ

---

۲۰۴ پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار

خدا کرے کہ اسوقت آپ ہوش مین ہون۔ دیکھئے کیا بیمثل تاریخ کہی ہے۔ یعنے میجر افسر الدولہ بہادر کے فرزند مسمی ولایت علی مخاطب بہ عثمان یار جنگ نے ایک سفرنامہ بنام سفرنامہ نظام لکھا ہے۔ اسکے طبع کی تاریخ کہی ہے۔ کیا بےمثل ہے۔ ایک کی کمی تھی۔ بادل شاد کہدیا۔

وہوہذا

	این سفرنامہ شاہ آصف کرد تصنیف ولایت اورا		در سفرنامہا افسر نامہ از ہمہ نامہا بہتر نامہ		

بادلِ شاد نوشتم سالش — طبع گردید مظفر نامہ
١٣١٦ھ

تدخدا ایک کا وبال شاد
یعنی (الف)
شاد عفی عنہ

٢٠٥ پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار

شب مین سرکار نے اپنا کلام سُنا کر اپنے فدوی کی عزت افزائی فرمائی۔ بخدا کیا کلام ہے۔ خوشامد کی بات نہین بس قلم توڑ دئے۔
وہ قطعہ جو مین نے بطور نذر پیش کئے اسکی نقل منسلک ہذا ہے۔

قطعہ

ملک سخن پہ کیون نہو قبضہ نظام کا — جھنڈے گڑے ہوے ہین مری شہریار کے
شب مین کلام شہ سے مشرف ہوا تھا شاد — صدقے کلام آصفِ گردون وقار کے

رباعی

شب کو حاضر تھا مین قدمونکے پاس — اُس سے اس فدوی نے عزت پائی
وقت جو لطف سخن مین گذرا + — اس دلِ شاد نے راحت پائی

قطعہ

وہ مراحم وہ کرم فدوی پر — کیون نہ جان اپنی کرون شہ پہ نثار
شاد اپنے دل وجان سے یہ دعا کرتا ہے — صدوسی سال سلامت رہو میرے سرکار

ہے تو گستاخی مگر شاہ سے مجکو ہے امید	ازرہِ بندہ نوازی کرین معروضہ قبول
شب بہین سرکار نے جو غزلین قصیدی تھے پڑہے	شادؔ کو بارگہ شاہ سے ہو جائین حصول

شادؔ عفی عنہُ

۲۰۶ سرشار بیمار

آپکا خط پہونچا۔ اِسمین شک نہین کہ دو روز سے تپ تھی۔ اب افاقہ ہے۔ مگر ناتوانی ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ آپنے پہر مردون کو دغا دی۔ مین نے تو سُنا تھا کہ دو ر روز کے قبل سرشار صاحب جنت مین سلسبیل کے قریب جام لئے ہوے ساقی کے منتظر ہین۔ بہت ہی حیرت ہوئی کہ ایسا صادق القول دوست بے اجازت کیسے روانہ شد۔ مگر حکیم مرزا اسحق بیگ کی زبانی معلوم ہوا کہ نہین مراقبے مین مشغول تھے عالم محویت کی تصویر بشکل میت نظر آتی تھی۔ اسلئے دہوکا ہوا۔ تب کسیقدر جی کو ڈہارس ہوئی ع۔

رسیدہ بود بلاے و لے بخیر گذشت

ہان صاحب یہ تو کہئے کہ ان سب تجربات اور صدمات پر بھی آپنے ابنی محبوبہ زرین کمر عفت کوش عصمت مآب معشوق عالم بنت العنب مادام عفتہا کو کسی دن طلاقتنک نہین کہا۔ واللہ بڑے جوانمرد ہو۔ کوہکن اور قیس کے بھی کان کاٹے۔ اچھی محبت بناہی۔ جان جائے مگر جان جان نہ جائے۔ اسیکا نام عاشقی ہے سگر دوستونکو

آپکی دائمی مفارقت کا صدمہ ہوگا۔ ذرا انکے حال پر رحم کیجیئے۔

مثنوی جسکا نام بہولتا ہون۔ یہ دونون مین اپنے مطبع مین طبع کرنیکی اجازت دیتا ہون۔ گور غریبان **ٹریجڈی** ہے۔ اسلیئے مین اپنے نام سے معنون نہین کرنا چاہتا ہان طبع کرا کے آپکو دیتا ہون۔ آپ اس سے نفع حاصل کر لیجیئے۔

آپ کے مژدۂ صحت مین ایک قطع لکہا ہے۔ اگر قبول ہو باعث لطف وشادمانی ہے۔

قطعہ

بیماری سے پائی تمنے صحت	تہی زیست تمہاری حق کو منظور
ہے **شاد** کی یہ دعا ہمیشہ	رکہے اللہ تمکو مسرور

شاد عفی عنہ

۲۰۷ سرشار ذیوقار پنڈت رتن ناتہ صاحب

آپ کا خط۔ توبہ توبہ۔ دو انگل کا پرچہ پہونچا۔ اگر واقعی **الف لیلیٰ** کا ترجمہ آپنے کیا ہے تو مین ضرور یہ کہونگا کہ ویسا اچہا نہین ہوا جیسا کہ چاہیئے۔

ہاے **فسانۂ آزاد** کی عبارت آرائی کہان اور الف لیلےٰ کہان ع۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

مگر ہان برا بہی نہین۔ اوسط درجہ مین ہے۔ مگر یہ تو کہئے کہ پرانا ترجمہ ہے یا حال کا اُس کتاب کا ترجمہ اگر حال کا ہے تو آپکو اپنی بیہوشی سے فرصت کب ملی تہی۔ شکر ہے کہ خدا نے آپکا کفر توڑا۔ اور یہ دن دکہایا کہ آپ۔ اور ترجمہ کرنے کا ہوش الحمدللہ

	[illegible]ی تقوے گرد و بارہ و جام است اینجا سخنے بے مے و معشوق حرام است اینجا	

گور غریبان کا مسودہ ہمنے نہین دیکہا۔

پیر نابالغ کی مثنوی لکھئے۔ مگر کہین آپ ہی پر پھبتی نہو جائے۔

مہاراجہ سندھیا کی سوانح عمری کے ترجمہ کی آپکو خوب سوجھی۔ ہمارا بھی صاد ہے بشرطیکہ آپ سے ہو سکے۔

اب آپ کاہل نہین ہین تو سبحان اللہ۔ ہم خوش ہمارا خدا خوش۔ مگر تہوڑے دنون مین پہر وہی (تانا نا بانا تن است و پود) وہی جام اور وہی دلارام صحبت رندان سے آشام اور خواب و خور حرام۔ ڈیوڑہی کو بھی سلام۔

ہان صاحب واقعی آج کا سمان بہت سہانا اور لطف خیز ہے۔ اسوقت پچھلی باتین سب آنکھون کے سامنے پہر گئین۔ ہم تو خیر۔ مگر بوڑہے اور زاہدان عزلت نشین اور گوشہ نشینان خمول اور معتکفان مساجد کو بھی یہ شعر ورد زبان ہی ؎

	میرسد صبح کلہ بستہ صحاب الصبوح الصبوح یا احباب	

پنڈت جی۔ انسان پر سب کچہ مصیبت ہو مگر غم اولاد یہ عجب مصیبت ہے کہ جو خوشی دل مین پیدا ہوتی ہے اسکی یاد کے ساتھ ہی سب خوشی فنا ہو جاتی ہے۔ جیسے سُن سان میدان ہو کا عالم۔ سوا سے چشم گریان اور دیدۂ بریان اور کچہ بھی نہین ؎

	سینہ بریان دیدہ گریان رنج وحرمان راچہ کنم ماہمہ ہستم خوگر راحت ہی ہے حسرت وای دریغا	

بس پہر کوئی بات یاد نہین آتی سب لطف کرکرا ہو جاتا ہے۔ ہاے افسوس۔

شاد ع۔

	جان بہ تن و درگورم این چہ زندگانیہاست	

بس اب کچہ اور ہی حال ہے۔ خدا حافظ فقط

شاد عفی عنہ

۲۰۸

میکش خمستان معانی پنڈت سورج بہان صاحب

آپ کا خط پہونچا۔ مسرور ہوا۔ واقعی پہلے بھی آپکی درخواست پہونچی تھی۔ چونکہ اُسوقت خداوند نعمت پیرومرشد خلد اللہ ملکہُ شکارگاہ مین رونق افروز تھے۔ اور مین بھی ہمراہ رکاب حاضر تہا۔ اسلئے فرصت نہین ہوئی۔ اب ضرور بہیجون گا۔ مگر یہ نہین معلوم ہوا کہ تاریخ سنہ ۱۳۱۶ھ کی ہو۔ یا سنہ حال کی۔ اس سے جلد مطلع کیجئے۔ مین آپکا رندانہ اور مستانہ کلام اکثر دیکھتا ہون سبحان اللہ عجیب کیف ہی فقط

شاد عفی عنہ

۲۰۹

میکش خمستان معانی پنڈت سورج بہان صاحب

عدیم الفرصتی کے باعث صرف ایک قطعہ تاریخ آپ کی حسب خواہش روانہ کرتا ہون۔

قطعہ

میکش کا چھپا جبکہ یہ دیوان دوم شاد	دہوم اسکی مچی اور ہوا خوب ہی شہرا
کی طبع نے جب فکر کہ لکھون مین سن طبع	ہاتف نے ندا دی کہو خمخانۂ زیبا

۲۱۰ شاد عفی عنہ

میکش خمخانہ معانی پنڈت سورج بہان صاحب

پہلے کی تاریخ تو ضرور پہونچی ہوگی۔ تلاش تاریخ مین ایک اور مادہ عیسوی نکل آیا پانچ عدد کی کمی تھی۔ تعداد اشعار سے پوری کردی گئی۔ قطعہ تاریخ عیسوی بھی منسلک ہذا ہی یقین ہے کہ ہر دو قطعہ بروقت پہونچے ہونگے۔

قطعہ

چھپا میکش کا دیوان ان دنون شاد	عجب انداز اور شانِ سخن ہے
کہلے ہین پہول یارب کیسے کیسے	چمن ہے یا گلستانِ سخن ہے
چھکتے ہین ہزارون ہی عنادل	بہار افزا وہ بستانِ سخن ہے
نہین یہ بوستان۔ رشک ارم ہے	مصنف جسکا رضوانِ سخن ہے
لکہی تاریخ بالتعداد اشعار	کہ یہ بوسے خمستانِ سخن ہے

۲۱۱ شاد عفی عنہ

عندلیب گلستان سخن محمد ہدایت صاحب وجد دائم نغمہ سنج ہاشمی

کل مولوی محمد عبداللہ صاحب نے آپکا ایک شعر سنایا۔ جو

درحقیقت وجد کرنے کے لایق ہے سُبحان اللہ ہ

وجد	رحمت ہے پس و پیش شفاعت ہے چپ و راست کس شان سے آتا ہے گنہگار تمہارا	

واقعی رحمت اور شفاعت کی اچھی تقسیم ہوئی۔ دوسرے مصرع مین۔ (کس شان سے آتا) سونے پہ سُہاگا ہو گیا۔ کیا کہنا۔ آپکی ذات حیدرآباد کے لئے نہایت مغتنمات سے ہے۔

مین نے تو خیال کیا تہا کہ آپ نے مجکو فراموش کیا۔ مگر صد شکر کہ میری یاد دلمین ہے ایک زمانہ کے بعد آپکا کلام سُنتے مین آیا۔ کیا اچھا ہو کہ گاہے ماہے لطف صحبت کی آپ ہم بہار لوٹین۔ اِس قافیہ گنہگار پر دوسرا شعر اسکے مقابل کا ہونا محال ہے مگر مجھے بھی اُسی قافیہ پر ایک شعر فی البدیہہ شب مین یاد آیا جسکو مین اپنی یاد کے حوالہ کر کے آپکے پاس بہیجتا ہون۔ کیا مین اور کیا میری شاعری۔ مین تو سپاہی ہون۔ اِس میدان کے فن سے البتہ واقف نہین۔ مگر ہان حضرت آصف خلد اللہ ملکہ کا ایک ادنیٰ تلمیذ ہون اسلئے اسپنے کلام پر مجھے ناز نہین تو فخر تو ضرور ہے اب شعر شاد سُنئے۔ وہو ہذا ہ

شاد	بخشایش عاصی کا وسیلہ ہے یہی ایک کہتی ہے مجھے خلق گنہگار تمہارا +	

کبھی کبھی ضرور ملا کیجئے ع۔

غنیمت جان اس مل بیٹھنے کو	

والسلام فقط
شاد عفی عنہ

۲۱۲
میرے بیوفا شریف الحسن۔ نواب

کہئے مزاج شریف کیسا ہی۔ کچہ دوستونکی بھی خبر ہے یا نہین۔ خط لکھتے لکھتے ہاتہہ بھی تہک گئے۔ اور پہرتے پہرتے آدمی کے پاؤن بھی تہک گئے۔ جواب تو کجا۔ پیامے نہ سلامے۔ مین نے مانا اور یہ سب صحیح کہ آپکو اپنی متعلقہ خدمات کے کاروبار کی جہ سے فرصت نہین۔ مگر میرا چہوٹا سا معاملہ ایسا نہ تہا جو آپکو دشوار رہوتا وہ کیا ؟ دو حرفی۔ یعنے خیریت فقط

جواب کا طالب شاد عفی عنہ

۲۱۳
عشق نہفتہ میر منور علی صاحب شیفتہ

اللہ آپکو خوش رکہے۔ ابہی ابہی ایک خط پہونچا سچ ہے کہ آپکی تحریر کی سحر طرازیان دیکہکر دل خوش ہوجاتا ہے۔ آپنے جو غزل کسیکی بہیجی تہی۔ وہ میرے بکس مین موجود ہے ابہی مین نے دیکہی نہین۔ مین اُنکے کلام کو بنظر اصلاح دیکہون یعنے چہ۔ تعجب کی بات ہے بہرحال آپکی خواہش کے موافق دیکہہ بہال کر روانہ کرونگا۔ مگر وہ اپنے اُستاد کو بھی ایک نظر ضرور دکہائین۔ کیا اس سے مقصود امتحان ہے۔ چہوٹے میان کو سلام فقط

شاد عفی عنہ

۲۱۴ مہربان من قاسم علی خان صاحب ارشاد

آپکی دو غزلین ایک اُردو اور دوسری فارسی پہونچین۔ بغور دیکھا حقیقت یہ ہے کہ مین شاعر نہین ہون۔ مگر طبیعت موزون ہے۔ کچہ کہہ لیتا ہون۔ ابتدائی شوق مین فارسی بھی کہتا تہا۔ اب آٹہہ دس سال سے مطلق فارسی کہنا چہوڑ دیا۔ ہان کبھی کبھی اُردو کہہ لیتا ہون۔

ہر چند فن شعر مین قلیل البضاعت اور ناقص الصناعت ہون۔ لیکن آپکی راسخ الاعتقادی نے مجبور کیا۔ جو کچہ رطب دیا بس خیال مین آیا اسکے مطابق اشہب خامہ کو میدان جامہ مین جولانی دی۔ آئندہ سے غزل اپنے رقعہ کی پشت پر نہ لکھیے۔ علحدہ کاغذ پر ایسا لکھیے کہ اصلاح کے لئے بھی کاغذ مین جگہہ کی گنجایش باقی رہے۔

واضح ہو کہ (خادم) بالکسر دال ہے۔ نہ بالفتح۔ لفظ (انجم) جمع نجم بضم میم صحیح۔ بالفتح غلط۔ لفظ (گلنزار) (ذال) سے نہ لکھئے۔ (جو) اور (دگر) کی تکرار ایک مصرع مین غیر صحیح۔ غزل کی رسید سے ضرور اطلاع دینا۔ والسلام فقط

رسید کا طالب **شاد عفی عنہ**

---

۲۱۵ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

واضح ہو کہ مجھے آپکی ایک ہی رجسٹری پہونچی۔ غزل دیکھکر واپس کر دی اسوقت تک کوئی اور غزل آپکی جیسا کہ آپنے اپنے خط مین ذکر کیا ہے نہین پہونچی۔ بلکہ میرے خط کے جواب مین جو تاخیر ہوئی اس سے مجھے اندیشہ ہوا کہ شاید آپکو میری رجسٹریان نہین پہونچین

معلوم ہو کہ آپکے کلام کو مین جو دیکھکر روانہ کرتا ہون - اگر کسی اصلاح مین آپکو کلام ہو یا مذاق اصلاح پسند نہو تو مجھے اطلاع دیا کیجئے مین زیادہ خوش ہونگا - کیونکہ مین نے خود پہلے خط مین لکھدیا ہے کہ مین شاعر نہین ہون - فقط آپ کے حسن عقیدت کا اتباع مجھپر لازم ہے - اپنی تصنیفات سے دو کتابین بھیجتا ہون -

مجبوب الکلام کا ایک اشتہار ملفوف ہے - اگرچہ اس مبارک نام کا رسالہ غرہ ذیقعدہ سے ہی شایع ہونے کا تہا مگر چونکہ حضرت پیر و مرشد خداوند نعمت بندگانعالی دام ملکہٗ کا کلام مبارک ہنوز سرفراز نہین ہوا اسلئے شائع نہین ہوا - اگر آپ کچہ فکر کرین تو مناسب ہے آپکا کلام حسب عادت بخط راست میرے نام آیا کرے - اس اشتہار کی پابندی کی ضرورت نہین -

حدیقہ احمدی اس نام کا ایک رسالہ **دار الریاست رامپور** سے شعر و سخن مین شایع ہوتا ہے - اُسکے دو مصرع درج ذیل ہین - آئندہ سے آپکے حسب درخواست جو مصرع طرح مجھے پہونچا کریگا - مین آپکے پاس ضرور روانہ کیا کرون گا -

مصرع طرح

	اپنے قصور پر بھی تو مجھ سے ملال ہے وصال - جلال - قافیہ ہے - ردیف	

دیگر

	تمہارے روے تابان سے مریجان گر نقاب اُٹھے شتاب۔خواب۔قافیہ۔اُٹھے۔ردیف	

خدا حافظ ہمیشہ شاد اور بامراد رہو فقط
شاد عفی عنہ

۲۱۶ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

آج مین نے آپ کی غزل دیکھکر اُدہر آدمی کو ڈاک خانہ مین رجسٹری کرنے کے لئے بھیجا۔ادہر ڈاکئے نے ایک اور خط آپکا لا دیا۔یہ وہ خط ہے جو میرے پہلے خط کا جواب آپ نے دیا ہے۔اور اسکے ساتھہ ایک غزل بھی منسلک ہی جسکو دیکھکر بواپسی ڈاک روانہ کرتا ہون۔اِس غزل کی زمین نہایت شگفتہ اور دلچسپ ہی۔اسمین کا ایک شعر آپکا نہایت عمدہ اور بے مثل ہے۔مرحبا۔آفرین۔صد آفرین۔کیا بات پیدا کی ہے ؎

	غسل میت کیا اور چین سے سو یا نہ خاک لے مسیحا ترے بیمار نے صحت پائی	

ماشاء اللہ چشم بد دور۔مصرع ثانی کیسا پھڑکتا ہوا ہے۔واقعی ایک دیوان کا شعر ہے ؎

	کیا سخن سنج سخن فہم ہو ماشاء اللہ نور کی تمنے ہے ارشاد طبیعت پائی ✣	شاد

پرچہ غزل کی پشت پر پانچ چھہ شعر اور مین نے گھسیٹ دئے ہین ۔ اگر پسند ہون تو غزل مین شریک کر لیجئے ۔ ورنہ داخل دفتر ۔

مجھے یقین ہے کہ میری دونون رجسٹریان بحفاظت پہونچین گی ۔

اساتذہ کے کلام مین کسکا کلام آپکو زیادہ مرغوب اور دلچسپ ہے ۔ اور کسکا دیوان مطالع مین ہے ۔ ضرور لکھئے ۔

ف۲ ۔ ابتک مجھے یہ معلوم ہوا کہ آپکا وطن کونسا ہی اور آپکو اہل زبان سے **لکھنو** کا مذاق پسند ہے یا **دلّی** کا فقط

شاد عفی عنہ

۲۱۷ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

آپکا شقہ مع سہ غزلہ ایک **فارسی** اور دو **اردو** مین پہونچا چشم بد دور ۔ بہت جلد فکر کی ۔ آپکے شعر اکثر اچھے ہوے ہین ۔ کیفیت مندرجہ رقعہ سے من وعن آگہی ہوئی ہر سہ غزل بعد اصلاح واپس ہین ۔ میرا ایک دیوان جو ابتدا سے شوق مین طبع کرایا تھا اسکے ساتھہ آپ کے حسب درخواست روانہ کرتا ہون ۔ حال کا کلام ابھی شایع نہین ہوا ۔ میرے خداوند نعمت حضرت پیرومرشد بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ نے چند شیر ونکا شکار کیا جسکی تاریخین مین نے لکھکر پیش کی ہین ۔ اور احباب کو بھی تقسیم کی ہین ۔ ایک پرچہ آپکو بھی پاس بھیجتا ہون ۔ فقط

شاد عفی عنہ

۲۱۸

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

دو غزلین پہونچین۔ بناکر بہیجتا ہون۔ دوسری غزل ذرا ڈہیلی ہے۔ بندش چست نہین۔ پہلی غزل البتہ کسیقدر اچھی ہے۔

دو مصرع طرح کے بہیجتا ہون۔ ایک ہفتہ کے قبل میرا مزاج بخار سے علیل تہا اب بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہون۔

مصرع طرح

غم حسنین کرو ماہ محرم آیا ماتم۔ قافیہ۔ آیا غم آیا۔ ردیف	}	عمر گذری نالہ و فریاد مین یاد قافیہ۔ مین۔ ردلیف

شاد عفی عنہ

۲۱۹

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

اسوقت ٹہیک گیارہ بجے ہین۔ دیوان ذوق مطالعہ کر رہا تہا کہ ڈاکیے نے آپکا خط پہونچایا۔ دیکہکر باغ باغ ہوگیا۔ لفافہ چاک کیا۔ آپکے تینون عرائض پڑہے ہے ایک مین آپ نے اپنی ناچاقی مزاج کا اظہار کیا تہا مگر اُسکی دوسری سطر مین صحت کے مژدہ نے دل شاد کیا۔ خدا تندرست رکھے۔ یہ ظاہر ہے کہ آپکے میرے روحانی تعلقات ایسے ہین کہ مین آپکو اپنا عزیز سمجہتا ہون۔ شاگرد اور عزیز مین کوئی فرق نہین۔ بہرحال شاد و خُرم رہو۔ اور آپکے علم مین روز افزون ترقی ہو۔

ہان صاحب خوب یاد آیا۔ آپکی فارسی اگرچہ خوب ہے۔ مگر اہل زبان کی فارسی نہین معلوم ہوتی۔ اگرچہ ہم اہل زبان نہین ہو سکتے۔ مگر کوشش کرنے سے اُنکا تتبع اور تقلید پورے طور پر کر سکتے ہین۔ بلکہ ہم یہ کہین تو می زیبد سہ

شاد	ہم نہین ہین اگرچہ اہلِ زبان ہین مگر رشک طالب و سحبان	

سعدی کا رنگ سب سے اچھا ہے۔ خدا کرے ما و شما جسقدر شایقین علم ہین۔ انکی زبان سعدی کی سی ہو جاے۔ اگر فارسی لکھنا چاہتے ہو اور انشاپردازی تو البتہ نعمت خان عالی۔ ابو الفضل۔ بیدل۔ طاہر وحید اپنے عصر کے بیعدیل اور بے نظیر ہین۔

سعدی کی زبان حاصل ہونا البتہ مشکل ہے اگر وہ حاصل نہو سکے تو خیر عالمگیر کی سلیس فارسی بھی کچہ قند و نبات سے کم شیرین نہین ہے۔

مثلاً (فرزند سعادت توام حفظہا اللہ تعالے وسلم۔ شنیدم کہ جامۂ بلوانی در بر و چیرۂ زعفرانی بر سر۔ در دیوان عام می نشینند۔ سن شریف چہل و شش۔ نازم برایں ریش و فش)۔

سعدی شیرازی کی گلستان کا لطف کسی فارسی کتاب مین حاصل نہین ہو سکتا۔ مثلاً۔ این بگفت و بر سپاہ دشمن زد و تنے چند مردان کاری را بکشت۔

اگرچہ قدیم سے گلستان مبتدیون کو پڑھائی جاتی ہے۔مگر میرے خیال مین منتہی بھی کنہ حقیقت کو نہین پہونچ سکتے۔شاعری مین آپکو دلی کی زبان کا شوق ہے تو۔ذوق مومن۔غالب کا کلام ضرور دیکھئے۔

غالب مرحوم کی جدت پسندی کا مین عاشق ہون ہاں ایک شعر اسوقت یاد آیا۔کیا بات پیدا کی ہے ؎

خدا شرمائے ہاتھونکو کہ رکھتے ہین کشاکش مین کبھی میرے گریبان کو کبھی جانان کے دامان کو

عجب نمکینی ہے۔ہر مصرع شوخی سے بھرا ہوا۔

ناول آپنے جو لکھی ہے دیکھکر واپس کی۔تاریخین بھی ٹھیک ہین۔ایک تاریخ اردو جسمین ناول کو تانیث لکھا ہے۔وہ درست نہین۔ناول مذکر ہے۔اسلئے اسکے معاوضہ مین دوسری تاریخ کہدی۔یہ دونون تاریخین رسالہ دبدبۂ آصفی مین ضرور طبع کرادونگا۔اور یہ بھی خیال رہیگا کہ اگر مطلع خورشید دوبارہ طبع ہو تو اسمین قیمت بھی لکھدی جائیگی۔والسلام۔

دو مصرع طرح کے درج ذیل ہین۔

کوئی دنیا مین برگشتہ مقدر ہو تو ایسا ہو	مرا دل بھی مجھ سے خفا ہو رہا ہے
انسر سخنور ستمگر۔قافیہ۔ہو تو ایسا ہو۔ردیف	خفا۔قافیہ۔ہو رہا ہے۔ردیف

شاد عفی عنہ

۲۲۰

میرے ارشاد سلمہ اللہ تعالے

کل بذریعہ رجسٹری جسمین ایک غزل اور دو مادہ تاریخ تھے ونیملکر بہیجدے - غالباً پہونچے ہونگے - آج چوبیس محرم روز سہ شنبہ کو دو غزلین اور آئین - بوابسی ڈاک بھیجتا ہون خدا کرے بحفاظت پہونچین - یہ دونون غزلین کسیقدر پہیکی ہوئین - مگر انشاء اللہ تعالی رفتہ رفتہ اُستاد بے بدل ہو جاؤگے - ابتدا مین ایسا ہی ہوتا ہے - آپکا کلام ابتدا مین بھی بہت اچھا رہا - اصلاح کی گنجایش کم ہوتی ہے - خدا کرے آپکا کلام ایسا پختہ اور شہرت پذیر ہو کہ کوئی شاگرد **شاد** کا گمان نہ کرے بس میرا تو یہی کہنا ہے **ع**-

	ے نویس وسے نویس وسے نویس	

تھوڑے دنون مین میدان شاعری کا پالاجیت جاؤگے - اُستاد کو خوشی اُسروز زیادہ ہوتی ہے جب شاگرد اس سے فائق ہو جائے - جیسا کہ پسر کا بہ از پدر ہونا باپ کیلئے معراج ہے -

ف۲ خط وکتابت سے تو آپ میرے شاگرد - اور مین آپکا اُستاد ٹھہرا - یا آپ میرے اُستاد مین آپکا شاگرد ہی سہی - مگر صورت آپکی دیکھی نہین - کوئی **فوٹو** ہو تو ضرور بھیجو - کہ **تصویر خانہ** مین اسکو رکھون - اور **میان ارشاد** کو دیکھا کرون -

ف۳ آپکے نام کا ایک **سجع** مینے موزون کیا ہے جو درج ذیل ہے -

سجع

	چشمۂ کوثر یہ ہے قاسم علی	

شاد عفی عنہٗ

۲۲۱ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

آپکی غزلین اور تاریخین پہونچین۔ فارسی غزل البتہ ٹھیک ہوئی ہے۔ مگر دونون اُردو غزلین اور تاریخین بالکل لایق اصلاح نہ تہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لکھنے مین نہایت عجلت کی گئی۔ بہت غور اور فکر کے ساتھ نہین لکھی گئی۔ اگرچہ ایک اُردو غزل مین چند اشعار مین نے بھرتی کر دئے ہین۔ مگر دوسری غزل کو صرف دو چار اشعار دیکھکر چھوڑ دیا۔ مکرر آپ اسمین غور کر کے لکھئے۔ اور متقدمین کے دواوین مین سے قافئے دیکھکر لکھئے۔ کیونکہ قافیون کا انتخاب بالکل غلط ہوا ہی۔ اکثر شعرانے ان دونون زمینون مین غزلین کہی ہین۔ ضرور متقدمین کا کلام دیکھا کیجئے تاکہ آمد یا آورد مضامین مین مدد ملے۔

نمبر ۱۵۔ کی غزل کے متعلق آپنے کوئی صراحت سے جواب نہین لکھا کہ در اصل وہ غزل کیا ہوگئی۔

ف ۲۔ اصلاح شدہ غزلین دوسرے کاغذ پر صاف کر کے منسلک کی ہین فقط

والسلام۔ شاد عفی عنہ

---

۲۲۲ مہربان محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

کیون صاحب کہئے۔ مزاج شریف؟ یقین ہے کہ اصلاح شدہ غزل بحفاظت پہونچی ہوگی۔

نمبر ۱۰ - کی غزل ابتک وصول نہین ہوئی - غالباً ڈاکے نے نہ پہونچائی ہو -
یا ڈاکخانہ ہضم کر گیا ہو -

ایک اشتہار منسلک ہذا ہی - ضرور ان مصرعون پر غزل لکہئے - اور قبل از مشاعرہ
روانہ کیجیئے - تاکہ مین ایک نظر دیکہہ لون - اور مشاعرہ مین پنڈت جی سے پڑہا دون
میری غزل بہی وہی پڑہتے ہین فقط

شاد عفی عنہ

۱۲۳

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب رشاد

مبارکبادیان اور غزل پہونچی - دیکہکر واپس کرتا ہون -

نمبر ۱۰ - کی کوئی عرضی یا غزل آپکی نہین پہونچی - خدا جانے ڈاکے چرالے گئے
یا فرشتے اڑالے گئے - اگر اسکی نقل ہو تو بہیجئے - ضرور دیکہکر واپس کرون گا -
دس نمبر کی عرضی کی تاریخ کونسی ہے - وہ بہی لکہہ بہیجئے - ماشاء اللہ اب تو آپ کے
کلام مین روز افزون ترقی ہو رہی ہے - آپکا شوق بہی لایق قدر ہے -

رسالہ دبدبۂ آصفی جسمین آپکی تاریخین طبع ہوئی ہین روانہ کرتا ہون صفحہ (۲۸)
مین قطعات طبع ہوے ہین -

ایک مصرع طرح بہیجتا ہون اسپر ضرور لکہئے - زمین نہایت کشادہ ہے -

مصرع طرح		
	کہہ امید پہ قائم ہے عالم ایجاد قافیہ مع ردیف شمشاد وغیرہ	شاد عفی عنہ

۲۲۴ میرے مہربان محمد قاسم علی خانصاحب ارشاد

اِس غزل کو بغور دیکھا - ابتدا سے انتہا تک - دوسری غزل از سرِ نو لکھنا بہتر ہے -
اِس غزل مین معلوم ہوتا ہے کہ کم توجہی کی گئی - بہت بے ربط اور بے معنی اور خلاف محاورہ
اور غیر موزون لکھی گئی ہے - بعض بعض مصرع موزون ہین - مگر بے معنی اور بے ربط -
لہذا مین اسکو واپس کرتا ہون - اگرچہ اِس زمین مین دوسری غزل چند اشعار کی لکھکر بھیجنا ممکن تھا
مگران دنون کاروبار سرکاری مین زیادہ مصروف ہون - اسلئے مہلت بھی کم ہے -
اور طبیعت بھی اسطرف مخاطب نہین -

بے نقط غزل اور معروضہ لکھنے مین آپ نہایت مشاق ہین - میرے پاس کے منشی جو ہین
اُنکو بانقط لکھنے کی عادت ہے -

اجتماع ضدین محال - خصوص جب آپکی غزل کی نقل کیجاتی ہے - اُسوقت پڑھنے والے کو
دقت ہوتی ہے - نقاط آرایش و زیبایش اور زیور خط ہین -

بس یہی ایک نکتہ کی بات ہی فقط

شاد عفی عنہٗ

---

۲۲۵ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

یہ قصیدہ اول کے قصیدہ سے نیک ہوا - یقین ہے آپ خیریت سے
ہونگے -

محبوب الکلام روانہ کیا - اِسمین آپکی غزلیات طبع ہوئی ہین - اور

سرکار ظل سبحانی خلد اللہ ملکہٗ کا کلام بھی موجود ہے فقط
شاد عفی عنہ

۲۲۶
مہربان محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

اِس غزل کے آخر شعر ٹھیک ہوئے ہین بسبب کاردبار سرکاری آپکی غزلیات واپس کرنے مین دیری ہوتی ہے۔ اور اسیوجہ سے مین آپ کے خط کا جواب نہ لکھہ سکا الحمدللہ سب خیریت سے ہین۔ یقین ہے کہ آپ بھی خیریت سے ہونگے فقط
شاد عفی عنہ

۲۲۷
مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

ابکی آپکی غزلیات دیکھکر واپس کرنے مین ضرور کسی قدر تاخیر ہوئی اور آپ کو بیشک انتظار کرنا پڑا مگر مجبور تہا اسلئے کہ کوہ مولی کے عرس مین ایک ہفتہ کی رخصت لیکر گیا ہوا تہا آج وہان سے واپس ہوا ہون۔

بعض شعر آپنے اچھے کہے گو کم لکھے۔ ذرا طبیعت پر زور زیادہ ڈالئے اور دیوان کا مطالعہ ضرور ہے۔ آتش۔ ذوق۔ داغ کا کلام ضرور دیکھئے۔ اگر آپ زیادہ لکھین بھی تو خود آپ دوبارہ نظر ثانی کر کے اشعار منتخب کیجئے۔ اور وہ منتخب شدہ اشعار بھیجا کیجئے تو اسمین بہت جلد آپکے کلام مین زور پیدا ہو جائیگا۔ اور انتخاب کے بعد جو اشعار اصلاح مین قابل صاد ہونگے انکو دیکھنے کے بعد آپکو اچھے اور برے کا امتیاز پیدا ہو جائیگا۔ اور اسباب کو جاننے لگین گے کہ انتخاب کے وقت کیا سمجھکر آپنے اُس شعر کو قائم کیا

اور اصلاح کے بعد وہ کس وجہ سے قائم رہا۔ یا اگر ترمیم ہوئی تو کیا ترمیم ہوئی۔
یقین ہے کہ آپ بہت خیریت سے ہونگے۔ **محبوب الکلام** ماہانہ پہونچتا ہے
یا نہین۔ یہ لکھہ بھیجے فقط
شاد عفی عنہ

۲۲۸

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

آپکی غزل مورخہ ۲۰ جمادی الاول کی نسبت جسمین آپنے نسبت زنجبیل بجای
عطر و عنبر و گلاب و صندل دریافت کیا تہا اسکا بوجہ عدیم الفرصتی جواب لکھہ نسکا
چنانچہ غزلیات آپ کی اسی وجہ سے بدیر روانہ کی گئین۔ آج کچہ تہوڑی سی فرصت ملی
مناسب سمجہا کہ آپکو اسکا جواب دون تاکہ آپکی تشفی ہو جاے۔

وہو ہذا

پارہ ۲۹ مین جو سورہ دہر ہے۔ اسمین یہ آیت ہے کہ۔ ویسقون فیھا
کاسا کان مزاجھا زنجبیلا۔ جسکی تفسیر مفسرین نے یہ کی ہے کہ ماء یشبہ الزنجبیل
فی الطعم وکانت العرب یستلذون الشراب الممزوج بہ۔

صاحب معالمات الاسرار نے۔ یہ لکھا ہے کہ (نوشتہ در جنت کاسے کہ باشد
مزاجش زنجبیل یعنے چشمہ کہ مسمی کردہ شدہ بہ سلسبیل)۔

صاحب مدارک نے یہ تفسیر کی ہے کہ (پلاے جائینگے ابرار جنت مین
پیالہ شراب کا جسکا مزا زنجبیل کا ہوگا۔ اور اس چشمہ کا نام زنجبیل اسلئے رکہا گیا ہی کہ

اُسکا مزا زنجبیل کا ہی کہ عرب اِس سے لذت اُٹھاتے ہین اور اُنہین خوشگوار معلوم ہوتا ہی

صاحب معالم التنزیل نے یہ تفسیر کی ہے کہ (زنجبیل اُن چیزون سے ہے کہ عرب اِسکو اچھا سمجھتے تھے موسم گرما مین - وعدہ کیا خدا نے اُن سے کہ بیشک وہ پلائے جائینگے جنت مین ایک پیالہ کہ جو ترکیب دیا گیا ہوگا زنجبیل جنت سے اُسکی بہت مشابہت زنجبیل دنیا سے نہین ہے -)

تحریر مذکورہ بالا سے آپ خیال کرسکتے ہین کہ خدا نے اپنے کلام پاک مین زنجبیل کی تعریف کس طور سے کی ہی - یہ بھی ایک چشمہ ہے جنت مین کہ جسکا مزا زنجبیل کا سا ہی

حوض کوثر کے نسبت صراحت کی ضرورت نہین کہ اسکا علم ہر ایک مسلمان کو ہے -

کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ ان دونون کی لطافت وخوبی وخوشگواری مزہ وغیرہ عطر وگلاب وعنبر وصندل سے بڑہی ہوئی ہے - ہرگز نہین - پس ان دونون مین جو نسبت ہے اسکا اندازہ آپ ہی کیجیے -

بوجوہ متذکرۂ بالا بجاے عطر وعنبر وگلاب وصندل - زنجبیل وحوض کوثر کا استعمال کیا گیا - اب بھی اگر کوئی بات ذہن مین نہ آئے تو اطلاع دیجاے کہ پھر اُسکو بصراحت لکھدون فقط

شاد عفی عنہ

۲۲۹

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

ماشاء اللہ یہ غزل اچھی تھی۔ اکثر شعر اچھے ہین۔ اللھم زد فزد۔ یقین ہے کہ آپ بہت خیریت سے ہونگے۔ الحمدللہ والمنہ مین اور میرے بچے سب خیریت سے ہین آجکل حیدرآباد مین سردی بہت ہے۔ وہان سردی کا کیا حال ہے۔ اب کے سال آپکے مدرسہ کے بچون نے امتحان دیا یا نہین۔ کُل کتنے پڑھتے ہین۔ اور کون کونسی کتابین پڑھائی جاتی ہین۔

آپکے فرزند نے بھی شعر کہنا شروع کیا۔ ذہین ہین۔ یقین ہے کہ اچھا کہنے لگین گے فقط

شاد عفی عنہ

---

۲۲۳ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

غزل بعد اصلاح واپس ہے۔ ایسے قافیہ و ردیف مین ابھی سے طبیعت پر زور نہ ڈالئے۔ پہلے سلیس سلیس زمینون مین لکھا کیجئے۔ یہ کس دیوان سے مصرع لیکر لکھا تھا معلوم نہوا۔

بفضلہ یہان سب خیریت سے ہین۔ یقین ہے کہ آپ مع اپنے بال بچون کے خیریت سے ہونگے۔

بوقت فرصت اس مصرع مین لکھئے ع۔

	تصدق مرا دل ہوا چاہتا ہے ہوا۔ قافیہ۔ چاہتا ہے۔ ردیف	شاد عفی عنہ

۲۳۱

مہربان من محمدؐ قاسم علی خان صاحب ارشاد

ماشاء اللہ یہ غزل اور غزلون سے بہت اچھی ہوئی - اب بفضلہٖ بیشتر سے کہین اچھا کہنے لگے فقط

شاد عفی عنہ

۲۳۲

مہربان من محمدؐ قاسم علی خان صاحب ارشاد

یہ غزل اچھی لکھی گئی - ماشاء اللہ آپ روز بروز ترقی کر رہے ہین منصرمی الہامی کی آپنے جو مبارکباد دی اسکا شکریہ -

ف ۲ - آپکے گذشتہ معروضے جو آپکے فرزند کی شادی کے متعلق ہین پیش ہوئے ہین قریب مین انشاء اللہ اسکا انتظام ہوجائیگا فقط

شاد عفی عنہ

۲۳۳

مہربان من محمدؐ قاسم علی خان صاحب ارشاد

آپنے خدا جانے کس دُھن مین غزل لکھی - کہ کُل غزل دوسری بحر مین ہے مصرع طرح یہ تھا -

	بر آئے دل کی جو کچھ آرزو ہو	

اسکا وزن یہ ہے - مفاعیلن - مفاعیلن - فعولن - آپنے بحر متقارب سالم مین غزل لکھدی - فعولن - فعولن - فعولن - فعولن -

مین نے اکثر آپکے قافیون پر دوسرے شعر کہکر گیارہ شعر کی غزل لکھدی ہے -

بہتر ہوگا کہ آپ **عروض** کے ایک دو رسالہ کسی سے پڑہئے۔ اسکے قبل ماہ محرم مین آپنے دو تین قطعات مع تاریخ بہیجے تھے۔ وہ بالکل اصلاح کے قابل نہ تھے۔ اسلئے داخلِ دفتر کر دئے۔ ممکن تہا کہ اسکے معاوضہ مین ایک دو قطعہ اور تاریخ مین کہلکر بہیجتا۔ مگر فائدہ کیا۔ آپ ہی طبیعت پر زور ڈالکر خود لکہئے۔

پرسون کا خط پہونچا۔ مین نے آپکے فرزند کی شادی کے لئے جو کچہ معاونت کرنے کا وعدہ کیا تہا اسکو ضرور ایفا کرونگا۔ مگر جو عرضی آپنے حضور پرنور دام ملکہ مین پیش کرنیکے لئے بہیجی تھی اسوقت موقع نہین ہے فقط

شاد عفی عنہ

۲۳۴
مہربان من محمد حیدر علی خانصاحب نوشاد

آپکی غزل ابتدائی بغرض اصلاح پہونچی۔ اس فن کی اُستادی انہین کاملین کے لئے سزاوار ہے جنہون نے اپنی تمام عمر اس فن کے حاصل کرنے مین گذاری۔

مین اس فن کا اُستاد نہین ہون۔ بلکہ ابتدائے مشق کہنا بے محل نہو گا۔ ہان طبیعت کسیقدر موزون ہے۔ کبہی کبہی کچہ کہہ لیتا ہون۔ چنانچہ مین نے آپکے والد کو بھی یہی لکہا تہا۔ اور آپکو بھی لکہتا ہون کہ اگر آپ کسی کامل اُستاد سے اصلاح سخن لین تو مناسب ہوگا۔

فن شعر گوئی نہایت نازک ہے۔ اگر ذرا بھی غلطی ہو جائے تو ہزارون اعتراض پیدا ہو جاتے ہین۔

بلحاظ اسکے کہ آپکے والد سے مجھے اتحاد ہے اور آپ اُنکے فرزند ہین -

غزل مرسلہ حسب خواہش رطب ویابس دیکھکر واپس کی فقط

شاد عفی عنہ

۲۲۵
مہربان محمد حیدر علی خان صاحب نوشاد

دونون غزلین مین نے دیکھین - پہلی غزل تو بالکل ٹھیک نہ تھی - مکرر اسکو کہئے -

دوسری غزل مین کوئی شعر چڑھا ہوا نہین تھا - ذرا طبیعت پر زور دیکر کہا کیجئے فقط

شاد عفی عنہ

۲۲۶
مہربان محمد منور علی صاحب ساجد

ایک قطعہ اور ایک غزل جو بتقریب سالگرہ مبارک حضرت خداوندنعمت خلد اللہ ملکہٗ آپنے لکھی تھی پہونچی - ماشاء اللہ سالگرہ تو آپنے خوب ہی لکھی بعض بعض اشعار مین کچھ کمی بیشی ہوئی ہی - قطعہ بھی حسب حال ہے -

آپکو غیر معمولی انتظار کرنا پڑا ہوگا - عدیم الفرصتی کے باعث سے مجھے آپکا کلام دیکھنے کی فرصت نہین ہوئی - کیونکہ آپ خود اچھا لکھتے ہین - اور صاحب استعداد ہین - لہذا مین مناسب سمجھتا ہون کہ حضرت داغ جو اس فن کے اُستاد مانے جاتے ہین انسے اصلاح لیا کیجئے - تو آپکی موجودہ استعداد مین اور ترقی ہوگی -

مین اس فن کا اُستاد نہین ہون - لہذا میری اصلاح سے آپکو جیسا کہ چاہئے نفع نہو گا فقط

شاد عفی عنہ

۲۳۷ مہربان محمد منور علی صاحب ساجد

غزل اور ایک قطعہ جسکو آپ سہواً رباعی لکھ گئے ہین آپ کے معروضہ کے ساتھ پہنچا۔ غزل اور قطعہ دونون سے بہت کم توجہی پائی جاتی ہے۔ غزل ابتدا سے آخر تک غیر موزون ایک مصرع دوسرے مصرع کا متضاد۔ بندش الفاظ سست۔ محاورے غلط۔ خدا جانے کس وہن مین لکھی گئی تھی۔ از سر نو دوسری غزل لکھنی پڑی۔ اول تو غیر موزون ہونے سے مین خود حیران رہا کہ کس بحر مین غوطہ مارون۔ یہ بحر بھی عجب بحر ذخار تھی۔ کہ العظمۃ للّٰہ ع

	دُرِ مقصود کیونکر ہاتھ آئے نہین ہو جس سمندر کی کوئی تھاہ	شاد

بہرحال مجھے بھی اسکی شناوری مین مدد لینی پڑی۔ آئندہ سے ذرا عروض کا خیال رکھین تو بہتر ہوگا۔ صرف موزونی طبع سے شاعری نہین آتی۔ اندھیری راہ مین ٹھوکر کھانا ضروری بات ہے۔ اور روشنی مین اتفاقی امر۔ رباعی کا مضمون کچھ ایسا پیچیدہ تھا کہ واقعی بہت غور سے دیکھنا پڑا۔ وہ بھی درست کر دیگئی۔

سابق مین آپنے جو قطعہ اور غزل بھیجی تھی بعد اصلاح واپس کر دی گئی یقین ہے کہ پہونچے ہونگے ع۔

	دعا بس ہمین است تو شاد باشی	

شاد عفی عنہ

۲۳۸ مہربان خواجہ محمد فرید الدین خان صاحب فرید

آپکا معروضہ مع غزل پہونچا۔ کیفیت سے مطلع ہوا جس ذریعہ سے آپ تعارف حاصل کرتے ہین یہ آپکا حُسن عقیدت ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ نہ مین شاعر ہون اور نہ اُسمین کمال ہے۔ پہر کیونکر ہو گا کہ مین آپکے کلام کو اصلاح دون۔

حیدرآباد مین جہان اُستاد حضرت داغ سے بڑہکر کوئی اُستاد نہین کل امیر مینائی بہی حیدرآباد آگئے ہین۔ یہ اُستاد داغ کے ہمصفیر ہین۔ دونون بے بدل۔ ان کو چہوڑکر آپ مجھ سے اشعار کی اصلاح کی خواہش کرتے ہین۔ آپ ہی اسکو سوچئے۔ مین ابہی تک مشورہ لیتا ہون علاوہ اسکے کاروبار سرکاری سے اسقدر کہان فرصت بہرحال آپکی خواہش کے موافق غزل دیکہکر واپس کرتا ہون۔ گلدستہ مین بھی طبع ہو جائیگی فقط

شاد عفی عنہ

۲۳۹

یادگار دودمان قادریہ محمد حسینی صاحب قادری عقیل

آپ کے عمزاد برادر کے جوانمرگ ہونے کا حال سُنکر سخت افسوس ہوا حیف حیف کہ کیسے کیسے گلہاے نودمیدہ موت کے خزان رسیدہ ہاتہون سے برباد ہوتے ہین اور کیسے کیسے غنچہ ہاے ناشگفتہ قضا کے پامال جفا ہوتے ہین۔ سب کا دل پسیجا۔ مگر اس کمبخت کا دل کس بلا کا سنگین ہے کہ نہ پسیجا۔

اسمین شک نہین کہ جو رنج آپکو ہوا ہے اسکی کیفیت بھی آپکے دل ہی سے پوچہنا چاہئے مگر جنکے دل زخمی ہین اُنکے زخم رسیدہ قلوب پر اسکا اثر ایسا ہوتا ہے جیسا کہ برق کی روشنی

سرایت کرتی ہے۔

درحقیقت صبر کرنا کیا ہے۔ اپنے دل پر جبر کرنا ہے۔ مگر کیا کیا جاے صبر کے سوای چارہ نہین۔ جبر کا نام صبر ہے۔ عالم اسباب کی یہی تعریف ہے کہ مجبور رہونا۔ ایک روز سبکو کوچ کرنا ہے اللہ بس باقی ہوس فقط

شاد عفی عنہ

۲۴۰

شاعر نبیل و جلیل عقیل مولوی سید محمد صاحب مددگار سلمہ اللہ تعالیٰ

مین نے تاریخ دینے کا وعدہ کیا تہا۔ مگر افسوس ہے کہ اس وعدہ کو جلد ایفا نکر سکا۔ اسکے وجوہ بہت سے ہین۔ مگر یہان بیان کرنا عذر گناہ بدتر از گناہ کے مفہوم کا مصداق ہوگا علاوہ اسکے مادہ سابق کا وُخور دہو گیا۔ ہزار ڈہونڈہ مارا مگر کہین اسکا پتا نہ لگا۔ ؎

مادہ اس طرح ہوا غائب
جیسے عنقا جہان سے ہے معدوم

تلاش کرتے کرتے خدا کا پتا ملتا ہے۔ بقول شخصے جوئندہ یابندہ۔ مگر یہ نہ ملا گویا عنقا ہو گیا۔ یا ملائکہ نورانی رفرف پر اُڑا کر لے گئے۔ خیر عجلت مین ایک اور مادہ تاریخ ڈہونڈہ ڈہانڈہ کر بہم پہونچایا ہے۔ واقعی کسی نے خوب کہا ہے۔ تاریخ برنیاید۔ تاریخ برنیاید۔ خدا کرے کہ آپکی پسند آئے۔

یہ **فرہنگ** یعنے **فیض گہربار** جبتک فیض رسان عالم رہیگا۔ تب تک میرا ارمغان تاریخ بہی صفحۂ قرطاس اور دیباچۂ عالم پر قدر دانون اور پڑہنے والون کی

آنکھون کی جوہرشناس نظرون سے مستفیض ہوگا۔
زمانہ ہوگیا کہ لطف سخن اور صحبت باغ وچمن نظارہ نسرین ونسترن سے ایسے دور ہین
جیسے سہ

بلبل ہون صحن باغ سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہون چراغ سے دور اور شکستہ پر

یقین ہے کہ آپ کا مزاج بہت خیریت سے ہوگا۔ اللہ تعالےٰ شادمان
رکھے فقط **شاد عفی عنہ**
زمین گیر کوچہ سداد

۲۴۱
سرمایۂ نازاسیہ منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی سلمہ اللہ القدیر

خیابان آفرینش چوٹ کھاے ہوے دلون کے لئے نشتر ہے اور نشتر کا لطف
وہی جانتے ہین جو جانتے ہین۔ اور اسکو خضر راہ معرفت وہی پہچانتے ہین جو پہچانتے ہین سہ

ہزار نکتہ باریک تر زمو اینجاست
نہ ہرکہ سر بتراشد قلندری داند

مصرعۂ پسندیدہ۔ لولاک لما خلقت الافلاک کی تفسیر ہے بین السطور کہکشان
تو ایک بیت شنگرف بدر میز ہے بے غائلہ ریب۔ آپ یادگار اسیر و مصحفی ہین۔ آپکے
کلام کا نور فوق النظر ہے۔ تو جادو بیانی کا حسن برشتہ وگلوسوز فوق السما ہے

ماشاء اللہ اصناف سخن پر آپ قادر ہین یہ کیا کم کمال ہے تعریف مین یہ شعر کافی ہے ؎

اہل ہنر کی شاد ہو تعریف کسطرح		موتی کلام ہے تو وہ بحر کمال ہین +

۲۴۲ شاد عفی عنہ

یکۂ تاز عرصۂ سخن منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی سلامت

آپکی علالت مزاج نے اسمین شک نہین کہ آپکے دوستون اور جوہر شناسون کے دلون کو پژمردہ کردیا تہا۔ بارے شکر الٰہی کہ پنڈت سرشار صاحب نے یہ مژدہ طرب انگیز سُنایا کہ اب آپکے چارون عناصر مین اعتدال ہے علالت زوال بصحت ہو رہی ہے مگر ضعف باقی ہے۔ خدا نے چاہا تو شفا بجلد حاصل ہو جائیگی ع

	رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت	

آپکے حیدر آباد آنے کے قبل ہی میری آنکھون کو انتظار اور کانون کو اشتیاق تہا کہ آپکو دیکھون اور آپکا کلام سُنون۔ انشاء اللہ تعالےٰ اب وہ وقت قریب آتا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ آپکو شفائے عاجل عطا فرمائے۔

کما قال الشاد

قطعہ

ہے زکوٰۃ بدن یہ بیماری		یہ علالت خدا کی ہے حکمت
رنج کے بعد جس طرح ہے خوشی		ویسے بیمار کے لئے صحت

شاد عفی عنہ

مہربان منشی لطیف احمد صاحب اختر مینائی

آپکے والد بزرگوار امیر احمد صاحب مینائی جنکو برسون تک سلمہ اللہ تعالےٰ لکھا کرتے تھے آج خدا بخشے مرحوم لکھے جاتے ہین۔ انکی بے وقت اور غریب الوطنی کی موت نے ایک عالم کو ناشاد کردیا۔ اسمین شک نہین کہ اس جامعیت کا مقدس سچے مسلمان اور اُستاد کا ہمیشہ کے لئے آنکھون سے اوجہل ہونا قیامت کا سامنا ہے مجھے مرحوم کی وفات نے بہت صدمہ پہونچایا۔ افسوس ہے کہ صورت بھی نہین دیکھنے پائی۔

جینے والون کو انکی ملاقات اور دیکھنے کا جو اشتیاق تھا اسپر اندازہ ہوسکتا ہے کہ مرنے والے کے آرزومند دل پر کیا کچہ محشر بپا ہوا ہوگا۔ مگر بشر کو مجبوری ہے ؎

نیست در گلشن اسباب جہان رنگ ثبات	ہمہ از دیدۂ ما ہمچو نظر مے گذرد
چون نفس خانہ بدوشیم نداریم آرام	عمر آسودگی ما بسفر مے گذرد

سوا اسکے کہ انسان افسوس کرے اور کیا ہوسکتا ہے۔

آپکے دل پر جو صدمہ گذرا اسکا اندازہ کوئی نہین کرسکتا۔ مگر درحقیقت صبر کرنا گویا اپنے اوپر جبر کرنا ہے۔

اللہ کی مشیت مین بشر کی کیا قدرت چل سکتی ہے اسلئے مجبوری ہے اور مجبوری ہی کا نام صبر ہے۔ یہ سفر سبکو درپیش ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو اور مرحوم کے باقیات صالحات کو صبر عطا کرے۔ ان اللہ مع الصابرین فقط

شاد عفی عنہ

۲۴۴ میرے مہربان خواجہ شاہ احمد صاحب جنیدی

آپکا خط کوئی پانچ بجے پہونچا۔ لفافہ چاک کیا دیکھا۔ جی تو چاہا کہ پرہون تو اڑکر پہونچون اور مشاعرہ مین شریک ہوکر آپکا دل شاد کرون۔ مگر بے بال و پری نے بمصداق اس شعر کے مجبور کیا ؎

بلبل ہون صحن باغ سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہون چراغ سے دور اور شکستہ پر

غالباً آپ اس عذر کے پڑھنے کے ساتھہ ہی ضرور یہ کہین گے کہ بگھی مین گھوڑے جوت کر پہونچ جاتے۔ اور یہ ممکن بھی تہا مگر دو عذر درپیش ہوے۔ ایک تو یہ کہ مین نے کوئی غزل نہین کہی تھی۔ دوسرے یہ کہ چار بجے کے قریب میری سب گاڑیان سرکار عالی مین حسب الحکم بہیجدی گئین۔ میری سواری کی گاڑی موجود ہے مگر گھوڑے کو کرمی ہوگئی جنگل مین منگل منا رہا ہے۔ خدا جانے صبح تک وہ رہتا ہے۔ یا مولی کی سواری کے لئے کوچ کرتا ہے۔

الغرض یہ وجوہ ہین کہ آج مین شریک ہونے سے مجبور رہا۔ افسوس کہ آپ اور آپ کے **راجہ صاحب** علی الخصوص **حضرت داغ** یاد کرین۔ اور میری شرکت کو صحبت مشاعرہ مین ضروری سمجہین۔ اور مین عذر کرون۔ بخدا اسکا بھی میرے دل پر داغ رہیگا۔ کیا کرون المعذور مجبور۔ ایک قطعہ فی البدیہ کہا ہے بطور ارمغان بھیجتا ہون۔ حضرت داغ کو دکھا کر پڑھ دیجئے۔ یا داخل دفتر کردیجئے۔ آپ چاہین آپکا کام چاہے

کیا آپ بھی عرس دیکھنے آئین گے - میلا نہ دیکھئے مضایقہ نہین - مگر اپنا جلوہ دکھا دیجیے وہو المطلوب -

قطعہ

عادی ہون شعر کہنے کا پر کیا کرون کہ اب
مجکو غزل کے لکھنے کی فرصت نہین رہی

ہے لایقِ قبول مرا عذر واجبی
کچھ جاے شکوہ جاے شکایت نہین رہی

شاد عفی عنہ

۲۴۴ ہمصفیر بلبل باغ سخن لفٹننٹ شایق حسین خانصاحب سفیر -

آپنے اس تکلف کے ساتھ اپنے دیوان کی تاریخ مانگی کہ مین حیران رہا - جب کہ آپ خود اپنی تحریر سے اقبال کرتے ہین کہ مجھ سے آپ کو محبت اور عقیدت ہے تو پھر تکلف اس موقع پر اگر بیجا نہین تو بجا بھی نہین - بہرحال آپکے دیوان کے لیئے تاریخ کا دینا ضروری ہے زبردستی مجھے آپ لوگون نے شاعر بنا دیا ہے - بہرحال ایک ٹوٹی پھوٹی تاریخ بھیجتا ہون -

تاریخ

شاعرِ خوش بیان و ذی جودت
نکتہ سنج و فہیم و خوش تقریر

مومنِ پاک شایق حسنین
کرتے ہین جو تخلص اپنا سفیر

ایک دیوان نغز اُنھون نے لکھا
کھینچدی حسن و عشق کی تصویر

لکھنو والون کا ہے رنگ اسمین
انکے اُستاد تھے جناب امیر

	سال تاریخ شاد نے فی الفور سخن خوب ۔ کر دیا تحریر ۱۳۱۵ء	

شاد عفی عنہ

۲۴۵

مہربان نارائن داس صاحب مہر

آپنے حکمرانی کے اصول پر جو مضمون لکھا ہے ماشاء اللہ طبیعت کو زور دیا ۔ واقعی اچھا مضمون ہوا ۔ مگر حکمرانی کے چند اصول ہین جنکے بغیر حاکم حکومت نہین کر سکتا ۔ وہ اصول تمدنی حالت پر نظر ڈال کر حکمران مین ضرور ہونے چاہئین ۔ ورنہ طعام بے نمک ۔

پہلے ۔ نصفت پسند ہو ۔

دوسرے متعصب نہو ۔

تیسرے ۔ جفاکش اور بیدار مغز ہو ۔

چوتھے ۔ رحم و غضب کو موقع پر استعمال کرنے کی لیاقت رکھتا ہو ۔

پانچوین ۔ عیاش اور مصرف نہو ۔

بدون ان پانچ باتون کے حاکم کیسا ہی عالم اجل اور فاضل پابند شرع کیون نہو کبھی حکومت کرنے کے قابل نہین سمجھا جاتا ۔ اگر یہ باتین صحیح ہین اور پسند کرتے ہو تو اپنے مضمون مین کسی موقع مناسب پر شریک کیجئے ورنہ خیر ۔ داشتہ آید بکار ۔

آجکل سالگرہ مبارک کے جلسون کی جو طرفہ دھوم دھام ہے ۔ ہر کہ و مہ یگانہ و بیگانہ رعایائے سرکار اس چونتیسوین سالگرہ مبارک کی تقریب منانے مین سرگرم ہین ۔

یہ صرف ہمارے حضرت خداوندنعمت مدظلہ العالے کی عدل گستری اور رعایا پروری کے اصول حکمرانی ہین جو باتین بتائین۔ انہین سے جملہ صفات سے حضرت کی ذات بابرکات موصوف ہے جب ہی تو یہ جان نثاریان اور اظہار خوشنودی بہ عقیدت عامہ رعایا کی جانب سے ہو رہی ہین۔ آپ بھی کوئی قصیدہ کہئے۔ مین بھی فکر کرتا ہون فقط

شاد عفی عنہ

۲۴۶ میرے شفیق راے دیوی پرشاد صاحب سحر

آپنے ارض الرمل میری مصنفہ کتاب طلب کی تھی۔ ابھی وہ چھپی نہین اور نہ وہ نام باقی رہا۔ کیونکہ ارض الرمل سنہ ۱۳۱۱ھ کے لئے موزون تھا۔ جب تو وہ مکمل بھی نہین ہوئی تھی۔ اب تو سنہ ۱۳۱۶ھ ہے۔ کوئی دوسرا تاریخی نام سوچ رہا ہون اگر ملجاے تو فھوالمراد۔ ورنہ سیدھا سادہ کوئی نام رکھدونگا۔ آپکے حسب استدعا مقدمہ معلومہ مین قرعہ ڈالکر دیکھا۔ اشکال سعد داخل اور اپنے گھر کے۔ دائرہ سکن کے حساب سے تین اشکال اپنے گھر مین نہایت زبردست ہین۔ اور وہ تینون طالع کے گواہ ہین کامیابی کی ضرور امید ہے۔ مگر کسیقدر دیر سے۔ اور یہ ظاہر ہی ہے کہ مقدمہ بیچدار ہے۔

ایک جلد **مطلع خورشید** اور ایک جلد **روضہ شریف** ارمغان بھیجتا ہون۔ **گلستان** کا انتخاب ابھی طبع نہین ہوا۔ آجکل مطبع کا انتظام بہت خراب ہی میری پسند نہین۔ ہان ایک شخص ہوشیار۔ خواندہ۔ مہذب۔ ملا ہے وہ مہتممی کے قابل ہی۔ اُنکے سپرد جب یہ مطبع ہو جائیگا کام بھی اچھا چلے گا ورنہ۔

گر ہمین مکتب است و این ملا +
کار طفلان تمام خواہد شد

باقی عند الملاقات فقط

شاد عفی عنہ

۲۴۷

عزت آثار لچھمی نارائن صاحب عارف

آپکا معروضہ مورخہ ۷ جون سنہ ۱۹۱۰ء مشعر خبر وحشت اثر انتقال جی نرائن صاحب پہونچا۔ افسوس صد افسوس کہ ایک نونہال اس گلشن دنیا سے دنی سے ابھی پہولا نہ پہلا تہا کہ باد خزان کے جہونکون نے فنا کر دیا۔ اور دار فانی سے دار بقا کو پہونچا دیا۔ اِنّا للہِ واِنّا الیہِ راجعُون ہ

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اسکے سوائے اور کچہ چارہ نہین کہ فاصبر اِنّ اللہ مع الصابرین

شاد عفی عنہ

۲۴۸

قبلہ عالم راجہ ہرکشن بہادر مدظلہٗ

آداب و کورنش۔ نامہ عنایت سے فدوی ممتاز ہوا۔ خیر و عافیت سے دل نیاز منزل کو تشفی حاصل ہوئی۔ خداوند تعالیٰ جلشانہ سایہ عاطفت پدری کو تا صد و سی سال برقرار رکھے۔

فدوی حضرت کی بارگاہ سے رخصت ہوکر الوال پہونچا۔ تیسرے روز جاترا ہوئی۔ مخلوق کم تھی۔ دکانین حسب دستور سجی سجائی۔ مگر بکری کم ہوئی۔ کئی دوکاندارون نے معافی محصول کے لیئے درخواست پیش کی۔ حسب مناسب حکم دیا گیا۔

آب وہوا ٹھیک ہے۔ مگر جاڑے زمہریر کومات کرتے ہین۔ کہان حیدرآباد اور کجا زمہریر۔ جہان تھوڑا سا ٹھنڈا پانی پیا بس لرزہ ہوجاتا ہے۔ کانپتے کانپتے کلیجا منہ کو آتا ہے دشوار یہ ہے کہ گرم پانی پیا نہین جاتا۔ ایک دو روز کے بعد کوہ شریف جاؤنگا۔ اور بعد عرس کے واپس حاضر ہونگا۔

حضرت قبلہ عالم ظلسبحانی سے بھی عرس شریف کی رخصت حاصل کی ہے۔ بندہ زادون کی طرف سے آداب وقدمبوسی عرض کرتا ہون۔ حد ادب فقط

شاد عفی عنہ

۲۴۵

میرے عزیز برخوردار راجہ چندا پرشاد طول عمرہٗ۔

کل پانچ بجے منگل پلی جو اپنی جاگیر ہے۔ وہان پہونچا۔ آدھی رات تک کیا بیکم آرام سے بیٹھے رہے اور اسکے بعد یکایک آندھی آئی اور طوفان بے تمیزی کی ہوا چلنی شروع ہوئی۔ معاذ اللہ ڈیرے کی طنابین ٹوٹ گئین۔ بھوانی پرشاد پر خیمہ گر پڑا۔ اور وہ اُسمین پارسل ہوگئے۔ انہون نے اسقدر غل مچایا کہ عیاذا باللہ ایک تماشا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد مینہ برسنے لگا۔ تمام ڈیرے مین پانی آگیا تھا۔

کشتی نوح تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد پانی تو موقوف ہوا مگر ڈیرے کی چھت برسنی شروع ہوئی۔ وہ دو گھڑی برسی تو یہ تمام رات برستی رہی۔ بہت مشکل سے شب گذری اب اسوقت صبح کے آٹھ بجے ہین۔ چارپی کے بیٹھا ہون۔

چار بجے تک اگر پھر او کالی برسات نہ ہوئی تو آگے روانہ ہوتا ہون۔ اپنے چھوٹے بھائی محبوب پرشاد کو دعا کہو۔

شاد عفی عنہ

۲۵۰

جان پدر راجہ چندا پرشاد بہادر

تمھاری عرضی پہونچی۔ تمنے خوب یاد دلایا۔ واقعی محرم قریب آگیا۔ خیر مقدم خداوندی ظل سبحانی کے لئے قطعات ضرور ہونے چاہئین۔

سال گذشتہ کے قطعات **محمد حسین خوشنویس** نے میری بیاض مین صاف کر دئے ہین۔ اُنھین قطعات کو لیکر کسی خوشنویس سے لکھواؤ۔ اور آئینہ مین نصب کر کے رکھو۔ ایک دعائیہ قطعہ جو صنعت نقاط تحت و فوق مین لکھا تھا وہ اسوقت یاد آگیا۔ یہ بھی صاف ہو کر آئینہ مین نصب ہو۔ اس قطعہ کا ایک شعر فوق النقاط ہے اور دوسرا تحت النقاط۔

قطعہ

شاہ رستم صولت و خاقان حشم		آصف ظلِ خدا گردون وقار
میر **محبوب علی** آباد باد		بر سرِ جاہ اسے پروردگار

باقی بفضلہ سب خیریت ہے - آج تمہارا دفتر مین جانیکا دن ہے - ضرور وقت معینہ پہ جانا اور کام سیکھنا - جسقدر تحصیل علم مین کوشش کروگے میری خوشنودی ہے - خداوندعالم مجھسے زیادہ صاحب علم و ہنر کرے - اور مخلوق خدا کو یہ کہتے ہوے سنون کہ (بہ از پدر) ہین - خدا ہمچنین کناد زیادہ دعا -

دعاگو شاد عفی عنہٗ

۲۵۱

برخوردار چندا پرشاد

میرے پیارے عزیز جانِ پدر
خط بہجت نما سب مجھے پہونچا

من وعن ایک ایک حرف پڑہا
اسی خط مین **وفا** کی آئی غزل

خود ہی اصلاح کیجئے صاحب
کرتا واپس ہون اسکو بے دیکھے

انکو تاکید کیجئے گا ذرا
آم کا تحفہ آپ نے بھیجا

ہے یہ میوہ کہ رشک قند و نبات
نیشکر کا بھی رنگ ہے پھیکا

دایما حق رکھے تمہین آباد
دلِ ناشاد شاد شاد ہوا

اِسکا مطلب تمام مجھپہ کھُلا
جسکو کہنا غلط نہین ہے ہزل

بات کی داد دیجئے صاحب
کیا کرون گا مین اُسکو اب لیکے

دل لگا کر لکھا کرین اچھا
دلِ مسرور باغ باغ ہوا

شہد و شکر ہے جسکے آگے مات
منہ مرا تمنے کر دیا میٹھا

ختم کرتا ہون اِس دعا پہ کلام		رہو دلشاد اور شیرین کام	

شاد عفی عنہ

۲۵۲

جان پدر راجہ چندا پرشاد بہادر

کل پنڈت جی کی زبانی مین نے بہت خوشی سے سُنا کہ جب وہ تمہارے ساتھ ایٹ ہوم مین گئے تھے۔ پلٹتے ہوے فقیرون نے سڑک سے تمہاری گاڑی کا پیچھا کیا۔ اور ہمراہیون سے اُنکو انعام دیا جب وہ لوگ نظر سے اوجہل ہوے۔ تو کہا کہ (ایسے سنڈون بدمعاشون کو کچھ دینا صرف یہ دکھانا ہے کہ ہم امیر ہین۔ ورنہ نظر ثواب سے اُنکو دینا میری راے کے خلاف ہے۔)

یہ فقرہ مجھ سے پنڈت جی نے کہا تو میرے دل پر اثر ہوا۔ اور تمہاری اِس فراست اور خیالات کا حال سُنکر خدا کا شکر ادا کیا۔

اللہ تعالی تمہین عمر طبعی عطا کرے۔ آمین۔ بیشک اِس قسم کے فقیرون کو دینا ثواب نہین بلکہ اظہار امارت ہے۔ اور یہ خیال بھی لوگون کو ہوتا ہے کہ ہمارا نام ہوگا۔

خیرات تو اُسی کا نام ہے جو اپنا رزق آپ پیدا نکر سکتے ہون اُنکو دین۔ یہ کیا معنی کہ ادہر چار پیسے ملے اور سیندہی خانے پہونچے۔ اور مزے اُڑاے۔ اور جب نشہ مین چور ہون تو راستہ سے آتے آتے چہیڑ کر لڑائی مول لین۔ اور جوتی پیزار ہو جائے یہ تو ثواب نہین عذاب ہے۔

لیکن جس قسم کی خیرات جاریہ چلی آتی ہے۔ اسکا اس مفلسی ریاست مین روکنا معیوب

سمجھا جاتا ہے۔ بہرکیف مجھے تمھارے اس خیال سے بڑی خوشی ہوئی۔ خزانہ دارکو حکم دیا گیا ہے کہ تمہین اس جلدوین پانچ اشرفیان فوراً دیدے خدمتگار کو بھیجکر منگالو ہان خوب یاد آیا مین نے سُنا کہ آج تمنے بجرنگ کو پیٹا۔ آدمیون پر ہاتھ چلانا بالکل بدتہذیبی ہے۔ ان پانچ اشرفیون مین سے ایک جرمانہ۔ اب چار ہی رہ گئین۔

مین چاہتا ہون کہ تم مجھ سے بہتر بہ از پدر ہو۔ اور راجہ چندولعل کا نام روشن کردو۔ تمنے کل کونسی نئی کتاب شروع کی اس سے اطلاع دو۔

گلوریا صاحب برابر آتے ہین کہ نہین۔ اخبارات کا دیکھنا ضروری سمجھو جو پڑھتے ہو شب مین تھوڑی دیر تک اسکو مکرر دیکھا کرو شب کا پڑھا ہوا زیادہ یاد رہتا ہے فقط

شاد عفی عنہ

سنہ ۲۵ ۱ع

جناب ماموں تراب علیخان صاحب قبلہ

بعد عرض آداب گزارش کہ عنایت نامہ سے مشرف ہوا کیفیت مندرجہ سے خوشی ہوئی۔ زیادہ کیا عرض کرون ع

رواق منظرِ چشم من آستانۂ تست کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست

نیاز مند کے لئے آپکی اور رمانیونکی تشریف آوری باعث خوشی ہے

دربان کو تاکید اکید کردیگئی - زیادہ حد ادب فقط

شاد عفی عنہ

۲۵۴

جناب ماموں تراب علیخان صاحب قبلہ

آداب عرض ہے - آپکے حسب ارشاد معتمد پیشی کو حکم دیا ہے - آج یا کل جاری ہوجائیگا - دو تین روز سے بوجہ کاروبار سرکاری وحاضر باشی ڈیوڑھی مبا جواب عرض نکرسکا معافی چاہتا ہون - یقین ہے کہ مزاج عالی خیریت سے ہوگا -

(۲) مین نے افواہاً سُنا ہے کہ جناب نے مجاور بیگم صاحبہ کے ہمشیرہ ہونے سے انکار فرمایا ہے - غالباً یہ خبر غلط ہو گی - کیونکہ بھائی اپنی بہن کی نسبت ایسا خیال نہین کرسکتا - چہ جائیکہ آپ جیسا بھائی ہوے ورنہ خیال مجھے محال معلوم ہوتا ہے فقط

شاد عفی عنہ

۲۵۵

جناب ماموں تراب علیخان صاحب قبلہ

آداب ونیاز -

تین رسالہ مصنفہ سید شاہ محمد ہاشمی قادری چشتی صوفی - موسوم بہ نقد عرفان سبیل الوصول - زبان معنوی - پہونچے دو دو چار چار صفحہ ہر رسالے کے مین نے پڑھے ہے اسمین کچھ شک نہین کہ نقد عرفان نہایت ہی بیش بہا عدیم السیم کتاب ہے -

سبیل الوصول معرفت حق کے لئے عمدہ سبیل ہے۔ ہر بین السطور گویا چشمۂ کوثر و زنجبیل ہے۔

نردبان معنوی مبتدیون کے لئے زینہ ہے منزلِ مقصود کو پہونچنے کا اسکو قنطرۃ الحقیقت کہنا بجا ہے۔ جو اس پل سے عبور کرے تو معصیت کا بیڑا پار ہے۔

ان تصانیف منیف سے شاہ صاحب کے مذاق اور واقفیت کا ٹھیک اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ مین کسیوقت ضرور شاہ صاحب موصوف کی ملاقات سے مستفیض ہونگا۔

شاہ صاحب کو حسب ارشاد برخوردار راجہ چندا پرشاد کی تعلیم کے لئے ضرور مقرر کرتا۔ مگر اسوقت کوئی عہدہ اُستادی کا خالی نہین ہے لہذا مجبوری ہے فقط

شاد عفی عنہ

۲۵۶

عزیز القدر راجہ نانک پرشاد

آپکی صحت کی کیفیت سُنکر خوشی ہوئی۔ علاج ڈاکٹری کسکا ہے۔ یہ معلوم نہوا۔ دو چار روز ہوے آپکے مامون کا ایک رقعہ آیا تھا جسمین اُنھون نے لکھا تھا کہ پانچ چار روز تک نانی صاحبہ نہین مل سکتین۔ لہذا مین نے اپنا قصد ملتوی کیا۔ اگر اب مل سکین تو انشاء اللہ تعالےٰ کل پانچ بجے بلکہ چار بجے

آؤنگا فقط

شاد عفی عنہ

۲۵۶

عزیز القدر راجہ نانک پرشاد

نقل درخواست حکیم طالب آفندی بہیجکر لکہا جاتا ہے کہ اسقدر رقم
رقم کا ادا نکرنا موجب بدنامی ہے۔ فوراً ادا کرکے اطلاع دیں۔ یا وہی رقم لیکر انہیں
بہیجدین کہ انکو دیکر رسید طلب کیجاے۔ فقط

شاد عفی عنہ

۲۵۷

ہیرا لال صاحب نشاط

ایک ڈبہ کاغذ اور چہ پتیان مع چہ عدد قلم کے پہونچے۔ ماشاء اللہ ایسا چکنا
کاغذ تو دیکہا نہین گیا۔ خدا جہوٹ نہ بلواے بس صورت دیکہ لو۔ آئینہ کی حاجت نہین
ہاتھی دانت کی تقطیع ہے۔ یا رخسار یار کا اسپر پرتو پڑا ہے عجب قسم کا کاغذ ہے
کاشمیری اسکے روبرو ہیچ ہے۔ اور کاشمیر کا بازار سرد ہوگیا۔ قلم ماشاء اللہ۔
نہایت ہی خوش وضع اور خوبصورت۔ اگر انکو فرمانرواے ہفت اقلیم۔ گرہ کشاے
امید و بیم کہون تو سزاوار ہے۔ تیغ نہین مگر اسکا کاٹا پانی نہین پیتا۔ ذوالفقار
نہین۔ مگر عدو کا جگر اسکو دیکہکر دو نیم ہے۔ اسکا فرمان جف القلم ہے بارڑہ ندارد
مگر برش کی صفائی مین کاسہ فرق اعدا کو ایک قط مین قلم کر دیتا ہے۔ اللہ تعالی آپکو
باین مہربانی ہای دوستانہ شاد و خرم رکہے فقط

شاد عفی عنہ

۲۵۸ ہیرالال صاحب نشاط

آپ سچ کہتے ہین کہ بہت سے مسودے میرے ایک نمبر کے صندوق مین اصلاح کے واسطے فراہم ہوئے ہین مگر آپکو یہ خیال نہو کہ آپکی کوئی غزل یا قصیدہ یا قطعہ یا رباعی اصلاح کے بغیر رہگئی ہے **شوق صاحب** کی غزلین بھی دو چار پڑی ہوئی ہین۔

مشکل تو یہ ہے کہ نہ مین شاعر ہون نہ اُستاد کامل۔ زبردستی لوگ اصلاح سخن کے لئے مجھے مجبور کرتے ہین۔ احباب کی خاطر شکنی بھی مجھے منظور نہین۔ مگر اب تو ہفتہ عشرہ مین دس بیس غزل ضرور آہی جاتی ہین۔ کاروبار سرکاری سے کم فرصتی ہے۔ جیسا دل کاروبار سرکاری مین لگتا ہے اب شعر شاعری مین نہین لگتا۔ ہان بیکاری کے زمانہ مین یہی دھن اچھی معلوم ہوتی تھی۔ مے و معشوق۔ گل و بلبل۔ انہین سے کام تہا۔ خواب مین بھی یہی نظر آتے تھے بفضلہ تعالیٰ شانہٗ جب سے خدمت سرفراز ہوئی ہے ہر وقت قواعد سپہگری رتق و فتق نظم و نسق کی سوجھتی ہے۔ بندہ تو قوم کا خود سپاہی ہے یعنے **چھتری راجہ رامچندر** کی قوم کا اور خدا نے خدمت بھی فوجی عطا کی۔ سچ ہے کہ خدا شکر خورے کو شکر دیتا ہے بہت آرام سے گذرتی ہی۔

ذرا کاروبار سرکاری سے فرصت پاؤن تو ضرور آپکی غزل بے بدل دیکھکر روانہ کرونگا۔ مطلع بے مثل لکھا ہے۔ اگر بہت ضروری اور جلدی ہے تو فوراً بذریعہ سوار اطلاع دیجئے **معلیٰ صاحب** کے ہان بھیجتا ہون کہ وہ دیکھکر واپس کردین آپکو دلی والون کا کلام پسند ہے۔ اور مین بھی دلی والون مین **غالب** مرحوم کا

شیدا ہون - باقی تا دم تحریر سب خیریت ہے والسلام -

جواب کا طالب شاد عفی عنہٗ

۲۵۹

ہیرالال صاحب نشاط

آپکی غزل پہونچی - بغور دیکھی - اور بنا کر روانہ کردی - چونکہ ابھی آپکی ابتدائی مشق ہے لہذا اشعار مین زیادہ اصلاح ہونا مقام تعجب نہین - یہ جو آپکو شکایت ہے کہ میرے اکثر اشعار کاٹ دئے گئے - ابتدائے مشق مین کل غزل بیکار اور ترمیم کے لائق ہوتی ہے - بہرحال آپکی غزل کو مین نے فکر کے ساتھ دیکھا - اور جہانتک ممکن ہوا آپکے اشعار یا مصرع قائم رکھکر اصلاح دی - خدا کے فضل سے محرم آیا ۱۳۱۶ھ شروع ہوگیا - مصرع طرح بھیجتا ہون - اسپر غزل لکھئے باقی خیریت ہے - دعا کرتا ہون کہ آپ بھی باخیر و عافیت رہین - والسلام فقط

مومنو غم کے ہین دن ماہ محرم آیا

جواب کا طالب شاد عفی عنہ

۲۶۰

ہیرالال صاحب نشاط

مبارک - مبارک - مبارک - ڈیڑھ گز کی مبارکبادی - میری طرف سے قبول ہو - اخاہ اب تو پانچون گھی مین ہین اور سر کڑہائی مین - لیجئے نشان تو بڑہا - خدا خدا کر کے فرطِ شادی سے ٹوپیان اُچھل رہی ہین - اب اسکے بعد ہیرالال کے فرزند جواہرلال کی سواری کرّ و فر دھوم دھام کے ساتھ جلوہ افگن ہوگی -

حضرات پنج ڈنکے پر گھن گرج چوٹ لگائین گے - ہر طرف سے بدہا ہونگی بوچھار ہوگی - مبارکبادی کے خطوں سے **ڈاکخانہ مبارک** کی باچھین کہل جائین گی - ڈاکئے ہشاش بشاش منہ میٹہا کرنے کی فکر مین کل پہونچانے کا خط دو منٹ مین باد صبا رفتار کیطرح لاکر پہونچائین گے - جواب دیتے دیتے منشی کے پنجر بگڑ جائینگے - شکریہ ادا کرتے کرتے آپ کا ہاتہ تہک جائیگا - مگر یارون کو یہی سوجہیگی کہ جلسہ لین ؎

	ساقی ہو مے ہو باغ ہو گردش مین جام ہو گل و بلبل مین اور زمانہ بکام ہو - +	

کہین تہاپ پڑ رہی ہے - کوئی نشہ مین سرشار - وحشت بنا ہوا - باغ کی روشون پر نازنینان گلبدن چہل پہل کرتی ہونگی اور ادہر باریک باریک پہوار پڑتی ہوگی - اور کوئی خوش گلو **ملہار** مین کہتی ہوگی (آئیو بدرا کارے کارے رہی بجلی چمک مورے آنگن مین) اور **حضرت شاد مدظلہ** چپوان لگائے ہوئے رندان سے آشام کا ٹہاٹہہ دیکہہ دیکہکر پہولون نہین سمائین گے - زاہدان خشک کی گت بنائی جا رہی ہے - واللہ عجب لطف ہوگا کیون میان **نشاط** صاحب یہ سمان پڑہکر خوش تو ضرور ہوئے ہو گے کہ **شاد صاحب** نے بہی گلشن قرطاس پر کیا سین کہینچکر دکہایا کہ اگر **بہزاد دمانی** ہوتے تو وہ بہی اپنا قلم توڑ دیتے - خیر اللہ وہ دن جلد لاتا ہے - مگر **بہتیا** صاحب اخوبشی کیا کم ہے - جہٹ پٹ جلسہ کا دن مقرر ہو جائے - اور ہماری دعوت ہو - کہانے مزے مزے کے پکین - رشک حوران بہشتی طلب کی جائین اور یہ مطلع سیطلے گایا جائے ؎

	ساقیا برخیز ودردہ جام را	خاک برسر کن غم ایام را	

مصرع

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

بہت جلد وہوم دہام کی تیاریان شروع ہوجایئن۔ اور دعوتی رقعے داخل ہوجایئن ورنہ پہر بری ہوگی۔ دو مہینے کی تنخواہ صرف نذرانہ داخل کرنا پڑیگا فقط

جلسہ کا طالب شاد عفی عنہ

۲۶۱

ہیرالال صاحب نشاط

کل کے روز آپکو ڈیڑہ گز کی مبارکبا دلکھی۔ اور ایک ٹکٹ جواب کے لئے روانہ کیا مضامین سحر آمیز سے آپ کا دل خوش کردیا۔ اور منتظر تہا کہ اُسکے صلہ مین آپ جلسہ دینگے مگر واہ رے مرے شیر آدہ آنہ کا ٹکٹ بھی ہضم کیا اور ڈکار تک نہ لی جواب تک قلم انداز۔ کیا کہنا ہے۔ اِس بہدیسیل شعر پر ختم کرتا ہون ؎

نہ جلسانہ ولسانہ سے اور نہ مینا
ہوا ہضم اُلٹا ٹکٹ۔ آدہ آنا +

جواب کا طالب شاد عفی عنہ

۲۶۲

ہیرالال صاحب نشاط

آپ لکھتے ہین کہ۔ یہان زیکشت آجکل ہو رہی ہے کہ (آئی) کے گیارہ عدد لین یا اکیس ۲۱ میرے خیال مین دونون صحیح ہین۔ گیارہ بھی لے سکتے ہین اور ۲۱ بھی۔ مین آپکو

ایک گر بتائے دیتا ہون اسکو ذہن نشین کر لو۔ ہمزہ کا کوئی عدد فن تاریخ مین نہین لیا جاتا لیکن جب یا پر ہمزہ ہو جیسے (پائی ۔ آئی ۔ بہائی) تو اس ہمزہ کی (ی) کی دو یا ہو گئین ۔ جب دو ہوئین تو خواہ مخواہ بیس عدد لئے جائینگے ۔ مگر بعض شعرا نے دس ہی عدد لئے ہین لہذا اب ہمکو اختیار رہے کہ چاہے دس عدد لین چاہے بیس جیسا موقع ہو۔ **اسیر لکھنوی** جسکی اُستادی کا ادنی ثبوت یہ ہے کہ **امیر مینائی لکھنوی** سا مسلم الثبوت اُستاد اُنکا شاگرد ہے۔ **ریاض خیر آبادی** اور **رتن ناتھ سرشار لکھنوی** بھی انہین کے خاندان کے چشم و چراغ ہین وہ لکھتے ہین ع ۔

	دعائے خلق دوا ہوگئی شفا پائی	

اسمین (پائی) کے ۲۳ عدد لئے ہین اور اُنکے شاگرد رشید سرشار دام کیفیتہ کسی کے **شوالے** تاریخ بنا یو نکتے ہین ع ۔

	سرشار سال لکھو ہے خانہ خدائی	

(خدائی) کی یا کے بیس عدد لئے ہین **شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی** کا مادہ تاریخ سُنو ع ۔

	ہمایون و مسعود شد کدخدائی	

بعض اُستادون نے دس عدد بھی لئے ہین ۔ جیسے ہمارے **جہان اُستاد نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی** کا مادہ تاریخ ع

	شان و شوکت وہ جاہ و اقبال اب یہ آئے	

اسمین وسنا ہی عدد لئے ہین ۔

فن تاریخ دل لگی اور تاریخ گوئی بازی طفلان نہین ہے کسی نے کیا خوب لطیفہ کہا ہے ۔

تاریخ برنہ آید تاریخ برنہ آید ۔

مجھ سے ایک صاحب نے پوچھا کہ بعض شاعر لفظ آئینہ کے (۶۶) عدد بتاتے ہین اور بعض (۶۷) اب آپ کیا فتوی دیتے ہین ۔ مین نے لکھا دونون برسرحق ہین ۔ اس معنے کر کے کہ لفظ آئینہ اگر تقطیع مین (آ ۔ ای ۔ نا) رہے تو (۶۷) لین گے اور اگر آئینہ بروزن فعلن ہے تو (۶۶) لین گے آپ بھی یاد رکھئے کسی جانگو شاعر نے اپنے آقا کو خوشامد مین لکھا ع ۔

	تمہارا شہ سے بڑھکر مرتبہ ہے	

معاذ اللہ ۔ شاعر بھی گھامڑ اور اُنکے آقا بھی ۔ اسمین ایک ذراسی باریکی ہے تمہارا شہ (مفاعیلن) سے بڑھکر مر (مفاعیلن) بتہ ہے) (فعولن) (مر) کا لفظ بددعا ہے یہ تو رہی ع ۔

	اے تاج دولت برسرت از ابتدا تا انتہا	

والی مثل ہوئی کسی بادشاہ کی شان مین ایک شاعر نے قصیدہ لکھا تھا ۔ سر دربار ایک اور شاعر نے جو اُس شاعر قصیدہ لکھنے والے کا جانی دشمن تھا موقع پاکر عرض کی کہ حضور اسکی تقطیع فرمائین ۔

اے تاج دو (مستفعلن) لت برسرت (مستفعلن) لت برسرت شُشکر بادشاہ

غضب مین آیا اوربیچارے شاعر کو دربار سے نکلوا دیا۔ خدا کی پناہ ذراسی بات مین عمر بھر کی فرمانبرداری مٹیا میل ہوگئی۔

اب کاروبار سرکاری کا وقت ہی خدا حافظ فقط

شاد عفی عنہ

۲۶۳ ٹھاکر پرشاد صاحب شوق

آج آپ نے غزل بھیجی۔ اُسکے پڑھنے سے جی خوش ہوگیا۔ ماشاء اللہ اچھی غزل اور سیر غزل ہے۔ آپ مین ایک نقص یہ ہے کہ دیوان کم پڑھتے ہین۔ خواجہ حیدر علی آتش کا دیوان۔ صبا کا دیوان ضرور دیکھو۔ دلی والون مین مومن اور سودا و ذوق کا کلام مجھے بہت پسند ہے۔ مرزا نوشہ غالب کا رنگ سبحان اللہ۔ مین تو عاشق ہون۔

میری تو یہ دعا ہے کہ خدا کرے میرے کلام مین غالب کا رنگ آجائے۔ مگر وہ روش ہم اختیار نہین کرسکتے وہ اُنکا حصہ ہوگیا ہے

غالب	کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیرِ نیمکش کی یہ خلش کہان سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا	

بارک اللہ کیا شعر ہوا ہے۔ وجد کرنے کے لائق ہے۔ آپکی غزل کا یہ شعر مین نے کاٹ دیا۔

شوق

	زلف مشکین ہے یا خطا ہے یہ سچ کہو کون سی بلا ہے یہ	

زلف کے لئے خطا صحیح مگر خطا کو بلا کہنا یعنے چہ - دوسرے مصرع مین آپ نے سچ کے لفظ کو ہاے ہوز کے ساتہہ لکھا ہے (سچہ) مین بھی بہت دنون تک اسی غلطی مین تہا - مگر سرشار کی بدولت یہ غلطی جاتی رہی - ہاے ہوز لکھنے کی ضرورت نہین یعنی سین - اور چ - کافی ہے ؎

	سچ اگر پوچھئے تو زلفون کو مشک کہنا مری خطا ہے یہ	

اسکی ردیف کا آخری لفظ (یہ) کانون کو اچہا نہین معلوم ہوتا - اور سچ اور جہوٹ سے بھی کوئی سروکار نہین - مین نے یہ شعر یون بدل دیا ؎

	عنبرین زلفِ یار کو مین نے مشک باندہا مری خطا ہے یہ	شوق

ذیل کے شعر کو ؎

	خون ہاتہون مین مل کے کہتے ہین کیسی اچہی بہلی حنا ہے یہ	شوق

خون ہاتہون مین ملکے عاشق کا کہتے ہین کیا رچی حنا ہے یہ

خون ہاتہون کو نہین ملا جاتا - ہاتہون مین ملا جاتا ہے - باقی شعر بے عیب ہے

والسلام فقط
شاد عفی عنہ

۲۶۴
ٹھاکر پرشاد صاحب شوق

آپ لکھتے ہین کہ ہیچ کو کاتب نے ہیچہ لکھکر اس لفظ کی مٹی پلید کی ہی اس سے مجھے اتفاق ہی ۔ مین خود ان کاتبون سے بیزار ہون ۔ آپکی غزل اچھی ہے مطلع بھی خوب ہے ۔

شوق	باتون باتون مین جب بگڑتے ہین سر محفل وہ مجھ سے لڑتے ہین	

مین نے اسمین حسن مطلع بڑھا دیا ۔

	مول لیکر لڑائی لڑتے ہین بے سبب مجھ سے وہ بگڑتے ہین	

ایک شعر کاٹ دیا لفظ چڑنی نہین ہے ۔ چڑھنے ۔ ہائے ہوز کے ساتھ ہے ۔ قافیہ غلط ہے فقط

شاد عفی عنہ

۲۶۵
ٹھاکر پرشاد صاحب شوق

آپکی غزل واپس ہے ۔ اکثر اشعار اچھے ہین مگر معلوم ہوتا ہے کہ سر شار صاحب کی دیکھی ہوئی غزل ہے ۔ ورنہ ایسی سنگلاخ زمین مین ٹٹو چلنا دشوار ہے ۔

اور ایسے اشعار بے تکلف کہنا ٹیڑھی کھیر ہے خیر اگر پنڈت سرشار صاحب نے غزل نہین دیکھی ہو تو اب انہین دکھائے گا کہ اصلاح کیسی ہوئی فقط

شاد عفی عنہ

٢٦٦

عزیز من سید عبدالعلی صاحب

آپ نے تو تعریف کے پل باندہ دئے - مبالغہ بھی ایسا کہ اسکی دم مین دم دار ستارہ لگا دیا - اب مین حیران ہون کہ آپکے اس مبالغہ کا کیا جواب دون - کیونکہ نہ مبالغہ گو ہون اور نہ مبالغہ پسند -

اللہ میان کی بھی کبھی مین نے تعریف کی تو سوائے جلشانہ و سبحانک یا الٰہی کے اور کچھ نہین کہا - جو سچے الفاظ ہین - اور نص قرآن سے ثابت - پھر اب آپ ہی کہین کہ مین آپکے مبالغہ کا جواب بجز اسکے کہ اس امر کی خواہش کرون کہ وہ جواب مجھے نہ ملے - جسکے جواب دینے سے مین عاجز رہون -

پہرون کی ایسی تاکید ہے کہ جہان کہین خلاف حکم پہرہ کی اجرائی ہو رہی ہے - کہ حکم نظر بند اور پہرہ مع وردی اور بندوق کے **کالجی ہوز** مین داخل جلد جلد تاہم کچھ فکر کرتا ہون - کیا شادی کی شادمانی اکیلے ہی مناؤ گے - یا ہم بھی براتیون مین شریک کئے جائین گے خدا آپکو شاد رکھے فقط

شاد عفی عنہ

٢٦٧

مہربان من رائے شنکر پرشاد صاحب

بی بی سہال کنور کے بے وقت مرنے کا غم اور انکی ہمیشہ کی جدائی کا صدمہ
جو میرے دل پر ہے اسکا اندازہ وہی کریگا - جو مجسا دل رکھتا ہو - آپکی تو لخت جگر ہی ہین
آپکے رنج کا شریک میرا دل مغموم ہے اور کیون نہو کہ اولاد کی مفارقت کا صدمہ مین نے بھی
اٹھایا ہے - اللہ اللہ یہ وہ غم ہے جسکا کوئی نعم البدل نہین اور وہ غم سہ

گر پیر نود سالہ بمیرد عجبے نیست
این ماتم سخت است کہ گویند جوانمرد

غم کے وقت اگر کوئی کہے کہ صبر کیجیے تو آگ پر تیل ڈالنا ہے - مگر قدرتی طور پر
خود بخود صبر آتا ہے - یہ سب کچھ سہی مگر دبی زبان سے ضرور مین یہ کہون گا کہ اللہ تعالے
آپکو اور اسکے پیاری دختر کو جو اسکی یادگار ہی صبر عطا کرے فقط

شاد عفی عنہ

۲۶۸

مہربان محمد عبد الباقر خان صاحب

علی الصباح بتاریخ ۲۷ ذیقعدہ ۲۷ دانہ انجیر کے پائے - یہ انجیر ہے
یا شاخ نبات - لب لعل شکر خائے شکر لبان مہ جبین سے شیرین اور گوارا تر -
سبحان اللہ نہایت ہی خوش ذائقہ شیرینی کی نہ بات ہمسے پوچھئے - مصری کی
ڈلی کہون تو می زیبد - آپنے میرا منہ میٹھا کیا - اللہ تعالی آپکو شیرین کام اور آپکے نخل مراد کو
بارور کرے فقط

شاد عفی عنہ

۲۶۹ منشی غلام محی الدین صاحب

آپکی حسب درخواست یرمغان کے لئے اور دو تاریخین لکھکر بہیجتا ہون یقین ہے کہ اب معظم صاحب ضیا کے پسند آئینگے

یرمغان نامی کتابے شد چو طبع		از تصانیف معظم با مداد
سال طبعش ہاتف غیبی زمن		کلک افسون معظم گفت شاد

دیگر

معظم علی چون نوشتہ کتابے		بتوصیف و تعریف شاہ مکرم
چنان ہاتفم شاد تاریخ ہجری		بدیہا بگفتا سپہر معظم

شاد عفی عنہ

۲۷۰ خیر اندیش گوپال راو

سوا سو روپیہ نقد اور غلہ کہانیکے لئے بہ تقریب شادی آپنے جو بہیجا قبول کیا میری دعوت تو برسون ہوگئی تھی۔ یہ دہری دعوت کیسی۔ اسقدر تکلیف کی ضرورت نہ تھی سہ

ہے بہتیجے کی آپ کے شادی		ہو مبارک یہ خانہ آبادی

شاد عفی عنہ

۲۷۱ موہن لال معتمد

آپکی دو تین عرضداشتین متعلق بعطاے فردشال ماتم پرسی پہونچین کیفیت سے مطلع ہوا۔ آپکے والد کے انتقال کے بعد آپکے بہائی کو جو فردشال ماتم پرسی اس سرکار سے عطا ہوئی تھی۔ حق بحقدار رسید۔ اب باوجود سوہن لال کے فرزند ہوتے ہوے آپ اپنے لئے

فرد شال کی جو خواہش کرتے ہین اسکی کوئی خاص وجہ معلوم نہین ہوئی - اولاد کے ہوتے ہوئے بھائی کو ایسے عطیات کے حاصل کرنیکا حق نہین - لہذا درخواست نامنظور فقط

شاد عفی عنہ

۲۷۴

میرے دوست سید عبد العلی صاحب حقانی زندہ باش

کل مین جب جلسے سے واپس ہوا بہت دیر تک آپکا ذکر خیر کرتا رہا - آپکی ہنسانیوالی باتین مجھے گدگدا کر ہنساتی ہین - اور مین بے اختیار لوٹن کبوتر ہوا جاتا ہون - افوہ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

ہان صاحب ادہر سنئیے اور کان دہر کر سنئیے **مطلع خورشید** آپکے پاس بہیجتا ہون - چپ چاپ نظر سے خوش گذرے - بائے بسم اللہ سے تائے تمت تک دیکھ جاؤ مگر کہین اعتراض نہ جڑ دینا - مجھے خود ہنسی آتی ہی کہ مین ٹوٹے پہوٹے قصہ کو ناول لکھکر ناول نویسونکے زمرہ مین گویا بوالہوس کے شہیدونمین داخل ہوتا ہون - یا یون کہون کہ اس فن ناول نویسی کو دہبا لگاتا ہون - **الغرض** جو کچھ ہو مگر کچھ بک تو دیا ہی - ہان یہ بھی یاد رہے کہ **زبان** پر نکتہ چینی نہو - مین حیدرآبادی ہون - اور آپ بھی حیدرآبادی ہین - مگر آپ گرگ باران دیدہ - اور مین طفل نومکتب - سیدہ **الغرض** کہین غلطی نظر آئے تو آنکھہ بند کر کے اُس غلطی کو بذریعہ **پیڈ پارسل** روانہ نمائید - بیرنگ نہین - یہ بھی یاد رہے کہ کسی جگہہ شعر بھی موزون ہوے ہین - اگرچہ بقول **غالب** ع -

کچھ شاعری ذریعۂ عزت نہین ہے مجھے

مگر **آصف** کا غلام اور شاگرد ہون - اپنی خوش قسمتی پر مجھے کیون نہ ناز ہو -

جسقدر ناز کرون می زیبد - اور جیسا کچھ فخر سمجھون می شاید ٭

شاد	گو شاعری سے مجکو سروکار کچھ نہین پر فخر کیا یہ کم ہے کہ شاگرد شاد ہون	

شب کو حضرت داغ کی جس غزل کو رنڈی اداے دلربایانہ سے گاکر وجد مین لائی تھی اسپر چند شعر واہی تباہی کہدئے ہین - وہ بھی بھیجتا ہون سچ سچ انصاف کیجئے ایسے اُستاد کے مقابلہ مین ہمارے شعر اگر شیر نہین تو شیر صورت تو ہین - ہان پھر کہو تو - کیا مطلع تھا - افوہ ابتک مزا باقی ہے ٭

داغ	چوٹ کھا نا دل حسرت زدہ مین نہ کہین درد رہجائیگا کہین نہ کہین ٭	

واہ حضرتِ داغ واہ آخر اُستاد ہین - واللہ دوسرے مصرع نے غضب ڈہا دیا سچ ہے جسکو درد ہو وہ کیا جانے چوٹ کا مزا بقول شخصے شیخ کیا جانے صابون کا بھاؤ - واللہ غضب کا مطلع ہے - خدا حافظ

غزل مندرجہ رقعہ یہ ہے

دوپہر ہوگی انہین گھر سے نکلنے کے لئے	ابھی منگوائی ہے پوشاک بدلنے کے لئے
آہین بھرتا ہون کبھی اور کبھی روتا ہون	یہی راہین ہین مرے دل کے بہلنے کے لئے
خیر مقدم ہو مبارک تمہین مرغان چمن +	باغ مین آتے ہین وہ آج ٹہلنے کے لئے
نا امیدی نے لگایا ہے یہ ٹھٹھہ دل کے پاس	حسرتین روتی ہین چلا کے نکلنے کے لئے

انکی تصویر کلیجے سے لگا رکھتا ہون
حرزِ جان ہے یہ مرے دل کے بہلنے کے لئے

مین نے پوچھا کہ رقیبونسے بڑہایا کیون ربط
ہنسکے بولے ترے رونے تری جلنے کے لئے

روبرو میرے وہ غیرونسے ہنسا کرتے ہین
راہ تو خوب نکالی مرے جلنے کے لئے

کام یہ روز ازل سے ہی ملا قسمت مین
شمع رونیکے لئے دل مرا جلنے کے لئے

فصلِ گل آئی ہے او بلبل نادان خوش ہو
یہی موسم ہے ترے پہولنے پہلنے کے لئے

آؤ اب میرے جنازہ پہ یہ سنکر مژدہ
روح آمادہ ہے اور جان نکلنے کے لئے

نوجوانی ہی ابھی عشق بھی یہ پہلا ہے
عمر اک چاہئے ای شاد سنبھلنے کے لئے

شاد عفی عنہ

٢٧٣

مہربان سید عبد العلی صاحب حقانی

ہم تو سرورنگر مین دن دنا رہے ہین - دس روز کا مقام ہے اس دس روز مین ایک دو بار ہوسکے تو ضرور آئیے -

اللہ اللہ کرکے دن تو جون تون گذرا مگر رات تو شیطان کی آنت ہے

یقین ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے فقط

شاد عفی عنہ

٢٧٤

مہربان سید عبد العلی صاحب حقانی

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

وقتاً فوقتاً جو باتین آپ کیا کرتے تھے اور بمصداق اس

مولوی معنوی	خوشتر آن باشد کہ سر دلبران گفتہ آید در حدیث دیگران	

مجھہ سے استمزاج کرتے تھے - آج آپ کے دوست کی تقریر کے ذریعہ سے اسکا پورا پورا اظہار ہوا - تبرک کے لالچ بتا کر میرے عقائد دریافت کئے جاتے ہین -
سُبحان اللہ کیا آپ نے صاحب مذکور سے اسلئے ملاقات کرائی تھی کہ میرے عقائد دریافت کرین - اور مجھے ہدایت کرین کہ مسلمان ہونے کا اعتراف باللسان کرون -
سُبحان اللہ کیا خوب - یک نشد دو شد مسلمانون کی صورت مین جو لوگ یا جو جو گروہ کافرمنش ہین - اُنھین تو پہلے مسلمان بنائیے -

مھربان - مین آپ سے یہ پوچھتا ہون کہ دوست کی آجکی اس تقریر کا کیا مطلب تھا - اور میرے عقائد دریافت کرنے کی کیا ضرورت تھی - سالکان طریقت کا کیا یہی مسلک ہوتا ہے پیشوایان حقیقت کی رہنمائی کا کیا یہی طریقہ ہے -

کیا مین نے کبھی آپسے یا انسے دعویٰ اسلام کیا تھا جو اس پہلو سے میرے عقائد دریافت کرکے شاہد بنا چاہتے ہین - اور مجھے اظہار اسلام کی تحریص دیجاتی ہے
واہ ماشاءاللہ - قاضی جی دُبلے کیون شہر کے اندیشے سے - میرے عقائد سے آپکو کیا کام اور اُنکو کیا غرض - کیا عاقبت مین آپ مجھے بخشوائینگے یا آپکے دوست باعث نجات ہونگے - کافر ہون تو مین ہون - مومن ہون تو مین ہون الحمد للہ کہ اس وحدہ لاشریک کا بندہ ہون - آپکا اسلام - ختنہ روزہ اور نماز ہی - میرا اسلام ترک خودی

ومعرفت بے نیاز سہ

نماز زاہدان سجدہ سجود است
نماز عاشقان ترکِ وجود است

آپ مجھے کافر ہی رہنے دیجئے۔ جیسا کہ عموماً اہل اسلام سوائے مسلمان کے کل اقوام کو کافر سمجھتے ہین ایسا ہی آپ مجھے بھی کافر سمجھئے۔ میرے مومن بنانے کی آپ فکر نہ کیجئے۔ آپ اپنے زعم مین یہی سمجھئے کہ ع۔

از ازل کافر زنار بدوش آمدہ شاد

اگر اللہ کی ایسی مشیت ہوتی تو کوئی امر مانع نہین تہا۔ وہ آپ اپنے کو مسلمان کہتے ہین اور کلام الٰہی سے مشرف بھی ہین اور یہ نہین جانتے کہ اِرَادَۃُ اللّٰہِ غَالِبٌ عَلٰی اِرَادَۃِ النَّاسِ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ میرے پہیر مین کیون پڑے ہین ع۔

زاہد تو اپنی آپ تو پہلے بنیر لے

خیر آپکی گفتگو سے یہ معلوم ہوا اور صاف ظاہر تہا کہ یہ سب آورد ہے۔ مین ایک آزاد اور فقیر منش متوکل دنیا دار ہون۔ میرا مشرب صلح کل ہے۔ بت پرستی کو شرک سمجھتا ہون۔ نماز پڑہنا سیکہا ہی نہین۔ اللہ اللہ کہتا ہون۔ گلے مین زنار رکہتا ہون۔ الحمد للہ نہ مین طالب دنیا ہون نہ طالب عقبےٰ۔ طالب مولا ہون۔

اے عزیز طالب دنیا مخنث است و طالب عقبیٰ مزدور است و طالب مولا از ہر دو جہان دور سہ

سعدی	فرق است میان آنکه یارش در بر با آنکه دو چشم انتظارش بر در	

الخیر فی ما وقع - آئندہ را احتیاط فقط

صوفی مشرب خدا پرست شاد عفی عنہ

۲۷۵

مہربان سید عبد العلی صاحب حقانی

آپکا خط پہونچا کیفیت سے مطلع ہوا - مولوی صاحب کی کل کی گفتگو آپ کے خیالات کی تائید مین تھی - اسلئے مجھے گمان غالب ہوا ع -

	اے باد صبا اینہمہ آوردۂ تست	

آپکے آج کے خط سے ظاہر ہوا کہ آپکے خیال کو اسمین دخل نہین - اور نہ آپ اس بے سروپا تقریر کے راز دار ہین اسکو یقین کرنا اگرچہ کسیقدر غور طلب امر ہے - مگر آپنے قسمیہ اپنی لاعلمی ظاہر کی ہی تو مجھے اب مان لینا ضرور ہوا - مین آپکو ایسا بھی بے اعتبار نہین سمجھتا کہ آپکی قسم کو بھی باور نکرون - مگر ہان بفضل الٰہی سے شاعر بھی ہو - اگر یہ قسم بھی شاعرانہ ہے تو اسکا خمیازہ آپکی گردن پر - مین تو صاف دلی سے مان لیتا ہون -

انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اپنے قول کو پیش نظر رکھے ع -

	ظاہر اور باطن مین ہو اصلا نہ فرق	

آپکا یہ فقرہ کہ مولوی صاحب کو مین طامع نہین سمجھا الخ - اسکا کیا مطلب ہے

کیا آپ اور کیا مولوی صاحب - اور کیا مین سب ظاہر بین ہین - اللہ کی نظر دل پر ہے - مگر دوربینان جادۂ حقیقت جو ہین وہ خوب جانتے ہین - اور جا ہئے بھی کہ درپوست منگر درنقد دوست بنگر - مسلمانی اور کافری اگرچہ بظاہر بہت سہولت کے ساتھ پہچانی جاتی ہے - مگر دل پر کسیکی نظر نہین پڑتی - مولوی ہون کہ ملّا ہون - انکی نظر محدود وہی - وسیع نہین - بات یہ ہے کہ ازخود تا مولا دو گام است - اما تو لذت دنیا خواہی کہ تا در سراے مراد دو گام است - عاقبت خود را افنا ساز کہ کار در سرانجام است مین ہمیشہ مولوی اور ملاؤن سے ایسا بھاگتا ہون جیسے خزان سے چمن اور برق سے خرمن - کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

	با مردم نا اہل مبادا صحبت کز مرگ بتر صحبت نا اہل بود	

مین دل سے انکا غلام ہون جو حق پرست اور حق بین ہین جنکی مسند خاک ہے - اور جو ما و شما کے جھگڑے سے پاک ہین - دوستی بہت مشکل ہی - یار باش خار مباش - اسکو دوست کہتے ہین - جتنے زاہدان ریائی ہین ان سبکو اپنے صوم و صلوٰۃ کا غرا ہے - اپنی شریعت کی آڑ مین جی کھول کے شکار کرتے ہین - اور ناحق و ناروا دوسرون کے افعال اور اقوال پر حرف دھرتے ہین - ہمارے عقائد سے کیسکو کیا - یار کی یاری سے کام یار کے فعلون سے کیا کام - سزا و جزا سب گے لئے ہے ہم مزدور نہین ہین کہ بطمع مزد - اللہ کی اطاعت کرین کہ اطاعت سے جنت کی حورین ملین - کوئی ایسا کام نہین کرتے

کہ بخشایش کی امید ہو۔

ہان اسکی رحمت اور فضل کے امیدوار ہین۔اور یہ دعا کرتے ہین کہ خدا نیک توفیق دے۔اپنی اپنی سب بھگت لین گے۔خدا کی رحمت سے کوئی فرد بشر نا امید نہین ہے۔ مشرک شرک مین مبتلا ہوتا ہے۔مگر اللہ والا اپنے افعال ذمیمہ کو یاد کر کے روتا ہے۔ خداوند عالم اُسکا بیڑا پار کر دیتا ہے نفسی نفسی کا سبکو معاملہ درپیش رہیگا۔یہ تو پہلے سوچین۔پھر ہمسے گفتگو کرین۔کچھ اور خیال نکرین۔

رباعی

غافل مشو کہ مرکب مردان مرد را	در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند
نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش	ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

اللہ بس باقی ہوس۔اگر در خانہ کس است یک حرف بس است والسلام فقط
مرد آزاد سالک مسلک سداد شادی عفی عنہ

۲۷۶

دوست روحانی سید عبدالعلی صاحب حقانی

کل مین سرور نگر گیا تھا۔گرمی سے ڈر کر شہر سے بھاگا۔مگر نعوذ باللہ جنگل مین بھی گرمی نے پیچھا نہ چھوڑا۔معلوم ہوتا تھا کہ آگ برس رہی ہے ع۔

وقنا ربنا عذاب النار

آخر پھر مکان واپس ہوا۔ناحق زحمت اٹھانی ہوئی۔بخدا چار پہر ایسے گذرے جیسے تنور کے پاس نان بائی رہتا ہے۔

معاذ اللہ۔ خیر میرے واپس ہونے ہی آدمی نے آپکا خط دیا جبیب اللہ ذکا کا قطعہ پہونچا۔ بار بار اسکو پڑھا۔ اور نہایت محظوظ ہوا۔ واقعی ایک ایک مصرع موتیون تولنے کا ہے۔ اے سبحان اللہ کیا خداداد طبیعت پائی تھی۔ واقعی شاعر انکو کہتے ہین نہ کہ ہمارے سے لوگ کہ کچھ طبیعت موزون ہوئی اور شاعرون مین نام لکھوانے چلے یہ بھی کوئی بات ہے۔ شاعری دادا کی میراث نہین۔ کہ وارث بنکر بیٹھ جائین۔ واللہ یقین جانو کہ مین نے جتنے بار پڑھا جھومتا گیا۔ اور وجد کرتا رہا۔ یہ دو شعر آخر کے کس غضب کے ہین۔

پر ہے دریافت کہ کیا امنین ہین یہ بھی حرکات	جسکو ہم غمزہ و انداز و ادا کہتے ہین
یا نرے تپلے ہین کافور کے بھولے بھالے	راتدن صل علے اصل علے کہتے ہین

اُہو ہو ہو کیا بے مثل شعر ہین۔ سالم قطعہ ایک دیوان کے مقابل ہے۔ ہان صاحب آپ نے تو وعدہ پورا کیا۔ مگر مین حیران ہون کہ مین وعدہ کیونکر وفا کرون۔ کیونکہ آپکے **نانا صاحب** کے دو تین قطعے لکھے ہوسے ہین۔ ازانجملہ کونسا قطعہ آپکی پسند اور مرغوب ہے۔ اسکا علم مجھے کیونکر ہوگا۔ اسلئے جسروز آپ آئینگے وہ قطعے دکھادونگا جو آپ پسند کرینگے پارسل کردونگا فقط

جناب شاد عفی عنہ

۲۶۷

مہربان من سید عبد العلی صاحب حقانی

ٹھیک ساڑھے پانچ بجے سیر و تفریح کے لئے حسب عادت **صارم جنگ بہادر** کے

باغ کے مغربی سمت پیادہ پا آیا تھا۔ تھوڑی دیر وہان سستایا۔ آپکا ذکرِ خیر رہا۔
حسن اعلی نے بھی بہت دیر تک آپکو یاد کیا کئے۔ وہان سے جب لوٹا اور خورشید خانی
مغرب کی طرف رخ کیا۔ اسیوقت آپکا آدمی محمد حسین پہونچا اور لفافہ دیا۔ یادش بخیر
کہکے لفافہ لیا اور چاک کیا۔ مکتوب کیا تھا مضامین بوقلمون کا گلدستہ تھا۔ باغبان قدرت
کے قربان جائے۔ کیسے کیسے چیزین اپنے بندون کے لئے پیدا کی ہین۔ آپکے بھیجے ہوے
ہار پھولون کے نہ صرف اپنے گلے مین ڈالنے کے قابل ہین۔ بلکہ کسی گلبدن کے
زیب تن کرکے خلوت مین اُسکے باغ حُسن کے مزے لوٹنے کے لایق ہین۔
ہان صاحب۔ آپکے آدمی سے مین نے پوچھا کہ صرف پھول ہی لے آئے ہو
یا کوئی مالن بھی ساتھ ہے۔ ہنسکے چپ ہو رہا۔ جواب ندارد۔ بہرحال میرا دل آپنے
گل گل شگفتہ کیا۔ خداوند عالم آپکو پھولا پھلا رکھے۔
کل مجلس کا دن ہی صبح مین بلدہ آؤنگا۔ وہان سے چار بجے سرور نگر آؤنگا۔
اگر آپ بھی ٹھیک چار بجے کی ڈیوڑھی مین آئین تو بوقت برخاست
آپ ہم ملکر چہ می گوئیان کرتے ہوے چلین۔ چونکہ آپنے کل کے روز آنیکا وعدہ
کیا ہے لہذا مین نے زحمت دی۔ اگر تکلیف نہو تو آئے۔ ورنہ پھر کسی روز ۔
یا رشاطرم نہ بار خاطر۔
مومن خان کے ترجیع بند کے تتبع مین ایک غزل مین نے لکھی ہے جو منسلک ہذا
ہے۔ اگرچہ میرے اور آپ کے اتحاد ہے۔ مگر میرے کلام کو آپ دشمن کی نظر سے دیکھیے

کوئی شعر پسند آئے تو داد طلب ہون۔ ورنہ اگر سکوت کروگے تو یہ شعر کہنا لازم آئیگا ۔ ع

صائب دو چیز می شکند قدر شعر را
تحسین بیوقوف و سکوتِ سخن شناس

راجہ مرلی منوہر بہادر کی دختر نیک اختر کے انتقال کی کیفیت سُنکر نہایت رنج ہوا۔ افسوس ع ۔

این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد

خداحافظ باقی عند الملاقات فقط

شاد عفی عنہ

۲۷۸

مہربان سید عبد العلی صاحب حقانی

لیجئے حکیم منور الدین صاحب بھی آتے ہین۔ اب ڈاکٹر صاحب کی ضرورت نہین۔ یونانی علاج بہت ہی باقاعدہ علاج ہے۔ مگر آجکل چونکہ ڈاکٹری ادویات نہایت سریع التاثیر ہین اور فوراً اپنا عمل دکھاتی ہین اسلیئے عقیدہ نہین آتا۔ اِس مرض مین مین بھی مبتلا تھا۔ مگر جب سے اس فن شریف کے سیکھنے کی طرف طبیعت مائل ہوئی ہی اور کچھ دیکھ رہا ہون بفضلہ اس مرض سے صحت ہوئی ع ۔

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

شفا اللہ کے ہاتھ ہے فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من سید عبد العلی صاحب حقانی

قارورہ دیکھا۔ ابھی حدت باقی ہے۔ شربت آج صبح کے نسخہ مین شریک کیا۔ ناتوانی ضرور ہوگی کیون نہو بفضلہ آپ کے قویٰ ہمیشہ سے ایسے ہین کہ لندہور کا مقابلہ کرین۔ زیادہ اصراف کا باعث ہے بخالت نصیب اعدا۔

سخی ایسے کہ بے مانگے دینے کو موجود۔ یہ سخاوت نہین گھر لٹانا ہے۔ ناتوانی کا خیال نہ کیجئے۔ یقین ہے کہ خدا نے چاہا تو آج بخار نہ آئے اور آئے بھی تو خفیف۔ ناتوانی کے لئے سرخ شیرین انار کسیوقت دس بیس دانہ استعمال کیجئے۔ تو مضائقہ نہین۔ پرسون کی کیفیت انشاء اللہ تعالیٰ بالمشافہ کہونگا اللّٰھم خیرا لنا وشرا لا عدائنا۔ سب خدا کا فضل ہے۔

کیا بھوانی پرشاد کل آئے تھے شب مین آپکا ذکر خیر بہت دیر تک رہا اللہ تعالیٰ جلد شفا بخشے۔ برخوردار کو شب مین پھر کسیقدر خفیف سا بخار آگیا تھا۔ اب اللہ کا فضل ہی۔ باقی عند التلاقی۔

ف۔ قارورہ سے یہ بات بھی معلوم ہوتی تھی کہ جگر کا فعل شب مین برابر نہین ہوا؟

اگر یہ صحیح ہے تو اطلاع دیجئے۔ اسکی رعایت بھی خاص طور پر رکھی جائے گی

والسلام فقط

شاد عفی عنہ

۲۸۰ میرے دوست سید عبدالعلی صاحب حقانی

مین نے صرف آپکو اطلاع دی تھی۔ اِس سے ہرگز میرا مقصود یہ نہ تہا کہ آپ پریشان ہوکر مولانا کو اور مولوی صاحب کو زحمت بیجا دین۔

کیا آپ یہ سمجھتے ہین کہ مین گھبرایا ہون۔ ارے توبہ توبہ۔ چوبیس برس کی عمر مین دفعۃً میری نانا کا سایہ سر پر سے اُٹھہ گیا۔ اور اسکے ساتہہ ہی انواع واقسام کے مصائب اور آفتہاے آسمانی نے وہا وا کیا۔ اُسوقت تو رمق برابر لغزش نہین ہوئی۔ کیا اب چھتیس برس کی عمر مین ذراسی بات پر گھبرا جاؤنگا۔ خدا نکرے۔ واللہ باللہ مجھے ذراسی بھی فکر نہین ہے۔ اگر مین یون کہون کہ دنیا دار نہین ہین تو آپ جھوٹ سمجہین گے۔ کیونکہ تمام دنیوی سامان موجود ہین دنیا دار نہین کہنا دعواے باطل ہے۔ مگر خدا آگاہ ہے کہ صرف مالک کی عنایت کیوجہ سے اور پانچ سات بچے ہین جنکی قسمت کو اللہ نے آصف کی غمخواری کیلئے مقسوم کیا ہے۔

ورنہ اگر سچے مسلمان ہو تو میری اس بات کو باور کرو کہ فقیر دل ہون ع۔

	من بستہ ام حناے توکل بپاے خویش	

اچھی تو بات ہے کہ دنیا کے تعلقات کم ہوجائین اور کچہ خدا کی بھی بندگی کرین۔ ورنہ ایک دن کوچ ہوجائیگا۔ اور دل کی حسرت رہجائیگی۔

آنہم رفت وانیم رفت۔ جسوقت یہ خبر پہونچی اُسیوقت ایک رباعی فی البدیہ ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ کل حال۔

	رباعی	

کیا شکر خدا ادا ہو مجھ سے اے شاد	شاد	جو دل کی تھی فریاد ملی اُسکی داد
چھوڑا دنیا نے ہمکو ہمنے اسکو		پہلے قیدی تھے ہو گئے اب آزاد

اب آپ مولانا کو اور مولوی صاحب کو تکلیف نہ دیجئے مشیت کے آگے سب دم بخود ہین - لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ یہ اقتضائے بشریت ہے کہ اسپر بھروسا نہین ہوتا اور دوسرے اسباب کو ذرائع قضائے حاجات سمجھتے ہین خس کم جہان پاک چلو اچھا ہوا -

	نے غم وزدے نے غم کالا	

الحمد للہ والمنہ کہ مین اپنے خدا پر بھروسا کرتا ہون - مگر افسوس یہ ہے کہ حریف نامردی خیر جب بھی مجھے پروا نہین ع

	نیست از موج حوادث ہمچو خس پروا مرا	
	جنبشِ گہوارہ باشد موجۂ دریا مرا	

بچے کو بخار پھر آگیا ہے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ بچون کو سلامت اور با عافیت رکھے

باقی والسلام - مولوی صاحب کو سلام و نیاز کہنا فقط

شاد عفی عنہ

۲۸۱

میرے دوست سید عبد العلی صاحب حقانی

مبارک - مبارک - کیا مبارک بیٹی کا بیاہ - نئی نویلی دلہن کو نوشاہ - نوشہ کو عروس سے چاہ - میان بی بی کا باہمی بناہ - براتیون کو بط سے اور قاہ قاہ -

ایجاب وقبول کے لئے دو گواہ آپکو منصب دجاہ ہمکو ہماری تلوار اور ہمارا بادشاہ
موحد ونکو کلمۂ لا الٰہ الا اللہ لیجئے شب کو وعدہ کیا تہا کہ شادی کی تاریخین کہونگا۔
تابڑتوڑ تین تاریخین لکہہ بہیجتا ہون پہلی تاریخ مین اگرچہ ایک کی کمی ہے لیکن چونکہ
دل شاد سے یہ تاریخ نکلی ہے لہذا عدد پورے ہو گئے۔ یہ تو شادی کی تاریخین ہو گئین
اب لیجئے آپ کے نواسے کی تاریخ ایک سال پہلے ہی کہدی۔ انشاء اللہ تعالے
یہ مادۂ تاریخ کبھی خالی نہ جائیگا۔ بعون اللہ کرمہ

تاریخ شادی

جو دختِ پیر وسے زرین کمر کو	دولہن جوتھی کی فضل حق سے بنایا
دلِ شاد سے مین نے لکھی یہ تاریخ	یہ شادی چڑہے بیل منڈوے خدایا ۱۳ ۱

ایضاً

دولہن آئی دولہا کے گہر مین جو آج	بصد جلوۂ شوخ وحُسنِ مبین
تم اسے شاد ہجری مین تاریخ طوے	لکھو تہنیت ای زہرہ جبین ۱۳۰۱

تاریخ عقد

بہارستان کا عالم ہے دکن مین	ملا لیلائے گل سے قیس بلبل
مبارک سال ہجری عقد کا شاد	لکھو یون عقد خوانی باتجمل

مادہ تاریخ پیشگی

شاد نے دل سے لکھی یہ تاریخ	پسر اول فضل حق سے ہے ۱۳ ۱۸

بازگشت کی دھوم دھام دیکھنے کے لیے آنکھین منتظر ہین۔کیا تصویرین لی گئین۔

خدا حافظ۔شاد رہو فقط

شاد عفی عنہ

۲۸۲

مائی ڈیر دیوان دولت رام صاحب

ایک مدت کے بعد آپکا خط پہونچا۔مجھے تو یقین کامل ہو گیا تھا کہ آپ اپنی یاد اور محبت کو حیدرآباد اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ہی چھوڑ کر خیرباد کہہ گئے۔مگر ہم آپکو کہان چھوڑتے ہین۔آپکی یاد اور محبت دل کے ساتھ اسطرح مثل شیر و شکر ہے جیسے خمار مل مین۔رنگ و بو گل مین۔بہرحال مین نہایت خوش ہوا کہ آپ خیریت سے ہین مین اسوقت تک ہز ہائنیس مہاراجہ صاحب کے اخلاق اور آپ صاحبون کے اتحاد کو جب یاد کرتا ہون تو لطف صحبت تازہ ہوجاتا ہے۔

یقین ہے کہ مہاراجہ صاحب ممدوح الشان بہت خیریت سے ہونگے۔میری جانب سے جناب مہاراجہ صاحب ممدوح کی خدمت مین سلام کا ہدیہ پیش کر دیجئے۔

حکیم صاحب اگر حیدرآباد آئینگے تو انشاء اللہ تعالی مین ضرور بالضرور آپکی حسب خواہش اُنسے ملاقات کرونگا۔گاہے ماہے خط و کتابت سے دلشاد کیا کیجئے کہ المکتوب نصف الملاقات مشہور ہے ع۔

	اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی	

شاد عفی عنہ

۲۸۳ جناب محمد امام الدین صاحب

مزاج شریف - ایک زمانہ درازکے بعد مین آپکو خط لکھہ رہا ہون - یقین ہے کہ آپکو ضرور شکایت ہوگی - اور آپکو گنجایش شکوہ سنجی بھی ہے - کہ یا تو وہ روزانہ ملاقات یا یہ فراق کہ برسون سلامے نہ پیامے - اسکے دو وجوہ ہین - ایک تو یہ کہ اسباب کچھ ایسے درپیش آتے رہے کہ مین خود آپکو بھول گیا - دوسرے جب کبھی آپ یاد آئے میری ندامت ٹھٹھہ لگا کے روبرو کھڑی ہوگئی - اس پس وپیش مین قدم آگے نہ بڑھا - اور سخت انفعال ہوا - آپکا خط جو **محمد علی صاحب** کے نام آیا تھا جسمین مرسلہ ابریون کے ذریعہ سے آپ نے مجھے یاد کیا ہے - اُس سے میری ندامت دور ہوگئی - اب ندامست دور ہوئی - یاد قریب - آب آمد تیمم برخاست - اسلئےمین آپکو خط لکھہ رہا ہون یقین ہے کہ میری اس رام کہانی سُننے کے بعد اب آپ بھی میری عدم تحریر کا گلا نہ کرینگے یقین ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے - ابریون کا بنانا مجھے کہان سے آتا - اور فی الجملہ خط میرا جو صاف ہوا ہے ایسا کہان صاف ہوسکتا - جبتک آپکی فیض بخشی نہوتی پہلے مین آپکی دلی توجہ کا شکر گزار ہون - اور بعد اپنی مشق اور دوسرے اُستادون کا جنکی صحبت سے مصداق ع -

متاع نیک ہر دکان کہ باشد

فیض پایا - دو سال سے مشق خط تو بالکل ترک - مگر اب ارادہ ہے کہ کسی کتاب کی نقل کرون - البتہ ابریون کا شوق باقی ہے - کیا یہ ممکن ہے کہ کبھی کبھی ہفتہ عشرہ مین

آپ مجھ سے ملین اور شغل نہ سہی صرف یہی کافی ہے ؎

خوشا وقتے و خورم روزگارے
کہ یارے برخورد از وصل یارے

۲۴۸ شاد عفی عنہ

محبِ صادق غلام محبوب خان صاحب

درحقیقت راجہ نانک پرشاد کی بیوقت موت نے دل کے ساتھہ وہ کام کیا۔ جو خزان گلستان کے ساتھہ کرتی ہے ع۔

این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد

وہ لوگ واقعی اچھے رہے جو دنیا کو ترک کرکے خدا کے کہلائے۔ اور خداہی کو ڈھونڈھا۔ اور اسکو پایا۔ جورو بچون سے دل نہین لگایا۔

یہ لڑکا ایسا خلیق اور لایق تہا کہ مین کچہ کہہ نہین سکتا مگر افسوس ہے کہ صحبت اچھی نہین پائی۔ آخر تلخی کے ساتھہ اپنی جان شیرین گنوائی۔ اگرچہ میرے سامنے کا لڑکا تہا۔ مگر قرابت اور ناتے مین میرا ماموں ہوتا تہا۔

آپکا کہنا بالکل صحیح ہے کہ صبر کرنا چاہئے۔ مگر حضرت دل بھی تو مانین۔ یہ تو ہاری مانتی ہین نہ جیتی۔ انکی ہٹ انکی ضد انکی عداوت۔ انکی محبت دنیا سے نرالی ہے ؎

غالب

جو دل قابو مین ہو تو کوئی رسوای جہان کیون ہو
قلق کیون ہو الم کیون ہو ستم کیون ہو فغان کیون ہو

دل کے ہاتھون بےبسی ہے۔ ہم نہین روتے۔ جانے والے کی محبت رُلاتی ہے۔ کرین توکیا کرین۔ کچھ کرتے دھرتے بن نہین پڑتی۔ اس بیچارے کی دکھیا ماں کی آہ وزاری سینہ کوبی اور بیقراری دیکھکر کلیجا شق ہوا جاتا ہے۔ اللہ تو ایسا غم کسی دوست کو نصیب نکر بلکہ ساتوین دشمن کو بھی نہ دے۔

آپ اچھے آسانی سے چھوٹے۔ نہ نون لگا نہ پھٹکری۔ از دنیا سے دنی دست کشیدی و پائے توکل دراز کردی۔ چلو چھٹی پائی۔ اللہ اللہ خیر صلاح۔

ف۔ ہان آپنے لکھا تھا کہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ آتشِ دنیا اور نار دوزخ سے بچائے۔ مین بھی آمین کہتا ہون۔ مگر مین دل سے یہ دعا کرتا ہون کہ خدا اپنا دیدار نصیب کرے۔ **دوزخ** اور **بہشت** زاہدان خشک کے لئے چھوڑ دیجئے۔ ہمتو انشاءاللہ تعالےٰ یہ کہتے ہوے ؎

قدسی	روزِ قیامت ہر کسے در دست گیرد نامۂ من نیز حاضر می شوم تصویر جانان در بغل	

داخل خلد علیین ہونگے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

جناب یہ کہئے کہ اب آپکو کس نام سے پکارین اور لکھین۔ اب تو آپکی کایا پلٹ ہوگئی۔ کیا وہی نام رہیگا۔ یا کایا کے ساتھ نام بھی بدل دیا گیا۔ ہونا تو ایسا ہی چاہئے فقط

شاد عفی عنہ

۲۸۵ مہربان من نارائن داس صاحب

دو شیشے شربت صندل کے پہونچے مشکور ہوا۔ فوراً تھوڑا سا استعمال کیا۔ ماشاءاللہ نہایت خوش ذائقہ پایا۔ شیرین کام ہوا۔ بو سے خوش سے دل و دماغ کو فرحت حاصل ہوئی۔ کیون نہو۔ اسکے خواص بھی عجیب وغریب ہین۔ اِس موسم گرما مین مجہ ایسے صفراوی مزاج کے لئے اِس سے بڑہکر کوئی تبرید نہین ہوسکتی۔ جہان ایک دو گھونٹ پیئے تسکین ہوگئی بیمثل تبرید ہے۔ طرفہ یہ کہ محرم مین شربت کا پلانا بھی ثواب مین داخل ہی۔ آپنے اجر حاصل کیا۔ اور میرا دل ٹھنڈا ہوا۔ حضرت امام حسین رض آپکو بھی شیرین کام رکھین ؎

مثل صندل کے رہین آپ معطر دایم	شاد	اور مصری کی طرح رکھے خدا شیرین کام

شاد عفی عنہ

۲۸۶ سوامی ہری پرشاد جی

آپکا خط پہونچا۔ اسکے مختلف مضامین سے آپکے خیال کا پورا پورا ثبوت ملتا ہی جو میری نسبت اسوقت تک آپکے دل مین ہی۔

خیر مجھے آپکے اس اظہار سے بھی کچہ افسوس نہین ہوا کہ بے سبب آپکو مجہ سے کیون عداوت ہوگئی۔ بقول شخصے نہ مین آپکے لینے مین نہ دینے مین۔ مگر سخت افسوس اس امر کا ہی کہ آپکے دل صفا منزل مین (نفاق) نے کیونکر جگہہ پیدا کی۔ آپکی شان تو اس بات کی مقتضی ہونی چاہئی تھی۔ اور فقیری دراصل ہی بھی ہی کہ ؎

صاف چون آئینہ می باید شدن با نیک و بد
ہیچ چیز از ہیچ کس در دل نمی باید گذاشت

اب رہا آپ نے **حضرت چنداشاہ صاحب** پر جو حملہ کیا ہے اس سے صاف اِس بات کا اظہار ہوتا ہے ؎

خوشتر آن باشد کہ سِرِّ دلبران
گفتہ آید در حدیثِ دیگران

چونکہ یہ غیبت ہے ۔ اسلیئے مجھے اِسکے جواب دینے کی ضرورت نہ تھی ۔ حشر مین اِس غیبت کا خود ہی فیصلہ ہو جائیگا ۔ جو کریگا وہ اپنی آپ پائیگا ۔ مین **قاضی** نہین کہ فیصلہ چکاؤن ۔

مگر چونکہ آپنے **شاہ صاحب** پر میرا مرشد مخاطب کر کے حملہ کیا ہے اور اس حملہ مین انکی فقیری پر اِس بات کا دہبا لگایا ہے کہ وہ تین عورتین عقد مین لائے درست ہے در حقیقت انکو مین اپنا مرشد ہی سمجھتا ہون ۔ مین آپ سے سوال کرتا ہون کہ کیا عقد مذ حرام اور حرام حلال ہے ۔

واللہ مین نے بھی ایسا ہی سُنا ہی کہ چنداشاہ صاحب ممنوعات شرعی سے اجتناب فرماتے ہین ۔ نعوذ باللہ ۔ بقول آپکے بہت بُرا کرتے ہین ۔

ف ۔ نظام الدین اولیا اور گرو نانک صاحب وغیرہ وغیرہ ان بزرگون سے آپ نے جو اپنے کو نسبت دی ہے ۔ اگرچہ آپکے لیئے بڑی بات ہی مگر

اتنی سی جان گز بھر کی زبان - بے ادبی معاف ؎

شاد	نہ کرد عوے تو ہرگز ہمسری کا کہان ذرّہ کہان خورشید تابان	

اسلام کے احکام سے نہ آپ واقف ہین نہ مین - پھر ناحق دخل در معقولات لیجئے چہ -

اب تو بحث اسپر ہے کہ جنکو دعوی تارک الدنیا ہونے کا ہی اور جو اسپنے کو مجرد اور متوکل سمجھتے ہین یا سنیاسی یا اُداسی ہونے کا دعوی کرتے ہین وہ کیون اسکے مصداق بنے جاتے ہین ؎

	تشنہ چشمان را بنعمت سیر کردن مشکل است دشت گرد دیا سوء ریگ وان سیراب نیست	

۲ - آپنے آخر مین اس بات کا بھی دعوے کیا ہے کہ آپکی دعا نے مجھے پشیکاری دلائی بجا ارشاد ہوا ع -

	این کار از تو آید و مردان چنین کنند	

آپکے اِس سرتاسر سچے دعوے کو تسلیم بھی کیا جاسے تو افسوس ہے کہ اسپنے کئے ہوسے کی بھی آپکو لاج نہین ہم دنیا دار جب کسیکو اپنا کہہ دیتے ہین تو اسکو ہر طرح بناہ دیتے ہین مگر توبہ توبہ آپکی عجب ہمدردی ہے کہ اپنی دعا سے پشیکاری بھی دلاتے ہین اور پھر بددعا دینے کے لئے میدان مین خم ٹھوک کر تیار بھی ہو جاتے ہین

واہ سوامی جی واہ ماشاءاللہ ع۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

یہ گیدڑ بھبکیاں کسی اور کو دیجئے۔ اور جو کچھ جی مین آے کیجئے بقول سعدیؒ ؎

توانم اینکہ نیازارم اندرون کسے

حسود را چہ کنم کو ز خود برنج دراست

خیر۔ اب اِس خط کو اسقدر لکھکر اور رجتا کر ختم کرتا ہون ؎

ای نا خدا ز مصلحتِ ما بشوے دست | ما با خداے خویش بہ کشتی نشستہ ایم

شاد عفی عنہ

۲۸۷

منشی محمد محسن اعلی رضوی

مولانا فضل الرحمن صاحب قبلہ کا حال مفصل آپکے خط سے ظاہر ہوا۔ کیا کہنا حضرت کی ذات بابرکات ہم گنہگارون کے لئے وسیلہ بخشایش ہی بمصداق ع۔

بدان را بہ نیکان ببخشد کریم

حضرت کے خوارق عادات آپ ہی اپنی نظیر ہین ؎

خاصانِ خدا خدا نباشند

لیکن ز خدا جدا نباشند

اِسمین شک نہین کہ حضرت کی عنایت مجھپر بہت ہے اگرچہ مین نے کبھی زیارت

نہین کی مگر دل سے مین شیدا ہون - وہ اہل باطن ہین کیونکر نہ میرے دل کی بات اپنر ظاہر ہوگی - قلب سے قلب کو راہ ہی - انشاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے کہ حضرت نے جو جو دعاے خیر میرے لئے کی ہی وہ سب مستجاب ہونگی - ایسے بزرگان دین کا وجود صرف باعث ترقی اسلام ہی نہین ہے - بلکہ باعث ہدایت گمرہان ضلالت ہے - مذہب ایک تعین ہے - اللہ والے لوگون پر اگرچہ شرع کے پابند رہنا فرض عین و عین فرض ہے مگر جادۂ حقیقت مین جب قدم دھرتے ہین تو بادۂ (الست بربکم) کے نشہ مین جھوم جھوم کر یہ کہتے ہین ؎

کفر کافر را و دین دیندار را
ذرۂ دردِ دل عطار را

آواز اللہ اکبر - صداے ناقوس و جرس - نور کعبہ و صومعہ - جلوۂ بتکدہ - دونون ایک ہین - اگر درحقیقت پوچھو تو دونون ایک ہی مکین کے مکان ہین - سب جگہ اسیکا جلوہ عیان ہے - وگرنہ بقول شاد ؎

جہان جاؤ وہان پتھر پڑے ہین
حقیقت کھل گئی دیر و حرم کی

مین تو عالم طفلی سے بزرگان دین کا عاشق ہون - مجھے ہنسی آتی ہے کہ بعض خارج العقل ہندو جو میرے ہمقوم ہین وہ میرے عقائد کو دیکھکر مجھے ہندون مین کافر سمجھتے ہین - اور بعض مدعی خرد مسلمان گلے مین زنار اور ظاہر پرستی کے لحاظ سے

مجھے مشرک کہتے ہین - لاحول ولا قوۃ سچ پوچھو تو یہ دونون متعصب ہین اگر بقول اہل اسلام کے مین ہندو ہونے کے باعث سے مشرک ہون تو (الغلط) کیونکہ ہندوستنکے مذہب مین جو کتاب آسمانی ویدیانی جاتی ہے اسکو کوئی دیکھے کہ حق پرستی کے کیا کیا جلوے بھرے ہوے ہین سچ پوچھو تو توحید اصل ہندون کا ایمان ہے - ان بت پرستون نے کمبخت ہندونکو بدنام کر دیا - بقول غالب ؎

خواہش کو احمقون نے پرستش دیا قرار
کیا پوجتا ہون اُس بتِ بیداد گر کو مین

مشرک تو اسیکو کہین گے کہ جو کسی اور کو خدا کا شریک سمجھے - استغفراللہ ہم اور کسیکو خدا کا شریک سمجھین - اَنْ ہونی بات ہے - سوادُ الوجہ فی الدارین جو ایسا خیال کرے - توحید تو میرا ایمان ہی صلح کل میرا مذہب ہی ؎

اے شاد نہ کافرم نہ مومن
صوفی صفتیم وبے ریائیم -

مین نے تو سواے حق پرستی کے اور کوئی بات نہین سیکھی اور نہ سیکھون گا پھر مجھے اہل اسلام کیون مشرک کہتے ہین - حیران ہون - ان سے کوئی یہ پوچھے کہ شرک کے صرف کیا یہی معنی ہین کہ بت کو پوجین تو مشرک کہلائین - نہین نہین - بہت نازک بات ہے -

مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَقُوْلُ اللّٰہ - اب اور کیا کہون سمجھ جاؤ - زیادہ کہون تو لسِ

شریعت کی پولیس نے منصور کو دار پر کھینچدیا تو ہمارا مجہ بیچارے کی کیا بساط ہے ۔
فہم من فہم کوئی کچہ سمجہے ۔ جیسا جو جی چاہے وہ سمجہے ۔ آننداسمجہا کرو ۔ مگر ہمکو
اپنے کام سے کام ہے ۔ ہمارا عقیدہ ہمکو بخشوائیگا ۔ نہ جنت انکی ملک ہے نہ دوزخ
انکے توے سلگانے کی انگیٹھی ہے ۔ جسکے جی مین جو آے کہہ لے ۔ ہمارا
ان باتونکو دور ہی سے سلام ۔ مگر جسکے قلوب آئینہ جہان نما ہین وہ خوب جانتے ہین
کہ مشرک ہین کہ نہین ۔ اب رہا ہنود جو کہتے ہین وہ بھی کچہ کم و بیش اپنے طریقہ کے متعلق
کچہ سمجہے خواہ مخواہ مطعون کرتے ہین ۔ کرین ۔ پہر کہونگا تو یہی کہونگا ٥

کفر کافر را و دین دیندار را
ذرہ درد دل عطار را

باقی عند الملاقات فقط
شاد عفی عنہ

۲۰۸

حبیب لبیب اجودہیا پرشاد صاحب سلمہ اللہ تعالے

قلم اور سیف دونون کے دہنی ہین
انہین دو نعمتون سے ہم غنی ہین

اسوقت چین اور جاپان کی لڑائی کے مزے اڑا رہا تہا کہ آپکا شقہ
اتحاد آمیز پہونچا ۔ بغور پڑہا عجب اتفاق کی بات ہے کہ جس اخبار مین چین اور
جاپان کے کارہاے نمایان کا حال دیکہہ رہا ہون اسی اخبار کے آپ بھی طالب ہین

یو ایسی جواب اخبار روانہ کرتا ہون - دیکھیے - اور بغور دیکھیے - مین تو جاپان کی
بہادری اور اسکی عقلی ترقی اور جیالے پن کا عاشق ہون - کہان چین - کہان
جاپان - بقول شخصے ریگستان مین رائی کا دانہ - مگر واہ رے مائی کے پوت
کیا کیا حملے کئے اور دشمن کو کہان کہان زکون پر زک دی - دشمن نے منہ چڑہتی ہی
منہ کی کہائی - جنگ بھی کیا مزے کی چیز ہے - لڑائی کے نام پر میرا خون رگ و پے
مین تیزی کے ساتھ دوڑتا ہے - ہنوز تعجب اور باعث تفریح ہے - کیونکہ ہماری
قوم کی قوم سپاہ - تلوار کے دہنی - ہم ہی لوگ کہلاتے ہین - ہمارا لوہا سبھون نے
مانا ہے - راجپوت ہم ہی کہلاتے ہین - راجپوت یعنی راجہ کے پتر - سورج بنسی
چندر بنسی - سورج بنسی راجہ رامچندر ہین - ہم راجہ رامچندر کے بنس سے ہین
اب یہ راجپوت کسی گروہ کا نام ہوگیا ہے - جنہون نے اپنا مسلک ہی جدا قرار دیا ہے
خدا کی قدرت کے قربان جائیے - اسکی بھی کیا سرفرازی ہے کہ جرار و کرار فوج کی خدمت
عنایت فرمائی - وزیر فوج کی عزت سے سربلند کیا - سچ ہے - کہ خدا شکر خورے کو
شکر دیتا ہے - اور موذی کو ٹکر - ہم نرے اجد سپاہی ہی نہین ہین - بلکہ ہر فن مین
مشہور - ہمارا شیر قلم - سیف میدان فتح کا علم - رگ و پے مین بہادری کا جوش ہے
بس جہان کوئی فوج آراستہ و پیراستہ دیکھی - یا کسی جنگ کی خبر سنی لہو جوش مین
آجاتا ہے - خدا کا شکر ہی کہ ایسے بادشاہ ذیجاہ کے ظل عاطفت مین پرورش
پاتے ہین کہ ہر طرح چین ہی چین ہی - خدا حافظ

شاد عفی عنہ

۲۸۹
مہربان من میر فیاض علی صاحب

مین نے سُنا ہی کہ آپ کے پاس نیابت آبکاری وغیرہ کی چند جائداد مین تقرر طلب ہین - اسلئے مین اپنے ایک عزیز مسمی سید عباس علی کو آپکے پاس روانہ کرتا ہون - یہ چار سال تک صدر محاسبی مین کارآموز رہے ہین اور لیاقت نامہ بھی حاصل کیا - جو کام انکو دیا جاے اسکو بخوبی انجام دینگے - سررشتہ آبکاری مین جو جائداد خالی ہو اسپر اگر انکا تقرر کیا جاے تو موجب میری خوشنودی کا ہے - یہ ضلع جانے پر راضی ہین فقط

شاد عفی عنہ

۲۹۰
مہربان من میر فیاض علی صاحب

کہئے آپ دورہ سے کس روز آئے - اور اب مزاج کیسا ہی - پاندان کے انتظار مین چشم براہ ہون شبنم کے کام پر تو اوس پڑگئی - خیر سید ہاسا داہی ہی - ایک مہینے کے پانچ مہینے ہو گئے -

رباعی

وعدہ ہے روز کل کا قیامت کی بات ہے
یہ تو مثل ہی ایسی مرے دوست شاد باش
فردای حشر ہے کہ جدائی کی رات ہے
عاشق کی شاخ آہو یہ جیسے برات ہے

شاد

شاد عفی عنہ

۲۹۱
سید حسین علی صاحب سید

جاشتگاہ - پہلی جون ۱۸۹۵ء روز پنجشنبہ جس وقت مین ہواخوری کے لئے گاڑی مین سوار ہوکر جا رہا تہا آپکا خط پہونچا - قہوہ وہنیا کی چار کشتیان ارمغان بہوپچنے کا خط ذکر تہا - اسکے موافق مین نے سرسری طور سے آپکے آدمی کو کہا - کہ میرے آنے تک دیوڑہی پر لیکر حاضر رہو - اور ہواخوری کے لئے چلا گیا - جب وہان سے واپس ہوا - اور آپکے آدمی سے دریافت کیا - کہ قہوہ کی کشتیان کہان ہین - بیچارہ ہکا بکا ہوکر کہڑا ہوگیا - سراسیمہ عرق آلود بُت بنگیا - مجھے اسکی حالت دیکہکر خود حیرت ہوئی - مگر سمجہہ گیا - کہ یہ خط آپ نے اُسوقت لکہا ہوگا - جب پینک کی دہن مین غین ہوگئے تھے اور چنیا بیگم سر پر سوار تہین - لکہہ تو دیا - مگر بہیجنا فراموش - ماشاء اللہ از خود فراموشی اس نشہ کی بدولت ہوجاتی ہی ہے - کشتیون کا بہیجنا بہولجانا - کوئی بڑی بات نہین - کیون سچ کہئے کیسی پتے کی کہی ع -

	ہاتہہ دے اُستاد کیون کیسی کہی	

خیر آپکے ارمغان کا شکریہ - جو لکہا وہ پہر واپس لیتا ہون - عطاے تو بہ بقاے تو بخشیدم - اچھے رہو - مگر اس بڑہاپے مین ہمسے یہ چلبلے بازی - واللہ ہمپر نہ سہی - آپ پر تو بیتی ضرور ہوئی - آپکی اکثر باتین فسانۂ آزاد کے کہوسٹ شوہر سے ملتی جلتی ہین - مگر فرق یہی ہے کہ اُسکی بیوی نوخیز و نوخواستہ پری جیم - برق دم تھی - اور آپکی بیوی خدا بخشے آپسے زیادہ بزرگوار معلوم ہوتی ہین - بگڑنا نہین - آج نہین تو کل ضرور بخشیگا - دوستونکی دعا ہمیشگی قبول ہوجاتی ہے -

اس فراموشی کا جب خیال آتا ہے بے اختیار ہنسی آتی ہے ۔ لوٹن کبوتر بنجاتا ہوں ۔ اور یہ کہا کرتا ہوں ۔

	ہم بیخودی کے نشہ مین بیہوش ہو گئے کچھ ایسے ہو گئے کہ فراموش ہو گئے	شاد

خدا زندہ رکھے ۔ دو گھڑی ادائگی تو ضرور ہوئی فقط

ارمغان خیالی کا شاکر گزار شاد عفی عنہٗ

۲۹۲

اخلاص آثار بشن سروپ صاحب

آپ کے دو تا قطعہ عرائض مع کتاب واہگورونامہ ایسے وقت پہونچے کہ مین بسبب علالت مزاج برخوردار راجہ چندا پرشاد سخت متردد تھا ۔ بیماری نے ایسی ترقی پائی کہ برخوردار نے ۱۵ ذیحجہ ۱۳۱۷ھ کو جان بحق تسلیم کی ۔ بذریعہ اخبارات وغیرہ آپکو غالباً اس واقعہ جانکاہ وحادثہ جانگزا کا علم ہوا ہوگا ۔ اُسکے بعد سے آجتک اُس کتاب کے دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا ۔ چونکہ آپ نے اپنے عرائض مین یہ لکھا کہ سوا اس کاپی کے اور کوئی کاپی نہین ہے لہذا اصل کتاب موصولہ بدین غرض واپس ہے کہ اگر ممکن ہو تو اسکی نقل روانہ کیجئے فرصت سے دیکھکر روانہ کرونگا ۔ اور اُسوقت اسکے طبع یا عدم طبع کی نسبت اپنا خیال ظاہر کرونگا فقط

شاد عفی عنہٗ

۲۹۳

مہربان رائے کنور پرشاد صاحب

آپکا نامۂ تعزیت پہونچا۔ آہستہ آہستہ آنسو رُلایا۔ زخم تازہ ہوگیا۔ مین کیا بتاؤن کہ کیا سانحہ ہوا۔ اور مین کیسا ہون۔ اور کیسی میری گذرے گی۔

سانحہ تو ایسا ہوا کہ میری خاک کا غبار بھی اگر اُڑے گا تو اسکے ہر ذرہ پر داغ نظر آئیگا۔ مین اچھا ہون زندہ ہون۔ مگر بشکل مردہ ایک جسم بے روح متحرک ہون ع۔

یکے مردہ شخصم بمردی روان

گذرنے کے لیئے تو ہر بان گذر ہی جاتی ہے۔ کوئی مرنے والے کے ساتھ تھوڑا ہی مرتا ہے مگر گذرنے گذرنے مین بھی تو فرق ہے۔ ایک خوشی سے گذرنا دوسرے رنج سے گذرنا۔ خوشی سے تو دنیا مین گذرنا ہی محال ہے۔ تمام عمر رنج مین گذرتی ہے۔

داغ فرزند خدا کی پناہ۔ یہ وہ داغ ہے کہ ہستی فنا ہو جائے تو ہو جائے مگر روح تک کو بھی اس داغ کا صدمہ رہیگا۔ اسمین شک نہین کہ دنیا گذشتنی ہے اور صبر ہو ہی جاتا ہے مگر ؎

دل ہی تو ہے نہ سنگ وخشت درد سے بھر نہ آئے کیون
روئین گے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون

مرحوم کا نام آپنے چندی پرشاد لکھا ہے دراصل نام چندا پرشاد تھا چودھوان سال ختم ہونے کو تھا۔ ابھی غنچہ تھا کہ مرجھا گیا۔ ہاے افسوس کیا کہون کہ جب یاد آتا ہے مجھپر کیا گذرتی ہے۔ اللہ اللہ ؎

بیدل

تا نظر بر چمن وضع جہان وا کردیم
ہستئ بود کہ بر دیدۂ بینا کردیم

نہ سمن بوے وفا داشت نہ گل رنگ بقا
حیرت آلودہ بہر رنگ نظر ہا کردیم

آنچہ بیداری ما دام نظر می فہمید
حیرتے بود کہ در خواب تماشا کردیم

بیماری کیا تھی کیا کہون - مرض الموت تہا - چند ہفتے قبل گہوڑے سے علیحدہ ہوا - کچہ سر مین چوٹ آئی - یہی بہانا ہوا - چوٹ بہی خفیف تھی - اسکے بعد ہفتے دو ہفتے تک مزاج بالکل اچہا رہا بعد اسکے بخار آگیا - یہ بخار تابرگ جدا نہوا - اخیر مین سرسام ہوگیا - دوا دارو سب کچہ کی مگر کیا ہوتا ہے - چودہین تاریخ کو مزاج بہت بگڑ گیا - اُس روز مین **الوال** چلا گیا - پندرہوین تاریخ ماہ ذیحجہ کی بارہ بجے انتقال ہوا - مین الوال سے **کوہ شریف** آیا اور دو ہفتہ کی رخصت کے لئے سرکار مین عرضی پیش کرکے **بنارس** روانہ ہوا وہان سے پہرتا پہرتا اب **سرو رنگر** مین آیا ہون - کل پانچوین تاریخ **محرم** کی ہے - انشاءاللہ تعالی مکان مین جاؤنگا - باقی لکہون تو کیا لکہون اور کہون تو کیا کہون بجز اسکے ه

بیدل

نیست در گلشن اسباب جہان رنگ ثبات
ہمہ از دیدۂ ما ہمچو نظر می گذرد

چون نفس خانہ بر دوشیم نداریم آرام
عمر آسودگی ما بسفر می گذرد

باقی اللہ اللہ خیر صلاح - اللہ بس باقی ہوس - یقین ہے کہ آپکا مزاج خیریت سے ہوگا - بال بچے سب عافیت سے ہونگے فقط

نشانہ بیداد **شاد عفی عنہ**

۲۹۴ مہربان غلام دستگیر خانصاحب

کیا خوب ہو یہ اُردوے اعلیٰ واللہ		ماشاء اللہ واہ ماشاء اللہ
اُردوے معلّیٰ کو ہو اس سے نسبت		لاحول ولا قوۃ اِلَّا باللہ ۔۔

شاد عفی عنہٗ

۲۹۵ مہربان سید عباس علی صاحب

آپکا مرسلہ اچار نارنج کل ٹہیک دو بجے پہونچا مشکور کیا۔ اگر جہوٹ نہ سمجھے اور شاعری نہ خیال کیجیے تو سچ یہ ہے کہ یہ پہلا بار ہے کہ اچار نارنج اور ایسا خوش ذایقہ مین نے چکھا۔

لیموں کا اچار عموماً خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ خواہ وہ کیسا ہی بنے۔ قدرتی طور پر اسمین ایک خوشگوار ذائقہ ہے۔ اور اچار کے لئے لیمون روز ازل سے موزون ہے مگر یہ نارنج کا اچار اس سے بڑھا ہوا نہین تو گھٹا ہوا بھی نہین۔ اور وہ خوبیان اسمین موجود ہین جو لیمون کے اچار مین ہوا کرتی ہین۔

سُبحان اللہ یہ بھی صفراوی طبیعت کے لئے طرفہ معجون ہے بخصوص مجھ جیسے صفراوی مزاج کے لئے کہ جب دیکھو صفرے کا ٹمپریچر بڑھا ہوا جبتک سکنجبین یا اور کوئی ترش معجون وغیرہ نوش جان نہو طبیعت سنبھلتی ہی نہین۔

کیون نہو بات یہ ہے کہ طفلی سے مین شیرینی پسند ہون۔ بغیر میٹھا دسترخوان پہ ہونیکے نوالہ حلق سے نہین اُترتا۔

اگر مسئلہ تناسخ صحیح ہے تو شاید مین ہی کوہکن ہون کہ شیرین چیز پر جان دیتا ہون ٥

دستارخوان کو ہوئی زینت دوچند آج		بھیجا جو تمنے شاد کو تحفہ اچار کا
ہردم تمھارے حضرت عباسؓ ہون معین		دائم کرم رہے شہ دلدل سوار کا

شاد عفی عنہ

۲۹۶
مہربان تارا پرشاد صاحب

آپکا خط پہونچا مسرور ہوا۔ سامی جی مہاراج نے جو تبرک عنایت فرمایا تھا وہ سونے کے تعویذ مین رکھکر برخوردار راجہ محبوب پرشاد طال عمرہٗ کے گلے مین ڈالدیا۔ بحمد اللہ و بفضل خدا یہان سب خیریت سے ہین۔ چونکہ آج کل بعلت عدیم الفرصت ہون انشاء اللہ تعالیٰ بوقت فرصت سامی جی کو علیحدہ خط لکھونگا فقط

شاد عفی عنہ

۲۹۷
دوست روحانی بابو موہن سنگھ صاحب

	کہان وہ باتین کدہر وہ الفت کہان ہی رسم مودت آمیز	شاد
	جواب خط ہی نہ کچھ پیامے فلک نے کیسا یہ رنگ بدلا	

کہئے مزاج شریف؟ عنوان کا شعر میرے جوش دلی کا فوٹو اچھی طرح سے کھینچکر آپکے ضمیر پر منعکس ہو گیا ہوگا۔ اب زیادہ قلم فرسائی طول امل کا موجب ہوگا۔

کیون صاحب وہ اگلی باتین۔ اور وہ اگلے شکر و شکایات۔ فرقت کی بیتابی۔ ملاقات کی تمنا۔ کیا خزان اڑا لے گئی ٥

اِن تلون تیسل ہی نہ تھا گویا
آپ سے میل ہی نہ تھا گویا

مہربان سچ تو یہ ہے۔کہ اِس رکاوٹ کا عقدہ نہ کُھلا۔حیران ہون ع

یا الٰھی یہ ماجرا کیا ہے

مہربان من۔طرفین سے دوستی کا دم بھرتے ہین۔اسلئے بے تکلفی اور سادگی پسند ہون۔یار شاطر ہون۔نہ بار خاطر۔چونکہ نامہ وپیام کے ذریعہ سے مین وقتاً فوقتاً اپنے بزرگون کے ارادات خاطر کا اظہار کرتا رہا۔اگر وہ موجب دلشکنی ہوا تو مجھ سے نامہ وپیام کا ترک کرنا کیا وجہ۔
آپ نے اپنی دختر نیک اختر کی شادی کی کیفیت لکھی تھی۔اور یہ وعدہ کیا تھا کہ بعد شادی کے خط لکھونگا۔چنانچہ اُسی بنا پر بذریعہ تار برقی اس امر کی کیفیت دریافت کی تھی کہ آپ کارنیک سے فارغ ہوے کہ نہین۔اِس جواب پر بھی پانی پھر گیا جب تو مین نے یہ یقین کر لیا سہ

غالب
بارہا دیکھی ہین اُنکی رنجشین
اپکی پر کچھ سرگرانی اور ہے

اِس تھوڑے سے لکھے کو زیادہ سمجھئے اگر بار خاطر نہو تو کبھی کبھی پیامِ سلام ہے۔ورنہ خیر۔جہان رہیئے خوش رہئے۔مین بھی یہ سمجھکر دل کڑا کر لونگا سہ

غالب
ایک جا حرف وفا لکھا تھا وہ بھی مٹ گیا
ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے

والسلام فقط
رنجیت کو دعا پہونچے۔ پنڈت جی سلام کہتے ہین فقط

شاد عفی عنہ

۲۹۸

میرے دوست گیانی پرشاد صاحب

آپ کا نامہ پہونچا۔ رنج و مسرت دونون بہم ہوئین۔ مسرت اس بات کی ہوئی۔ کہ بہت دنون کے بعد خط پایا۔ رنج اس امر کا کہ نصیب اعدا آپکی بی بی کا مزاج ہب اور ر درد سر سے علیل ہے۔

مہربان من زیادہ تردد کی بات نہین۔ یہ موسم ہی ایسا ہے۔ میرے علاقہ کا جو شفاخانہ ہے وہان تپ ولرزہ اور پیچش کے زیادہ مریض آرہے ہین۔ خدا فضل کریگا۔ آپکے حسب الطلب نسخہ لکھدیا۔ جو منسلک ہذا ہے۔ شفاخانہ مین محمد مصطفی خان ڈریسیر کے ہان بھیجدیجئے۔ وہ برابر دو دفعہ دوا پہونچایا کریگا۔ ہان مین ایک جزو نسخہ مین لکھنا بھول گیا۔ تین ماشہ اسطوخودوس بڑہا دینے کے لئے مصطفی خان سے آپ کہدین وہ بڑہا دیگا۔ منضج اور مسہل پینے کے بعد ایک معجون تیار کر کے جو ضعف دماغ کے لئے نہایت مجرب ہے روانہ کرونگا۔ باقی اور کیا لکھون بہت جلد صحت و عافیت کی کیفیت سے اطلاع دیجئے فقط

شاد عفی عنہ

۲۹۹

مہربان دوستان میر شیر علی خان صاحب

تلوار پہونچی - مین تو ارمغان سمجہا تہا - مگر خط کے دیکہنے سے معلوم ہوا کہ ابھی مول نہین لی گئی - صرف میرے امتحان اور پسند کے لئے بھیجی ہے - اِس قدردانی کا شکریہ - مین اس قابل تو نہین ہون کہ یہ کہون - مگر حضرت عباسی کی قسم عمدہ عباسی ہے جوہردار - قوت بازوے سپہ سالار - اِسکی شان سے ہے فتح وظفر اسکا دم بہرتی ہین - تعریف تو یہ ہے کہ دشمن بھی جان دیتے ہین - اور اسپر مرتے ہین - اور یہ انکے خون کی پیاسی - واہ ری عباسی - آبداری مین گوہر آبدار - لوہے شاہوار - جب عدو کے نخل ہستی کو اپنی آبداری سے سینچا جڑ تک سوکہ کر کانٹا - گویا خزان کے جہونکون سے نیست ونابود ویران اور تباہ ہوگیا - باڑہ ہے کہ سمندر کی دہار ہے - خم خمِ ابرو سے کم نہین - قبضہ بھی عمدہ ہاتھ آیا - اچھے پر قبضہ پایا - تہنی شاہی کام ہے - شاہون کے قبضۂ قدرت مین رہنے کا سہام ہی - اللہ مبارک کرے فقط

شاد عفی عنہٗ

۳ - مہربان من میر عثمان علی صاحب

کل ٹہیک نو بجے غریب شاہ صاحب کا خط پہونچا - مین اسکو پڑہکر بہت ہنسا - مجھے انہون نے اپنے خط مین متواتر لکہا ہے کہ طرز اور روش سے مین مسلمان معلوم ہوتا ہون - آن سوال یہ ہے کہ مین مسلمان کیون نہین ہوتا - مین حیران ہون کہ انہین میرے مسلمان ہونے کا کیونکر یقین آیا -

بجذا کہتا ہون کہ زنار گلے مین رکہتا ہون سچ پوچہو تو بقول مرزا غالب دہلوی

آدہا ہندو اور آدہا مسلمان ہون۔ کیونکہ نہ گاے کہاتا ہون نہ خنزیر۔

مجھے ابتک کسی نے اصل مین پہچانا نہین کہ مین کون ہون اور کیا ہون۔ مین ایک پکا صوفی

اور موحد ہون۔ میرے نانا راجہ نراندر اور جد اعلے مہاراجہ چندولعل

ان دونون کا یہی مشرب اور یہی مسلک تہا۔

خدا کی قسم اچہا مسلک ہے۔ عمدہ مشرب ہے۔ جو اس سے پہرے ملحد۔ جو اسکو

برا کہے کافر۔ اگر کوئی مجھے کافر کہے تو تسلیم۔ مین اور میرا خدا راضی۔ ایسا مسلمان جو سراپا

تعصب کا پتلا ہو اُس سے میری کافری اچھی۔ مگر کافر عشق ہون ؎

خسرو	کافر عشقم مسلمانی مرا در کار نیست ہر رگ من تار گشتہ حاجت زنار نیست	

بہر حال خدا کا بندہ ہون۔ اُسیکو دیکہتا ہون۔ اُسیکو ڈہونڈہتا ہون۔ اُسنکو

پاتا ہون۔

میرا محراب خدا پرستی ابروے صنم ہی۔ غوغاے ناقوس کنشتی صداے لبیک حرم ہے

اور سچا سچا میرا یہ دہرم ہے ؎

غالب	ہم موحد ہین ہمارا کیش ہے ترک رسوم ملتین جب مٹ گئین اجزاے ایمان ہو گئے	

اگر وہ بھی آپ سے ملین تو میرا خط ضرور پڑہا دینا اور اُنسے کہدینا کہ واہ مولانا

گاو سالہ ما پیر شد و گاو نشد۔

ہاے افسوس اپنے کو صوفی کہتے ہین اور کفر و دین کا جھگڑا دل مین باقی - انسے کہدیجے
کہ میان منصور صفت باش جان بدہ جانان راز دست مدہ - خداحافظ پھر کسی روز
ملین گے فقط

شاد عفی عنہ

۳۰۱

مہربان علی شاہ صاحب ناصر

آپکا معروضہ مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۱۶ء وصول اور ملاحظہ ہوا - اگرچہ کتاب معلومہ
کے لئے ریورنڈ رجب علی صاحب - ایچ - ایم نیسٹر - ایم - اے - سی - کو کہا گیا
ہوگا لیکن افسوس ہے کہ وہ نہ رہے - انتقال کر گئے - لہذا اسوقت ایسی درخواست جو
بعد از وقت ہے منظور نہین ہو سکتی فقط

شاد عفی عنہ

۳۰۲

مشفق و مہربان من محمد اکرم اللہ خان صاحب دام لطفہ

آپکا رقعہ مورخہ امروزہ پہونچا - اور کیفیت سے اطلاع ہوئی - چونکہ ہنوز ٹکٹ
مطلوبہ طبع ہو کر نہین آے ہین لہذا ابلاغ نہین ہوسے - جسوقت طبع ہو کر آئینگے
اُسوقت ٹکٹ مطلوبہ روانہ کئے جائینگے فقط

شاد عفی عنہ

۳۰۳

مرآۃ طلسم اتحاد میر صدیق علی خان خانہ آباد و دولت زیاد

۲۶ ماہ حال کو ایک رجسٹری اور ایک پارسل پہونچا محظوظ اور مسرور ہوا اللہ کا

شکر ہے کہ آپکو فرصت ہوئی۔ اور میرے خط کے جواب دینے کا خیال رہا۔ خط اور پارسل کے کھولنے سے معلوم ہوا کہ ایک آئینہ آپنے برخوردار نورچشم راجہ چندر پرشاد بہادر طولعمرہٗ وزاد علمہ کے لئے اپنے محبت سے ارمغان بھیجا ہے اسکا بھی شکریہ۔

آئینہ دلکشا جسکو مرآۃ جہان نما کہئے تو می زیبد۔ صفائی مین صوفیون کے قلب سے مصفّا تر۔ آب و تاب مین گوہر آبدار سے بڑھکر۔ جام جم اسکے روبرو خجل۔ آئینہ سکندر اسکو دیکھکر حیران و منفعل۔ باطن مین مثل ارباب صفا۔ ظاہر مین بسان ارباب وفا۔ رخسار مہ جبینان کہون۔ یا ماہ تابان شیشہ کہون تو درد کدورت نہین۔ عکس رُخ یار کہون تو برعکس ہوتا ہے شمع جمال مہرویان لکھون تو قلم اشک بہاتا ہے۔ حیران ہون کہ کیا لکھون۔ ششدر ہون کہ کیا تعریف کرون۔ بجز اسکے کہ یہ کہون ؎

شاد	یہ آئینہ آئینہ حق نما ہے نظر آتا جسمین ظہور خدا ہے	

میرے دوست کی آئین محبت اور طرز الفت کا نقشہ اس ارمغان سے مثل آئینہ صاف نظر آتا ہے۔ خداوند عالم آپکو آئینہ خانہ وحدت کا آئینہ بردار کرے۔ اور مرآۃ روے محمدی کے دیکھنے والون مین نمبر اول بخشے۔

میری طرف سے آپکے چھوٹے چھوٹے ننھے ننھے بچون کو دعاے خیر پہونچے فقط

شاد عفی عنہٗ

بنام مولوی محمدؐ علی صاحب

مجھے افسوس ہی کہ ابتک فارم طبع ہو کر نہین آئے - مین نے سُنا کہ آپنے یہ کہا کہ مطبع انگریزی ایک ہی ہی - سُبحان اللہ آپکو ایسا کس نے باور کرایا -

اجی صاحب صرف اللہ کی ذات وحدہ لاشریک ہی وہ تو ماشاء اللہ تثلیث کے قائل ہین - انکے ہان مطبع ایک ہونا حیرت در حیرت ہی - بہرحال جلد فارم طبع کراکے آج ہی داخل کیجیے فقط

شاد عفی عنہ

۳۰۵

سعادت نشان بھوانی داس

آپکا خط ۵ محرم ۱۳۱۶ھ کا ۱۳۱۶ھ مین پہونچا - مزا یہ کہ جب خط میرا دیکھو گے تو اسکا جواب ضرور یہ دوگے کہ مجھے چار روز ہوے جواب لکھکر - کیون یہی کہوگے نا - ضرور کہوگے - یہ بتاؤ کہ انمین جھوٹا کون سچ یہ ہی کہ نہ آپ جھوٹے اور نہ مین جھوٹا - ۲۹ ذیحجہ ۱۳۱۵ھ کو آپ نے لکھا - چوتھی محرم ۱۳۱۶ھ کو مین نے پایا - اللہ کا شکر ہے کہ نیا سال شروع ہوا محرم بہت دہوم دہام سے آنے کو تہا - مگر جب معلوم ہوا کہ پیر و مرشد حضور شاہ دکن خلد اللہ ملکہ شکار کے لئے رونق افروز ہوے ہین بس بیچارے کی کمر ٹوٹ گئی - کیا پوچھتے ہو - چوطرفہ سناٹا - نہ میلا برابر جمتا ہے - اور نہ دلون پر فرحت ہے - تماشا دیکھنے کو بالکل جی نہین چاہتا - لنگر تو البتہ دیکھ لیا - کیون نہین - یہ لنگر **حضور** کی سلامتی کا ہے - باقی تو دیکھا بھی اور نہین بھی دیکھا - وہ یہ کہ آنکھون کے روبرو جو چیز آگئی دیکھ لی نہین دیکھا کے یہ معنی کہ ہر کوئی شے چاہ اور غور سے نہین دیکھی - ہان خوب یاد آیا - اسکے قبل آپنے کسی خط مین

لکھا تھا کہ جو کوئی رباعی یا قطعہ یا غزل لکھون تو ضرور آپکو لکھ بھیجون - آجکل طبیعت ہی موزون نہین - مگر ہان پیرو مرشد کی عدم رونق افروزی کی نسبت دو قطعہ ہوئے ہین جنکی نقل درج ذیل ہے -

قطعہ فارسی

محرم آمد و در بلدہ ظل سبحان نیست	شاد	بہ طبع ذوق تماشائے این چراغان نیست
ہمہ برائے حضور ست و او بعید امسال		چہ چارہ شاد کہ ترک رسوم آسان نیست

قطعہ اردو

عشرت کا سارا ٹھاٹھ مہیا ہے شہر مین		اور روشنی سے عقد ثریا بھی مات ہے
پر لطف کیا ہی شاد کہ شہ ہین شکار مین		دولہا کے دم کے ساتھ یہ ساری برات ہے

یقین ہی کہ یہ دونون قطعہ آپکو پسند آئین گے - آج دسوین تاریخ ہی حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا دن - اوہ نام شہادت پر کلیجا منہ کو آتا ہے - شقی ظالمون نے آل رسولؐ کے ساتھ کسقدر گستاخی کی - افسوس اِن بے پیرون کو رحم ذرا بھی نہ آیا - اب دس روز کم ایک سال محرم کو باقی رہا - ابکی آپ نے محرم کہان دیکھا -

والسلام فقط

طالب جواب شاد عفی عنہ

۳۰۵

میرے عزیز دیوی داس

کیون صاحب یہ اُستادی اور شاگردی پر کیا پانی پھر گیا - کیا آپ سے

مین نے کوئی دولت مانگی تھی - یا دس۱ بیس۲ لاکھہ کا قرضہ طلب کیا تھا - یا جاگیر منصب دلوانیکے لیے
متقاضی تھا - اُنمین سے کوئی شے مانگتا - اور آپ نہ دیتے تو البتہ درست تھا لکھنو سے
دو سیر تنباکو خوشخرید بھیجنے کی فرمایش کی - دو مہینے ہوے سنہ ۱۳۱۵ھ سدہارے -
سنہ ۱۳۱۶ھ براجمان ہوے ہین - ابتک پتا نہین - دم ناک مین آگیا - طلب سے حال
بُرا ہوا جاتا ہے - اگر اس خوشخرید کو آپ نے ارمغان سمجھا ہے تو مین باز آیا - گویا میرا
اعتبار نہین - اور یہ سمجھتے ہین کہ مین اِس طرز سے مانگتا ہون - لیجئے اچھا تھا گرو ہی اور
اُستادی کا ناتا نباہا - واللہ باللہ مین آپ سے ارمغان نہین مانگتا - چونکہ آپ
شوقین ہین - اور عمدہ سے عمدہ تنباکو پیا کرتے ہین - اور آپ نے وعدہ بھی کیا تھا -
اور قسم دے گئے تھے - کہ لکھنو سے کوئی شے بدون آپکے ذریعہ کے طلب نہ کرون
اسلئے آپکو لکھا اور تکلیف دی - اگر اسکی رقم نہ بھیجون تو آپکا قرضدار - اور اسپر بھی
اگر آپ نہ بھیجین تو آپکو صد آفرین - فقط

منتظر جواب طالب تنباکو شاد عفی عنہ

۳۰۶

عزیز دیوی داس

آپکی بیوی جو جنت کو سدہارین خوب ہوا - روز کے دُکھڑے سے بچے -
دائم المرض تھین سہزار ہا روپیہ آپکا برباد ہوگیا - مگر اسکی بیماری مین فرق نہ آیا -
مسیحا بھی ہوتے تو وہ اچھی نہوتین - اللہ بیچاری کو غریق رحمت کرے - آپنے جو اپنے
زہد و ورع کی کیفیت بیان کی ہے مجھے ہنسی آتی ہے -

عزیز من - آپکی عمر کیا ہے - خدا خدا کرکے چھبیسوین سال مین قدم رکھکر دو مہینہ کا عرصہ ہوتا ہے - یہ موسم اور زہد پرستی - اللہ اللہ عشق پرستی مین بہت مزا ہے - مگر فسق و فجور سے مطلب نہو ۔

شاد	جی مین آتی ہے عشق کرین ایک حور سے آتا ہے ننگ یارون کو فسق و فجور سے	

آمدم بر سر مطلب - جو کچھ گذری اسکو غنیمت جان لو - اس بیچاری کے مرنیکا غم نکرو - مگر ہان اسکی اطاعت اور فرمان برداری آپکو یاد آتی ہوگی - خیر دعا کرو کہ خدا مغفرت کرے - اگر آپ جنت مین جائین تو وہی حور پیکر ہوکر آپکو نصیب ہون -

میرے عزیز - آپنے جس پہلو مین اپنے زہد و ورع کا ذکر کیا - اس سے مین تاڑ گیا - یعنے آپکا مطلب یہ ہے کہ آزادی نہو بلکہ پابندی ہو - اور کسی شریف خاندان مین جا حسین کسیکو عقد مین لائین - یہ سب صحیح - مگر پہلے یہ دیکھلو کہ جیسی آپ چاہتے ہین ویسی آپکو ملے گی کہ نہین - مین سمجھتا ہون کہ ہرگز نہ ملے گی - اتنے اوصاف کس مین جمع ہونگے - فارسی - اردو - انگریزی پڑھی ہون حسین ہون - شریف ہون متمول ہون شاعرہ بھی ہون - یہ تو وہ بات ہے - نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچین گی -

حیدرآباد مین ایسی تعلیم یافتہ شریف زادیان بہت کم کیا معنے عنقا کہنا چاہیے - ہان ہندوستان مین سُنتے ہین کہ ایسی ہین - مگر اُنکے رویہ پر اعتماد نہین - تم تلاش کیجیے کہ جست دریافت - اللہ اللہ خیر صلاح فقط

شاد عفی عنہ

۳۰۷

میر اکبر علی خان صاحب زاد علمہٗ

لکھنو کا حقہ اور تنباکو پہونچا سچ تو یہ ہے کہ حقہ تنہائی کا رفیق - اور شفیق ہمدم ودمساز ہے - قلقل مینا سے خموشی کہون تو می زیبد - اس احسان کے عوض اگر مین آپکا دم نہ بھرون تو محبت کا گلا گھونٹنا اور اسکو جلا کر اسکا دہوان اڑانا ہے - ہر کش پر لا کہہ تمنا اور ہزار دعا - بے زبان ہی مگر باتین کرتا ہے - بلبل ہزار داستان کہئے تو می شاید - اچھا خاصا باجا ہی بے کونجی کے راگ مالا ہی -

ایک نقل اس حقہ پر یاد آئی - کہ لکھنو کے کوئی رئیس بیگماتی گڑگڑی لئے ہوے محل خانہ سے برآمد ہوے بیگماتی گڑگڑی نواب صاحب کے ہاتہہ مین دیکھکر لوگون کو تعجب ہوا - نواب صاحب نے ایک شاعر سے اس قطع او ربرزخ پر کوئی مصرع جلد موزون کرنیکی فرمایش کی - اُس حاضر جواب نے فوراً یہ مصرع برجستہ حسب حال کہا ع

	بیجان بولتا ہی مسیحا کے ہاتہہ مین	

الغرض اس حقہ کا پیر نود سالہ بھی جو گرم و سرد زمانہ چشیدہ ہی وہ بھی اسکا دم بہرتا ہی تنباکو کیا ہی طبلۂ عطار ہی - جہان ایک کش کھینچا تمام مکان خوشبو دار ہو گیا - لکھنو کے اعظم علی محمد علی تنباکو والونکو اللہ تعالی تب تک اچھا رکھے جبتک تنباکو دنیا مین ہم لوگون کے دماغ کو معنبر کرتا ہی - عود جلانے کی ضرورت نہین - اگر بر کی سکے دہوین کی حاجت نہین - یہ سب درگاہون خانقاہون مسجدون مین جلتی ہین - ہمارے ہان تنباکو کو خوشبو دار دہوان دہار اڑتا ہی - پیارے مرزا صدیق کو سلام فقط

دعاگو شاد عفی عنہ

۳۰۸ میر صفدر حسین صاحب زندہ باش

ابھی ابھی صبح کے آٹھ بجے ہین۔ ٹھنا ٹھن۔ ادا ے وظائف سے فارغ ہوکر نہاری کہانے کے لئے جارہا تہا۔ کہ آدمی نے شقہ پہونچا یا یعقوب علیخان جوہر کے انتقال کی اسکے ساتہہ ہی خبر دی اِنّا للّٰہ وَاِنّا اِلیہِ رَاجِعُون۔ بس دہک سے رہگیا۔ سراسیمہ ہوکر رقعہ چاک کیا۔ دیکہا اور بار بار بغور وتعمق پڑہا آپکے غم آلود الفاظ نے میرے دل کے ساتہہ وہ کام کیا۔ جو درد جگر کے اور نمک زخم کے ساتہہ کرتا ہے۔ واللہ اسمین شک نہین کہ مرحوم کی ذات با صفات بہت غنیمت تھی۔ اگرچہ وہ آپ کے توعم تھے ہی مگر اُنکا یارانہ اور برتاؤ دوستانہ ایسا تہا کہ کسی سے بے ناتا لگائے نہ رہے۔ کوئی مامون پکارتا تہا۔ کوئی خالو۔ کوئی نانا۔ کوئی دادا۔ مین بھی انہین اُستاد پکارتا تہا۔ اُنسے تیر اندازی سیکھی تھی اور لطف یہ کہ وہ مجھے اُستاد کہا کرتے تھے۔ اسلئے کہ حال مین انہین نظم کا شوق ہوا تہا۔ کچہ لکھا کرتے تھے۔ اور مجہ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ وہ بہت پرانے فیشن اور وضع کے آدمی تھے۔ بہادری انکی رگ وپے مین کوٹ کوٹکر بھری تھی۔ غصہ انکی گھٹی مین پڑا تہا۔ وضعداری کے خلاف عمر بھر کوئی کام نہین کیا اہل آبرو کے خلاف کوئی بات تک نہین کی۔ سب کے ساتہہ دوستی۔ سب سے یارانہ۔ یگانہ ہو یا بیگانہ۔ تمام جہان کے یار وغمخوار۔ کل حیدرآباد کو انکے ساتہہ یارانہ۔ انکی تعریف کرنے کے لئے ایک دفتر چاہیئے۔ بیشک ایسا آدمی پیدا ہونا

دشوار ہے۔ اِس پیر فلک نے بھی ایسا باوضع بوڑہا نہ دیکھا ہوگا جگت آشنا
اور نہ پیر زال ہامک دیرینہ روز دنیا سے دنی نے ایسا کوئی پیدا کیا ہوگا۔
ہاے انکے مرنے پر زمین اور فلک از سما تا سمک سبکو غم ہوتا ہوگا ؎

نزاد مادر ایام اینچنین فرزند
نہ پرورید جہان کہن چنین اُستاد

عمر انکی بیاسی برس کی تھی۔ اب اِس سے زیادہ اور زندہ رہکر کیا قیامت کے
بورئے بٹورتے۔ بینائی کا یہ حال کہ دن مین اونٹ سُجہائی نہین دیتا تہا۔ باصرہ تو
گویا مرہی چکا تہا۔ سامعہ بھی ضیعف ہوگیا تہا۔ دہونسا بجتا توکچہ سُنائی دیتا تہا۔
جتنی قوتین تہین سب مضمحل۔ اربعہ عناصر مین ایکا نہین۔ پہوٹ پڑی ہوئی تھی۔ سب
جواب دے چکے تھے۔ حواس سراسر مختل۔ بلا اجازت ففرو۔ حافظہ کا یہ حال
کہ اپنے والد بزرگوار نہ پاک پروردگار کا نام یاد۔ بہرحال قبلہ پیری وصد عیب کے
مصداق ہوگئے تھے۔ پس صبر کرو۔ رنج کرنے کا مقام نہین ہے۔ آپکے والد نے
پینتیس ۳۵ برس کی عمر مین انتقال کیا۔ نوجوان۔ یہ اگر بیاسی مین مرین۔ تو کچہ غم نہین۔
مگر غم اسی بات کا ہے۔ کہ ایسا آدمی پیدا ہونا مشکل ہے۔ خدا بخشے۔ اور غریق رحمت
کرے فقط

شاد عفی عنہ

۳۰۹

مہربان میر عباس علی صاحب

آم کا اچار پہونچا۔ یہ بھی اپنے ذائقہ مین مثل دوسرے اچارون کے عام نہین
بلکہ خاص ہے۔

اب آپکا مزاج کیسا ہی مطلع کیجئے۔ بہت روز سے ملاقات نہین ہوئی۔ تحفے کا
شکریہ قبول ہو فقط

شاد عفی عنہ

تقاریظ و قطعات اختتام رقعات شاد

تقریظ تصویر غم در ماتم فرزند دلبند راجہ چند پرشاد مرحوم مولف رقعات شاد از طبع گہربار مشہور دیار و امصار ناشر بیمثال شاعر شیرین مقال افضل دوران اکمل زمان عالیجناب راجہ راجایان راجہ کشن پرشاد مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی تلمیذ حضرت آصف خلد اللہ ملکہ

صد گل بباد رفت و گلابے ندید کس	صد تاک خشک گشت و شرابے ندید کس
با تشنگی بساز کہ در ساغر سپہر	غیر از دل گداختہ آبے ندید کس

ہائے اے فلک کجرفتار تونے یہ کیا غضب ڈہایا کہ مجھ ستم رسیدہ دل طپیدہ کے خرمن ہستی کو ابدی غم جدائی نور بصر کے برق جہندہ سے خاکستر اور میرے شیرازۂ امید کو تتر بتر کردیا۔ واے جہان گلہاے نوخیز کا انبار تہا وہان راکہ کا ڈہیر ہی الٰہی یہ کیا اندہیر ہے افسوس تجہے او سنگدل ذرا بہی میری دردناک حالت پر رحم نہ آیا۔ اور کچہ بہی غم نہ کہایا کہ کند چہری سے گلا ریت دیا اور خاک پر لٹا دیا نیم بسمل سا تڑپا دیا۔ آہ نہ گردن تن سے جدا ہوتی ہی نہ روح قالب سے پرواز کرتی ہی۔

ساری خدائی جانتی ہی کہ تو کسقدر سفاک ہی مگر یہ نہین معلوم کہ تیرا سنگین دل کس معدن کا جوہر ہے پتہر بہی شاید پسیجے مگر تو نہ پسیجا۔

تو ہی ہے آپسمین ایک دوسرے کو جدا کرنے والا بچون کو یتیم ـ عورتون کو بیوہ کرنیوالا عاشقون کو معشوقون سے بچھڑانے والا ـ دوست کو دوست سے چھڑانے والا والدین کو غم اولاد کا داغ دینے والا ہی ـ ای کینہ باز جفا پیشہ ستم شعار ـ کب مین تیرے ظلم کے ہاتھون سے بچا رہا ـ اور تونے کب آتش غم سے میرا دل نہین جلایا ـ او بانی ستم کیا کیا ستم نہین ڈہایا تہا کہ اب رہی سہی کسر نکالی ـ

سانس دیکھی تن بسمل مین جو آتے جاتے
اور جلاد نے چرکا دیا جاتے جاتے

اے خانمان بر انداز غارتگر باغ امید ـ مین اپنے گلشن شادمانی کہسات پہولونکے داغ تیرے دست برد خزان کے ہاتہون کلیجے پر کہائے بیٹہا تہا ـ کہ تونے پہر داغ پر داغ دیا ـ داغ بہی ایسا داغ دیا کہ ہستی فنا ہو جائیگی ـ مگر پیکر روح سے اسکا اثر زائل نہو گا ـ زمانہ محشر کی فتنہ خیز چال سے پامال جفا ہو گا مگر میرا غم نقش قدم کی طرح جما رہیگا ـ کیسی ہی ہوا چلے ـ صور پہنکے ـ آندہیان آئین بگولے اُٹہین ـ صرصر آئے یہ نقش نہ مٹیگا

دارم درد ے کہ ہست جانکاہ مرا
باشد اے کاش عمر کوتاہ مرا

ہر چند کہ نیست مہلک این درد ولے
دائم تا مرگ ہست ہمراہ مرا

حیف ـ ایک دن وہ تہا کہ مین اپنی آنکھون کے نور دل کے سرور ـ اپنے دریای امید کے گوہر آبدار ـ لولوے شاہوار کے مذاق علمی اور لیاقت اور اس کمسنی مین جوہر شجاعت وسخاوت کا حال آنکھون سے دیکھکر اور کانون سے سُنکر پہولون نہین سماتا تہا ـ

ہزار جان سے فدا ہوتا تھا۔ اور خداوند تعالیٰ جلشانہ کا شکر ادا کرتا تھا کہ مجھے بھی یہ دن دیکھنا نصیب ہوا کہ کئی تمنائین خاک مین ملنے کے اور سات پھول کملانے اور مرجھانے اور بسان لالہ زار داغ اُٹھانیکے بعد اپنے باغ کے اس پھول کو اس چھپاتے رنگ و رانش مین مہکتا ہوا دیکھتا ہون۔ مگر بدنصیبی نے میرے اس خیال کو حرف غلط کی طرح مٹا دیا۔

افسوس ہی کہ اس امید نے ابھی چمن خاطر مین نشو ونما نہین پائی تھی کہ شاخ تمنا سوکھ کر خشک ہو گئی پھولنے پھلنے نہ پایا تھا کہ خزان کے بیوقت جھونکون نے اس گل خوبی طرہ لیاقت کو جو ابھی پورا کھلا بھی نہ تھا ایسا پامال کر دیا کہ جسکے ماتم مفارقت مین تادم زیست بلبل شوریدہ کیطرح رو رو کر اپنی عمر تمام کرونگا۔ اور بلبل شوریدہ بھی کون وہ جو عین نو بہار مین صیاد کے پالے پڑی ہو

ہائے صیاد جفا پیشہ نے کیا گل کترے
دور لیجا کے چمن سے پر بلبل کترے

اللہ اللہ۔ میرا مہر جاہ و جلال بلکہ نیر اعظم فلک اقبال **چندو لال** میرے بہار کامرانی کے باغ کا ایک نو رس نو دمیدہ پھول میرے گھر کے روشن کرنیوالی شمعون مین ایک برقی قوت کی منور شمع۔ میری زندگی کے دولت کا ایک بڑا حصہ۔ میری روح کو تازہ اور میری آنکھون کو روشن کرنے والا۔ میری حیات کا بڑھانے والا۔ میری گور پر مٹی دینے والا۔ میرے ماتم مین سوگوار بننے والا۔ میرے نام پر فاتحہ پڑھنے والا۔ اور میری روح کو ثواب پہونچانے والا میرا لخت جگر۔ میرا نور نظر۔ کہ جو میرا سرمایہ ناز تھا آخر جسنے میری ہزارون لاکھون امیدون کو خاک مین ملا کر مجھے زندہ درگور کر کے اپنی پیاری ماں سے منہ موڑ کے اپنے چھوٹے بھائی اور

بہنوں کو داغ مفارقت دیکر جنت الماوا کی راہ لی اور ہمکو دوزخ غم کی آگ مین جلنے کے لئے رکہا

بسنگ رخنہ شد از بس گریستم بے تو
زسنگ سخت ترم من کہ زیستم بے تو

ہاے کیا کہون آج وہی اک دن ہے کہ ابھی صفحات رقعات شاد مکمل بھی نہوے تھے کہ صفحۂ روزگار سے اپنی پیاری تصویر کو آنکھون سے اوجہل کر گیا اور مجھکو نقش قدم کیطرح مٹ دیا۔

ابھی کل ہی کی بات ہے کہ تدوین رقعات شاد کی نسبت وہ دلچسپی اور خوشی کا اظہار تہا آج وہی دن ہے کہ لیاقت کے رنگ و بو کے پہول برسانیوالا غنچۂ نامراد کی طرح پژمردہ ہوکر ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ گیا۔ اور اس رقعات کے طبع و اشاعت کی آخری آرزو کو اپنے ساتھ لے گیا۔ ابھی میری آنکھون کے سامنے وہ تصویر پہرتی ہے کہ ۱۳۱۶ء مین منگنی کا دولہا بنکر شادی کی شہنائیون کے ساتھ بڑی دہوم دہام اور طمطراق سے برات نکلی تھی۔ ہاے ایک دن وہ نصیب ہوا کہ ابھی شادی کی امنگین دل کی دل ہی مین رہین اور سب آئندہ امیدین بیل منڈوے چڑہنے کی تہین کہ تابوت کا سوار۔ نازکی گود دن کا پالا آغوش عروس لحد مین محو خواب عدم ہے۔ ناظرین کو کیا باور ہوسکتا ہے کہ یہ مجموعۂ اوراق چند یعنے رقعات شاد مولف کے بعد بوسیدہ صفحات ناکامی پر طبع ہوکر شیوع پاتے۔ مگر افسوس صد افسوس کیا کہون کہ اُس سرمایۂ نازکی یادگار کے لئے اسکے امید بہرے ہاتھون کی ابتدا کو انصرام کرنا اور اسکو پبلک کے روبرو

اُس مرحوم کی یادگار چھوڑنا ضروری خیال کیا۔

خدا بخشے ایک یادگار اور بھی وہ اپنے بعد دنیا مین باقی اور عاقبت مین کام آنے والی چھوڑ گیا ہے۔ جو رقعات شاد سے میرے نزدیک کہین برتر اور بہتر ہی یعنے **شہر بیدر** مین ایک مسجد **حضرت جنیدا شاہ صاحب** جعل الجنۃ مثواہ کی خانقاہ شریف کے پہلو مین مرحوم کی ہی بنوائی ہوئی ہی جو رقعات شاد کے یادگار سے اشرف ہی۔ اور اسکو اشرفیت اور افضلیت اسوجہ سے ہی کہ یہ یادگار رقعات دینوی یادگار کی ڈھلتی پھرتی چھاون ہی اور وہ صراط المستقیم کا زاد آخرت کا توشہ خلد برین کی راہبر بزم عیش بقا کی منور شمع ہے **الغرض** کہ مین ستم رسیدہ دُکھیارا اس امر پر اپنے دل کے ہاتھون مجبور ہوا کہ مرحوم کی اس یادگار کو جو ضروری ہی قائم رکھون تاکہ یہ حسرت زدہ تصویر کا خاکہ رنگ قبول کی بدولت بین الناس لب اظہار شاہد مرآۃ غربت کا گرہ کشا بنا رہے۔ اور مین اس طلسم کو دیکھہ دیکھکر دست صبر سے دامان اختیار کی دھجیان اُڑاؤن اور رو رو کر یہ کہتا جاؤن۔

نصیب ما ز باغِ آفرینش میوۂ غم شد
نہالے را کہ پروردیم آخر نخلِ ماتم شد

آہ عمر کا پندرہوان سال ابھی پورا نہوا تھا کہ جیسے یہ کتاب اسکی زندگی مین ناتمام رہی اُسکا شوق اور میری امیدین بھی ناکام رہ گئین ؏

بیدل ہر شب کہ سیر گلشن گردد — عالم تاریک چون دل من گردد

صد آه برآورم ز آئینهٔ دل   کائینهٔ دل ز آه روشن گردد

چونکہ اب میرا قلم خود آٹھ آٹھ آنسو رو رہا ہے۔ اور دامن قرطاس کو اشک خونین سے دھو رہا ہے اسلئے مین اپنے پیارے فرزند کے یادگار کو جو دستار خوبی کا طرہ اور بختاوری کے تاک کا چاند استارا تھا۔ ناظرین کے روبرو پیش کرتا ہون کہ دعائے خیر سے یاد کرین ؎

وسعتے پیدا کن اے صحرا کہ اکثر در غمش
لشکر آه من از دل خیمہ بیرون می زند

اب اے خاک وہ خاک جہان اسکا کالبد خاکی نازون کا پالا چشم زدن مین نیست و نابود ہو گیا تیری طرف خطاب کرکے یہ شعر بحسرت و حرمان پڑھتا ہون ؎

اے خاک تیرہ خاطر مہمان نگاہدار
کین نور چشم ماست کہ در بر گرفتہ

انا للہ وانا الیہ راجعون

تقریظ یکہ تاز معرکہ سخندانی شمع دودمان شیرین بیانی مولوی سید نور الضیاء الدین حقانی ضیا

فراید اسے سپاس کہ درّ دُرّی نفائس طیب انفاس سبحان بحر عمان سرمایۂ سبع مثانی کہ بار احصاء عجائب و غرائب مکنوناتش خافض جناح ملک و معجز متنفسان و نخون نسنج بجملک و نقد ہمیں لک دریعانہ گوہر نظارگی تاب عالم تابان رہین صواب و تلالو در رغرر

معاسے روحانیان قدس کہ جواہر زواہر اذوات ونفوس سایہ نشینان فلکی بسان قوس قزح
از پرتوان باکمال آب ورنگ درفضاے وادی ایمن مبادی بربالاے طور سواطع برہان
شہرت وعلم بالقلم علم وعلم الانسان مالم یعلم۔ برافراشتہ۔ اساس معمورہ قیاس راچنان منتکش
فاس نیرنگی حواس می گذاشتند کہ تلمی نعاس سحری چشم خواب آلودگان بحیزہی کار کحل الجواہر میکرد
بخدا بر لیق مبش بہاران ہمرنگ لیان کرمک شبتاب درروشنی چراغ وچراغان ماہتاب
نثار جلوہ شاہد یکہ حبیب خودرا بکمال جامعیت صورت ومعنی آراستہ بر کرسی اصطفا نشانید
وبخلعت فاخرہ خطاب وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی مسک ختامش راغازہ
روے نیاز سبوحیان ملاء اعلی میگردانید ؎

	صفت ہاے خدائی جملہ با اوست ولے گفتن نمی شاید خدا اوست	

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ صلوۃً دائمۃً مادامت الافلاک متخلعۃ بخلعۃ النور
والکواکب متجلیۃ بتشریف التلالؤ المنشور۔ تمہید کہ ریاض مسامع سرخوشان صہباے انشا منتکش
رشحات کلک سیمابی آدابریست کہ آنرا مصداق وان من البیان لسحرا تصور ریدن بروجود
سحر حلال ورنجت انواع حسن مقال بسان تحقق کلی طبعی فی الخارج درضمن افرادان صورت
بہجت تازہ پیدا میکند۔ ومفاد دقیقہ سنجی قضایاے خیالی راکہ بسان عرض لازم علاقہ
اختصاص بذات خاص ان من الشعر لحکمۃ میدارد بچشم حقیقت اذعان معرفت
راہ ورسم حصول ہمرنگ وہم سنگ حاصل عکس شکل رابع ہویدا میکند۔ اعنی غلغلہ مکاتیب

اغرالامرا معزالفقرا خدیو معشر حسن معانی سرحلقه اعلام خوش بیانی بدرالنوار کمال صدر سخن
مخترعان بدائع مقال سرخیل طلایه شعرا مقدمة الجیش فصحا سهیل تهامه سخن سحبان خطه فن
امیر امراء الکلام وزیر افواج **نظام** عالیجناب معالی انتساب **راجه راجایان**
مهاراجه کشن پرشاد المتخلص به شاد احسن الله الیه وکان له لاعلیه که از
عرصه ورا زنگوش نیاز تمنا و طلب بسان غمزه بچشم نیم باز و شکرخنده در زیر لب بود
هنوز مشاطه صبا نتوانست که یک گره از سر سنابل آن شاهد زهره جبین برگشاید که وخالی
از قعر چاه بابل قضا برخاست و طفل غنچه مقصود را که هنوز رش یارای و شگفتن ننمود از بالای
مهد عافیت بخاک انداخت. و بلبل داغ جگر خورده بصد بی نوائی رخت از گلشن برکشید
و در فضای جهات اربعه بنالهای دلسوز اندکے بسر می برد. و میکه هجوم یاس و غم بکثرت
و اندوه الم بشدت مضائقه پیش آمد. روی اندیشه را بسوی استرجاع می نمود.
کشاف رموز عالم اسباب ملهم راه حق و صواب که بجز ان کسی رفیق و دمساز غربت زندگانی
نیست باین بیت بازدلش را آماده رجوع الی البیت می نمود.

مزن چین بر جبین وقت نزول درد و غم صائب
که عیب است از کریمان در بروی میهمان بستن

الحاصل چون مفتاح رضا بالقضا که عبارت از صبر علی البلاست بوسیله رفیق
شفیق بدست آورد قفل از در گنجینه اسرار سمعنا و اطعنا غفرانک ربنا و الیک المصیر
برگشاد. و جهانیز از آن فیضیاب گردانید. چنانکه باز سلسله طبع مکاتیب را که از نوشت

جامع آن قطع شده بود باہم آورده وریادش بهیم می جنبانید۔ الان بحسن توفیق ایزد مستعان
کار طبع مکمل گشت و شغل بحسن انجام پذیرفت مشک آنست که خود ببوید نه که عطار بگوید۔ برماہران
غوامض فن ادب جامعیت این نسخه دلپذیر ولطافت این تحفۀ بے نظیر که عبارت از مجموعۀ
رقعات شاداست پوشیده نیست کسیکه اندک بانشا مذاق طبعی داشته باشد
میدانست که چقدر لطیف الوضع شریف الوقع قریب الفهم سهل التناول تالیف است۔
موجز البیان مطنب التبیان مملو از نفائس اشعار تازه و مشحون بمطالب بے اندازه جاسے آن نست
که حرف حرفش را از آب زر نویسند وہر نکته اش را بجان برابر گیرند۔

نظم

نگار مشک خط خوش عبارت
عروسے دلربا و شاہد بکر
گلستانے درو صد گونه گل جمع
کتابے نه محیطے پر ز گوهر
سطورش راحت افزا چون خط یار
معانی را حروفش گشت مفتاح
بیان را لفظ پاکش کرده تبیان
باطوطی که در منطق شکر خاست
خرد حیران وران خط و عبارت

بتے سیمین عذار خوش اشارت
جہازش خامه و مشاطه اش فکر
شبستانے درو ہر گوشه صد شمع
تو گفتی چوں سپہرے پر ز اختر
حروفش مشکسا چون خط دلدار
بدایع را سطورش کرد ایضاح
ز تلخیصش فوائد گشته رخشان
ازین آئینۀ مصقول گویاست
جهان اندر جهان رمز و اشارت

علاج کہنہ بیماران عشقے | دواے نو دل افگاران عشقے
نسیمے چون دم عیسی روان بخش | شفاہا اللہ زہے بیمار جان بخش
نگویم نسخۂ کز فردوس باغے | شب امید را روشن چراغے
بصورت رونق بستان خوبے | بمعنی جلوۂ ایوان خوبے
ریاض فکر دانائے سخن شاد | غلام خامۂ او سرو آزاد
امیرے جامع معنی و صورت | بری از عیب و خالی از کدورت
چو خاص و عام مردم عیب جویند | درینمعنے کہ من گفتم چہ گویند
بہر صورت **ضیا** حق جانب اوست | خرد محکوم فکر صائب اوست
چو لطف حق بود یار و نگہبان | چہ باک از موج شور انگیز طوفان
منور طبعش از نور فضائل | مزین رایش از حسن خصائل
دہانش در سخن چون لب کشاید | رموز سر عیسے وانماید
بیان او گلستان نکوئیست | بدائع را ازان رو سرخ روئیست
گہر را در لطافت آب بردہ | شکر را در حلاوت خردہ کردہ
چو کردی کلک او سحر آشکارا | بدعوے برزدی نقش خطا را
خوش الحان بلبلے دستان سرائے | بہر بابے رسیدہ زو نوائے
ویا نہ طوطی شکر مقالے | ازو ہر لحظہ دل در وجد و حالے
یقین آنانکہ صاحب اختیار اند | متاع قیمتے در بند دارند

کہ انکار فضیلت کار ما نیست	بہ تحسین لب کشادن ناسزا نیست

تقریظ ریختۂ قلم فراست رقم ناظم نازک خیال ثنا رجا د مقال حاجی سید محمد صاحب قادری متخلص بہ عقیل مہتمم تقسیم تنخواہ جمعیت و ملازمان عرصہ وغیرہ کہ فحاص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی

بے مائگی استعدادم۔ نہ سرے دارد کہ فرازش دہم۔ و بے استعدادی مائگیم۔ نہ وے دارد کہ فرورش۔ من آنم کہ بہ سطے مراحل تقریظ گامی زدن ندانم۔ و دانم کہ سبیل زاد این سواد کردن نتوانم۔ کج مج زبانے را حکم تقریظ۔ از اعمیٰ کار بصر در خواستن ماناست۔ و از اصم رجاے سمع داشتن ہمیاست۔ منم کہ در حرف و خزف رنگ امتیازی نتوانم ریخت۔ تا بہ سر انجام این مہم غازہ ہمت بر رخسارۂ نارسا حوصلہ بچہ صورت توانم کشید۔ و در سبد و صبد صورت التامی۔ و در گل و گل چہرۂ انواعی نتوانم آراست تا بہ گل چینی حدیقہ معانی با این مایۂ نا راستی تشریفے کہ از دامن تا گریبان تار و پود دی ندارد۔ گل سر سبدی را بچہ ہیئت توانم چید۔ گرائش احباب بآرایش اسباب داند۔ کہ معذورم مجبورم کرد۔ و توقیع اعزا بہ تفتیح این باب شناسد کہ مجبورم معذورم نگذاشت۔ بر مگذر امتثال امر می گویم۔ و نمیدانم کہ چہ توانم گفت و بخاطر سلک این

ر۔ سُفت خواہم کہ چہ ونمیگویم ۔ گوہر رشتہ ارادات درست می کنم
بدرستی محاورہ چہرہ آرایانِ شاہد اُردو را غازہ الیست و دستور العمل پیرہن وچستی
مضامین روشنان طبع وقادرا توقیعے است بہین آئین خرمن ۔ مداوش را نشارہ
طرۂ زلف مرغولہ مویان گویم رواست ۔ سوادش را سویداے نقطہ قلوب و خال زیبائے
مہ جبیبان دانم سزاست ۔ اعرابش را تراشہ زر بافشان ناصیۂ عروسان معانی چون ندانم ۔
حروفش را ریزۂ جواہر بتنزیین نگین شاہدان سخندانی چون نخوانم ۔ ہر لفظش را دل آرا
رعنائی چون نہ نامم کہ معنی بہزار دل شیدای اوست ۔ ومعنی اش را ہوش ربا طنازی
چرا ندانم کہ ہر لفظش برابطہ اتحادی بہزار جان مبتلاے او ۔ ہر مضمونش بجلالت خوبی طرز ظہوری
پاست ۔ و ہر عبارتش بشوکت حسن ادا حسرت افزاے طغرا ۔ فصاحت بانتساب
خامۂ او تاج عزت بر سر است ۔ و بلاغت بالتباس نامہ او پالہنگ اطاعت در کمر ۔
زمینی را کہ گاہی سمند ارادت او دست رنج قطرہ زنی بہ سہوہ ہم نہ پذیرفتہ بود ۔ رتبہ آسمانی
بخشید ۔ زبانی را کہ بافواہ فہوم بہ اُردو موسوم بآنچنان خوبی وخوش اسلوبی نوک ریز
زبان قلم شیوا رقم نمود کہ چہ بہ بندش چست ۔ وچہ بہ محاورہ درست ۔ وچہ بمضامین
عالی ۔ وچہ بتلاش نازک خیالی ۔ از نگہ تا زان میادین این فن نہ فقط گوے سبقت
ربود ۔ بلکہ بلقیس زبان را بتکمیل جلائل فضائل حلۂ سلیمانی پوشانید ۔ ایجاز بجاے خود
بنہایت موجز ۔ متوازی بمحل خود بغایت متمازی ۔ متوازن ۔ چنانکہ شاید مستحسن ابہام
روے آلائش ندیدہ ۔ ایہام سوے آرایش نگردیدہ ۔ ہر صفحہ چون **مطلع خورشید**

از غائله سحاب ممتنعات صاف است - و سهیل یمن بسهولت تلاش اوق برافق سماء سهل ممتنع
منت پذیر اعتراف - اگر نمیقه در حیات است - تو گوی نگارین چمنستانیست - که ریاضش
بروائح نفخت فیه من روحی ابواب طراوت و تازگی بر روی هستی تهمتان کشاده - وگر
انیقه بموت است تو دانی اندوهگین مختانیست که بیاضش بسموم -
برای قطره زنان جاده زندگی موهوم - یا واز آخر منزل داده - اگر در تهنیت است
چمن چمن بهار - و دریا دریا نثار - وگر در تعزیت است - خرمن خرمن شرار - و صحرا صحرا
غبار - مجموعه رقعات چیست - گلدسته ایست از گوناگون گلهای همیشه بهار آراسته
گنجینه ایست از انواع جواهر زواهر مرصع نگار پیراسته - و انی اینهمه درر غرر فرو ریخته
سلک نثر نثار نثرین مقام و نظام نظامی احترامی است که فلک را بر عتبه معالی رتبه اش
از جبهه سائی نازشهاست و زمین را همرنگی با پایه آستان همایون سایه اش دعوی فرازشها
طوی ایالت را ایاغ - انجمن امارت را چراغ - حدائق معانی را ناطور - سینای سخندانی
را انور - خطائر عروض را دل و جگر - نوائر قوافی را روشنگر - سماء معدلت را قمر -
شب امید را سحر - گوهر مقاصد شرفاء عالم را آغوش مراد - جوهر مراد غربای جهان را
دامن وداد - **راجه راجایان مهاراجه بهادر کشن پرشاد شاد**
صانه الله عن الفتن والفساد معلوم که اینهمه رقعات مثل زلف معشوق پریشان -
و بسان حواس عاشق منتشر بود - چه پرسی که این پاره پاره اوراق صحیفه معانی را شیرازه بند
کدام است و این ریزه ریزه در منثور را گنجینه پیوند کو - گلهای پریشان را از بهر گوشه

وکنار را این گونہ گونہ خوبی چید و بہ تشریف گلدستگی کہ لواحت ابذال گدامی باعبانست

ونقود منتشرہ فارغ از سرہ را باین جونہ جونہ خوش اسلوبی فراہم آورد و صورت گنجینگی بخشید

احسان وست مزد گدامی جوہر شناس عیار دان۔ نامش تا بزبان آوردن ینابیع خون

برائے سرچشمہ عیون نظارگیان ساز کردن است والواب جزائع برروے دیدہ دوزان بارنہ

یعنے چشم وچراغ ظلمتکدہ عالم۔ قرۃ بصارت بنی نوع آدم۔ راحت جان پدر۔ جگر پارہ

مصنف سوختہ جگر چنڈ اپرشاد مینو آبادلیست کہ این قطرہ قطرہ صہبا ملو بہ سبو کردہ را

برروے بادہ نوشان بزم سخن۔ بدور آوردن میخواست کہ بینائے زندگیش از سنگ اجل

برشکست۔ یعنے این مجموعہ برشتہ جمعیت آوردہ را بشکنجہ طبع کشیدن آرزو داشت کہ

رشتہ عمرش از شیرازہ حیات در گسست۔ سوفار غم دل کافہ منتسبان را بردوخت وخرمن امید

پدر از شرار المش یکسر سوخت۔ این مہ نوہنوز از افق سیری روزہ طبق بعروج معارج طبیعی

یک ربع راہے ہم گام نزدہ بود کہ از نیمہ راہ پایہ نردبان عمرش از ہم گسیخت۔ وعرصہ جہان

برروے جہانیان تنگ۔ وخاک مفارقت دائمی در دیدہ دیدہ وران امید فروریخت

جگرے نتوان یافت کہ خنجر این غم۔ زخمی کہ تا بمرگ صورت بہی نخواہد دید نخوردہ باشد

ودلی نتوان دید کہ از آتش این الم داغی کہ تا بہ گرمی روز نشور دل از التہاب نخواہد وزد ہد

در پہلو ناسور نکردہ باشد۔

ابیات

صبر از دل وتاب از جگر وجسم زجان رفت	فرزند وزیر ابن وزیر بہمہ دان رفت

آوخ کہ زیک رنفتش این رفت وہم آن رفت — دل رفت جگر رفت علم رفت نشان رفت
این رفتن بیوقت چہ گویم کہ چسان رفت — افسوس جوان رفت جوان رفت جوان رفت
بوازگل وکیف ازمل وبلبل زچمن شد — چون نزہت ونکہت زگلستان جہان رفت
اندرغم ناشاد دل شاد برنجے — بگذاشت وآنسوے جہان شاد روان رفت
گنجینہ اردوے جواہر رقم شاد — آراست وخود ازدلستان جہان رفت

تالیفِ این مجموعہ یادگار اواست ۔ وترتیب این گنجینہ ایثار او فقط

تقریظِ چکیدۂ قلم دُرو جواہر رقم رشکِ خاقانی وقاآنی سید عبد العلی صاحب حقانی منصبدار حیدرآبادی

کیا تم وزیر فوج کو پہچانتے نہین — کہتے ہین جسکو شاد اسے جانتے نہین
شاعر ہے بےنظیر تو شاعر بے عدیل — اہلِ سخن وہ کون ہین جو مانتے نہین

اسوقت مین اپنے قدیم آقا جسکا مین موروثی جان نثار اور وابستۂ در دولت ہون یعنے راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی تلمیذ حضرت آصف مدظلہ العالی کے رقعات کو جو موسوم بہ رقعات شاد ہین اسکے متعلق بلا کسی مصنوعی ملمع کاری کے اپنے سچے خیال کو جو خوشامد یا جھوٹی تعریف سے مبرا اور معرا ہے پبلک کے روبرو ظاہر کرتا ہون ۔
گو میرے علم اور استعداد کا پایہ وہ نہین کہ کنگرۂ عرش کے حقیقت کی خبر لانیوالون مین

کہلاؤن نہ میرے مرغ فراست کے بازو مین اسقدر قوت پرواز ہے کہ ہُما کے ہم بازو ہوکر پر باروں جہانکے بلند پروازی کی قابلیت ہی نہو۔

مگر اپنے موجودہ معیار اور سرمایہ علم و فہم کے لحاظ سے مین اسقدر ضرور کہونگا۔ کہ جو کچھ خیال اس **کتاب** کے متعلق ظاہر کرونگا اسکے بے ریب و ریا ہونیمین کوئی شُبہہ نہین ہی۔ میرا صرف یہی کام نہین ہی کہ مین **رقعات شاد** کو ایک انمول کتاب سمجھکر من مانی رطب و یابس اسکی مدح مین قلم دوڑا دون۔ بلکہ میرا یہ کام ہے کہ حُسن و قبح دونون پر نظر ڈالون۔ کیونکہ مین نے ابتدا ہی مین جان نثار اور وہ بھی موروثی جان نثار ہونیکا دعویٰ کیا ہے پس میرا کام یہی ہے کہ مین خیر خواہی کے مرکز سے قدم باہر نہ رکھون اور راست گوئی کو عین خیر خواہی سمجھون۔ بدین لحاظ مین ایک ایسا مرقع کھینچکر دکھاتا ہون جو ظاہر اور باطن کے درمیان ایک ہی رتبہ کا ہو اور ایک دوسرے کا عکس اپنے اصلی رخ زیبا دکھلانے مین قصور نکرے۔

رقعات شاد جسکے مصنف **مہاراجہ ممدوح** اور جسکے مولّف مہاراجہ ممدوح کے چشم و چراغ **راجہ چندا پرشاد بہادر** خدا بخشے جسکا نام لیتے ہی کلیجہ سُن سے پہلو سے نکل گیا۔ اور خدا جانے وہ کونسی شئے تھی کہ ادھر دل کو ٹیس لگی اور آنکھون سے اشک خونی روان ہوگئے۔ یہ وہی اور اُسی مرحوم کے نشتر غم کی ٹیس ہی کہ جسکے کاری زخم سے ایک میرا ہی دل مجروح نہین ہی بلکہ اک زمانہ کے دل زخم کھائے ہوے ہین ؏۔

کجا بود مرکب کجا تاختیم

مولف کتاب جنکی عمر چودہ سال کی تھی ایک ہونہار نوجوان باغ **چندولال** کا سرسبز او رشاداب پودہا تھا جسکی ابتدائی نشو نما سے یہ یقین ہوتا تھا کہ آئندہ ایک سایہ دار بارور درخت ہوگا۔ جسکے برگ و بار سے ہزارہا خلق خدا یگانہ و بیگانہ برخوردار ہوگی۔

اُس مرحوم مجموعۂ خوبی نے جب اپنے معمولی متداولہ کتب کی تعلیم سے فراغت پائی اور اپنے والد بزرگوار واجب التعظیم و الترحیب کے حکم کے موافق خاص نثاری کیطرف توجہ کی تو مکتوبات کے جمع کرنے اور اسکے مطالعہ کا شوق ہوا۔

چنانچہ یہی بنا اسکے شوق کی رہنما ہوئی اور اپنے والد بزرگوار کے خطوط کو فراہم کرنیکی درخواست پیش کی **مہاراجہ بہادر** مدظلہ نے براہ شفقت پدری بطیب خاطر اپنے نور نظر کی درخواست کو منظور فرمایا۔ اور اوراق رقعات جو مجموعہ خاطر کیطرح پریشان تھے انکی شیرازہ بندی ہو کر قالب کتاب مین لانیکی ابتدا ہوئی ہنوز اس کتاب نے باغ دنیا مین اپنے نشو و نما کا پورا جوبن نہین دکھلایا تھا کہ ۱۰ ذیحجہ ۱۳۱۷ھ کو مولف کتاب نے بعارضہ سرسام۔ سرشام دنیاے فانی سے جنت الماوا کی راہ لی اور اپنے والدین کو خار الم دیا اور داغ مفارقت ابدی سے زندہ درگور کر گیا۔

وا مصیبتا ابھی اِس ہونہار کو جسکو گل تو کیا غنچۂ نو دمیدہ کہنا چاہیے اپنے رنگ و بو کو چمنستان فانی مین دکھایا نہ تھا کہ خزان کے نامبارک ہاتھوں کا دستبرد ہو گیا

خزان کے ہاتھہ سے گلشن مین خار تک نہ رہا
بہار کیسی نشانِ بہار تک نہ رہا

اور اپنے زندہ یادگارین جو قیامت تک بعونہ زمانے کے صفحون پر یادگار رہیگی چھوڑ گیا - ایک مسجد جو شہر محمد آباد بیدر مین مرحوم کی بنوائی ہوئی حضرت چندا شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کے خانقاہ کے قریب ہی - اور ایک رقعات شاد جو ناظرین کے روبرو ہی یہ دونون اس راہی جنت ساکن خلد عیش کے یاد دلانے والے ہین -

اب میرے قلم کی کشش پھر مرکز پر پہونچی - یعنے وہ رقعات شاد جسکے متعلق مین اپنا خیال پبلک کے روبرو ظاہر کرتے کرتے رہگیا تہا وہ کوئی معمولی کتاب نہین ہی یہ (رقعات شاد مدینہ نثر کا) ایک بازار وسیع ہی جسکی خوشنما اور شاندار دوکانون اور کارخانونمین انمول سامان سجے ہوے ہین - انشا پردازی - محاورہ - روزمرہ - قافیہ - سجع - نثر مرجز - معاملہ بندی - دردِ عشق - سیاست مدن - مذاق نظم - مثنوی - رباعی - قطعہ - بیت - وغیرہ - یہ سامان

ہر دو عالم قیمت خود گفتۂ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

اگر نہین ہی تو بیش قیمت تو ضرور ہی جسکا خریدار اور قدردان وہی ہوگا جسکا دماغ عالی اور مذاق صافی ہو -

اس سامان کی بے انتہا سڈول سجے ہوے خوشنما جوبن نے دلکو نور اور آنکھونکو سرور بخشا

اسکا مزا اور اُسکا نشہ مُل مین کجا۔ اسکی بو باس اور بہار گُل مین کجا یہ نغمہ زنی بلبل مین کہان۔ یہ نوا سنجی صلصل مین کہان۔

شمشاد سرو مین یہ خوش آوازیان کہان
طوبے کہون مین قامتِ موزون یار کو

مگر ہان یہ مکلف اور بیش بہا سامان جسکی قیمت پرکہنے والے ہی جانتے ہین یہ غلافون سے ڈہک دئے گئے ہین کہ تا ناظرین اور اہل بصیرت اور قدردانون کے بیچین کرنیوالے دل اور انکی اشتیاق بہری آنکہین دیدار کو ترستی رہین۔

مگر ناظرین کی خدمتمین التماس ہی کہ کیون پیچیدہ ہوتے ہین۔ آئیے بسم اللہ کہکر اس سجے ہوے مکانمین قدم رکہئے جہان الماریان خوبان طرحدار کی طرح سجے سجائے آراستہ ہین ہم اپنا پیارہ دکانچہ جو ہیرو الماس و حُسن و خوبی سے بہرا ہوا ہی اسکے دکہانیکے مشتاق ہین

گہٹا مین برق جو چمکی تو یاد آئے امیر
ادا کسیکے وہ پردہ اُٹہا کے آنے کی

اب تو ضرور آپکے دلپر ایک مقناطیسی اثر ہو گیا ہوگا اور جذبات شوق کہہ رہے ہونگے کہ **رقعات شاد** کو پڑہین۔ یہ رقعات صرف ایک کتاب ہی نہین ہی جسنے ان آراستہ و پیراستہ امور سے باین خوبیہا بیشمار اپنے قدرشناسونکے ہاتہون اور دلونمین جگہہ پائی ہی۔ بلکہ یہ شاہونکی میز کا گلدستہ اور شاہزادونکی صحبت کا اتالیق اور بچونکا شفیق استاد اور جوانون کا حبیب لبیب رفیق ادیب اور بوڑہونکا عصائے پیری ہی

الغرض اس امر پر سبکو اتفاق ہی کہ مہاراجہ کشن پرشاد بہادر وزیر افواج آصفی تلمیذ حضرت آصف جنکے شمشیر قلم کے لوہے کو حیدرآباد تو کیا دور دور تک سیاحان عرصۂ سخن مانتے ہین اور انکی لیاقت خداداد اور علمیت اور طبیعت کا سکہ سبکے دلوں پر بیٹھا ہوا ہی وہ ضرور میری اس راے سے اتفاق کرینگے کہ بعد رقعات غالب جو اردوے معلی کے نام سے مشہور ہے اور جسکا جواب خود لاجواب ہے۔ رقعات شاد کا نمبر ہے۔

اسکے وصف مین مین کوئی ویسے الفاظ نہین پاتا جو بیان کرون۔ ہان قدردانونکی قدردانی اسکے حسن خداداد کے لئے غازہ کا کام کریگی۔

مین اب اپنی اس تحریر کو اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ یا خدا اے عزوجل یا مجیب الدعوات مصنف والاصفات عالی درجات کو صد وسی سال کی عمر عطا فرما۔ اور انکی لیاقت اور بخشش سخاوت اور شجاعت۔ اور مالک کی خیر خواہی۔ رعایا کی ہمدردی مین روزافزون ترقی اور ہمیشہ انکو مع اولاد واحفاد شادمان رکھہ۔ اور جیسا کہ یگانہ روزگار رکھا ہے ویسا ہی یکتاے روزگار فرما بحق محمدؐ و آل محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اجمعین آمین ثم آمین

این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

تقریظ چکیدہ قلم شاعر بے عدیل وسہیم رشک سلیم منشی لطیف احمد صاحب متخلص بہ اختر خلف الصدق منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی مرحوم

نثر ہو یا نظم جب کسی خوش مذاق اور قابل شخص کے قلم سے نکلتی ہی تو اُسمین ایک خاص بات ہوتی ہی۔ اور ارباب بصیرت پہچان لیتے ہین کہ یہ کلام کس پایہ کا ہی۔

اردوے معلیٰ کو دیکھیے جو **مرزا غالب مرحوم** کی عمدہ یادگار ہے اُسمین کیا ہی۔ نہ کوئی رنگینی ہے نہ عبارت آرائی ہے نہ مضمون آفرینی ہے یہی معمولی جملے روزمرہ کے ہین۔ بات فقط اتنی ہی کہ وہ الفاظ وہ فقرے ایک لایق شاعر با مذاق کی زبان کے ہین جو اپنی بیساختگی پر دیکھنے والے کو پھڑکا دیتے ہین۔ اسی پر قیاس کر کے جوہر سخن کے پرکھنے والے اسکا اندازہ کر لینگے کہ مین اسوقت جس کتاب پر ریویو کرنے بیٹھا ہون وہ کسقدر باوقعت اور قابل قدر ہے۔

خدا رکھے عالیجناب **شاد** فیض بنیاد کی قابلیت و استعداد خداداد کا پایہ مراتب جو باعتبار سخن آوری و سخن آفرینی کے ہے اُس سے تمام دکن اور ہندوستان کے اہل کمال آگاہ ہین۔ آپکا نام نامی **مہاراجہ کشن پرشاد بہادر** اور آپکا خطاب مستطاب **مہاراجہ یمین السلطنت**[?] **پیشکار بہادر** اور آپکا نامور عہدہ **وزارت افواج شاہی** اور آپکو تلمذ کا شرف اعلیحضرت قدر قدرت **شاہ آصف** خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ سے ہے اسجگہہ بحث فقط آپکے مراتب شاعری و نثاری سے کیجاتی ہی۔ نہ اور کمالات سے۔

ماشاءاللہ آپکی جودت طبع کا سکہ نزدیک و دور بیٹھا ہوا ہے خصوصاً دکن مین اسوقت بازار سخن جسقدر گرم ہے آپ ہی کی توجہ سے ہی۔ آپکی شان مین بہت ہی ٹھیک اور بہت ہی جامع یہ مصرع ہے جو ایک بزرگ کامل مرتبہ شناس (**امیر مینائی**) نے بے تکلف

فرما گئے ہین ع-

گلزار دکن مین گل شاداب ہین شاد	

یہ جواہر زواہر جو نظر کے سامنے ہین آپ ہی کی گوہر افشانی کا نمونہ ہین - اور جنکو دیکھکر مانا پڑتا ہے کہ مثل نظم کے آپکی نثر بھی بہت عالی مرتبہ رکھتی ہے -

اِس انشا کا نام رقعاتِ شاد ہے اور انشا کا ہیکو ہے نثر نگارون کے لیے اچھی خاصی آموزگار ہے جو تعلیم کرتی ہے کہ اُردو عبارت اسطرح لکھنی چاہیئے الفاظ کی نشست ایسی ہو حفظ مراتب کا لحاظ یون رہے -

اسمین وہی خطوط ہین جو روسا و امرا اور معزز احباب واعزہ کے نام لکھے جا چکے ہین سال گذشتہ مین صاحبزادہ مرحوم راجہ چندا پرشاد نے چاہا تہا کہ ان خوشنما پہولون کا ایک باغ وبہار گلدستہ بنایا جائے - بڑی توجہ کو کام فرما کر متفرق رقعات نہایت انسجام کے ساتہہ مرتب کیئے کہ وہ ایک محبوب کتاب ہوگئی - ایسا سمجھیئے کہ کسی معشوق کی بکھری ہوئی زلفین چہرے اور شانون پر بے قرینے پہیلی ہوئی تہین - انکو مشاطہ نے سمیٹ کر خوبصورت ہاتہون سے سنوار دیا - یا یون کہئے کہ حسینون کی پری صورتین جابجا منتظر آرہی تہین کسی نے اُنکو اکٹہا کر کے حسن کا مرقع بنا دیا - مگر افسوس ہی کہ ہنوز وہ بیل منڈہے نہ چڑہی تھی طبع کا اہتمام ہو ہی رہا تہا کہ ہونہار راجہ کا چمن حیات نذر صرصر خزان ہو گیا ؎

کہلکے گل دو دن بہار اپنی صبا دکہلا گئے	حسرت اُن غنچون پہ ہی جو بے کہلی مرجہا گئے

یہ داغ ایسا نہین جو دل سے مٹجاے - اللہ تعالی مرحوم کے والدین اور اعزہ و احباب کو صبر عطا فرمائے - اب عالیجناب مصنف نے اس تصنیف لطیف کی طرف التفات فرمایا - اور محاسن معنی کے ساتھ حسن صورت بھی ملحوظ رکھا یعنے کتاب اہتمام بلیغ کے ساتھ عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپوائی -

ریویو نگار اگرچاہے کہ کہین کہین سے کچھ عبارت نقل کرکے اپنے ریویو کی تائید مین پیش کرے تو یہ ہو نہین سکتا اسلئے کہ جسجگہہ سے جو ورق اُلٹا جاتا ہی جس صفحے پر نظر پڑتی ہے جو خط دیکھا جاتا ہی جو فقرہ سامنے آتا ہے وہ یہی چاہتا ہی کہ ہمکو انتخاب کیا جای اس صورت مین پوری کتاب نقل ہوئی جاتی ہے ؎

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

اس سے قبل عالیجناب مصنف کی کئی تصنیفین اشاعت پاکر ملک مین مقبول ہو چکی ہین یہ نوین کتاب ہی جو آج زیور طبع سے آراستہ ہوکر شائقون کی نگاہ مین جلوہ گر ہوتی ہے اسکے بعد ہی امید ہے کہ نظم گوہر بار کی باری آئیگی - بعنایت الٰہی اردو و فارسی کلام اسقدر فراہم ہے کہ کئی دیوان ہو سکتے ہین - خدا کرے جلد وہ گوہر ہاے آبدار نظر افروز عالم ہون آخر مین اپنی یہ دعا ہے کہ اللہ تعالی اس کتاب کو خلعت قبول عطا فرمائے اور تصنیف و مصنف کو ابد الآباد نقش صفحہ روزگار رکھے ع -

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

تقریظ نتیجۂ فکر مولوی ظہور الدین احمد صاحب تلمیذ حضرت بیدل

لکھی کیا رقعاتِ شادیِ شاد
قلم کیا دے سکے دادِ معانی
پیارے لفظ اور بندش کی چُستی
بیانکا سلسلہ زنّار بردوش
ادائے مطلب اور طرزِ ادا سے
کہین شوخی کو بے تابی کا دعویٰ
کہین خامہ سے ہا ہمبزم ارسطو
یہ رقعے ہین کہ دُرہاے معانی
جو کچھ لکھا کسی رشکِ ارم کو
قصیدہ مین لکھے خامہ جو تشبیب
مضامین الم تبر جگر دوز
فلک بھی جسکی سبے تابی کا دمساز
سنبھل اے قائلِ آشفتہ خاطر
یہ مانا دہ غمِ جانکاہ ہر دم
مگر کبتک یہ غم صبر و خرد سوز

ہے ترتیبِ سخن شوخی سے آباد
کہان گفتار سے ہو خوش بیانی
برہمن ہو لُبھا صورت پرستی
مضامین قتشۂ خونریز پُر جوش
شکایت اور اندازِ وفا سے
کہین خونریزی الزامِ مسیحا
کہین تحریر مین حکمت کے پہلو
کہ آویزے بگوشِ نکتہ دانی
کیا آزاد شوخی نے قلم کو + +
تو جوشِ طبع پر غالب ہو تہذیب
غم لختِ جگر عالم کا دلسوز
اجل بھی جسکی مہمانی کی ہمراز
کہان سے تو کہان پہونچا مچلکر
برنگِ سایہ ہے ہر وقت ہمدم
یون ہی ہم بھی گذر جائینگے اک روز

دکن مین یہ زبان اور یہ سلاست
تصدق ہے یہ سب شاہِ دکن کا
مضامین شوخ ہم آغوشِ تہذیب

یہ اسلوبی یہ بندش یہ فصاحت
کہ ہے فرمانروا الملکِ سخن کا
بیا نکا سلسلہ خوبی کی پا زیب

یہی کہتا ہے قائل ہر کسیکو۔
فسونِ رقعاتِ شاد دیکھو

چکیدۂ قلم صنعت رقم جناب ابو طاہر سید اعظم اللہ حسینی صاحب جاگیردار سرنِ پلّی المتخلص بہ اطہر تلمیذ حضرتِ بیدل

سکّۂ زر و بر عدو کلام او
دشمنے بے ادب زخوف بگفت
اطہر خوش بیان بغور بگفت

ہیبتش آنچنان بدل افتاد
چاپ گردیدہ رقعات شاد
ہیم بر دشمنت مبارکباد
۱۳۱۸ھ

قطعہ تاریخ چکیدۂ قلم شاعر عدیل و سہیم رشک سلیم منشی لطیف احمد صاحب متخلص بہ اختر خلف الصدق منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی مرحوم

اللہ اللہ یہ عبارت یہ فصاحت یہ بیان
بے تکلف مصرعِ تاریخ اختر نے کہا

طبع گوہر بار ہے دریا جناب شاد کی
دلنشین کیسی ہے یہ انشا جنابِ شاد کی
۱۳۱۸ھ

توبہ توبہ کہاں کی توبہ　　میکش کی ہی یا مغان کی توبہ
ساقی نے سجا کے بزم وحدت　　خلوت مین جلائی شمع کثرت
آثار صفات کو بتایا　　کس کس پردے مین کیا جتایا
موسیٰ سے رموز لن ترانی　　معراج کی رات کی کہانی
ہین راز و نیاز کبریائی　　کیا شان ہی اے تری خدائی
انشا مین کئے ہین جمع اضداد　　ہر رنگ مین ہی اسیکی فریاد
ہر رقعہ کا طرز ہی جدا ہے　　ہر فقرہ کا رنگ ہی نیا ہے
پرتو ہے تلمذ شہی کا　　ہر رنگ ہی اسکے آگے پھیکا
موتی یہ صدف سے کیون نکلتے　　یہ فلک کے چشمے کیون ابلتے
انشا جو ہوئی یہ جلوہ آرا　　لخت دل شاد کا ہی صدقہ
اسے خامے ولائی یاد کسکی　　دلکو نہین تاب ہجر جسکی
دنیا نہین جاے جاودانی　　ہی زندگی موت کی کہانی
بیدل کی یہی دعا ہی اے شاد　　ہم عمر خضر ہو تیری اولاد
گھر پر ترے شاہ جلوہ گر ہو　　اور سایۂ ظل حق پہ تیرا ہو

طبع زاد شاعر نازک خیال راے مٹھا کر پرشاد صاحب شوق

ہین شاد کے رقعات نایاب　　اللہ رے خوبی و بلاغت

اے شوق لکھو ز روی انصاف | اچھا ہوا نسخۂ فصاحت

قطعۂ تاریخ شہسوار مضمار فہم و ذکا شاعر یکتا جناب قاضی صاحب

ای آنکه دیدهٔ تو مکاتیب شاد را
دانی چها است قدرت کلک کمال او

در نظم و نثر صاحب قدرت چنین کسے
گردیدهٔ بیار به پیشم مثال او

نظمش حدیقه ایست ز حکمت چنانکه نثر
گویند گلشنیست ز سحر حلال او

دارد اگرچه گلشن کشمیر آب و رنگ
لیکن نمی رسد به ریاض خیال او

حاسد که هر دو چشم جهان بینش کور باد
خفاش طینت است چه بیند جمال او

تا چرخ رفت غلغلهٔ فیض همتش
عالم گرفت شهرهٔ جود و نوال او

انشائے او که بود پریشان چو زلف یار
شد جمع بعد صد غم رنج و ملال او

یعنی که چشم زخم به گلزار او رسید
از بیخ و بن فتاد یکایک نهال او

هیهات خشک شد چمن صد سرور خلق
از حد گذشت صدمهٔ رنج و ملال او

تاریخ انطباع مکاتیب خواستند
از ما که لازم است بما امتثال او

مقبول عقل نقد مکاتیب شاد باد
این مصرعهٔ دعایه گفتیم سال او

صحت نامہ رقعات شاد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵	۹	والمنۃَ	والمنّہ	۴۳	۱۲	Yancy	Yancey
//	۱۰	مروجہ	مروحہ	۴۵	۱۵	ملافات	ملاقات
۱۸	۲	ستاد	شاد	۴۸	۹	مُعٓ	مَعَ
۱۹	۱۰	لی	ملی	۴۹	۱۷	یَفیع	یُضیع
۲۰	۴	فتحنا	فتحنا	۴۱	۱۱	آنُت	آنت
//	۵	مسخراتُ	مسخراتٌ	۴۶	۱۶	مقتضار	مقتضار
۲۳	۵	دلی	دلی	۴۹	۲	شیر	شہر
//	۱۲	کی	کی	//	۱۱	ظلسجانی	ظلسجانی
//	۱۳	ویانت	دیانت	۵۳	۲	نگار	نگار
۲۴	۲	گافی	کافی	۵۴	۶	[illegible]	ازین مین نے
//	۲۰	مخنض	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ظاہم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	وعدہ	۵۸	۱۷	عُلی	علَی
۲۶	۱۵	مستکور	مشکور	۶۴	۱۳	حتسر	حشر
۲۹	۱۷	یور	پور	۶۹	۳	گھت	گفت
۳۰	۱	بجھر	بپھر	//	۱۶	پیریزنیٹ	پریزنٹ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۰	۱۴	پریزنیٹ	پریزنٹ	۱۱۶	۱۳	دستان	داستان
۷۱	۱۷	نہ نہند	نہند	۱۲۰	۶	فولہ	[illegible]
۷۴	۲	کہ	کا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
؍؍	۸	پس	بس	۱۳۱	۱۵	غنمت	غنیمت
۹۵	۱۶	ہون	ہو	۱۳۵	۷	نگویہ	نگوید
۹۹	۲	جبند	جبند	۱۳۹	۸	بامعارن	بامعان
؍؍	۳	ااور	اور	۱۴۰	۲	اوالعزم	اولوالعزم
۱۰۰	۱۴	اَلمگتوبُ	اَلمکتوب	۱۵۰	۸	کا	گا
۱۰۱	۲	بحمدللہ	بحمدللہ	۱۵۱	۷	الرحم	ارحم
۱۰۳	۱۵	غیاسیان	عباسیان ہین	۱۵۳	۱۳	بحمدللہ	بحمداللہ
۱۰۵	۱۵	سیکلے	سپکے	۱۵۸	۱۰	ااینک	اینک
۱۰۶	۱۱	جوانیا	جواب دینا	۱۶۰	۸	الفضلَ	الفضلِ
؍؍	۱۳	سمتا	سمجھتا	۱۶۵	۱۷	مہینہ	سال
۱۰۷	۱۲	جہولیا	جہولیان	۱۷۱	۱	دفتر	دفتری
؍؍	۱۳	بر	ہر	؍؍	۱۷	مشکوک	مسکوکہ
۱۰۸	۵	اس شعر ٹرک	اس شعر پر پھڑک	۱۷۲	۱	مشکوک	مسکوک

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۴	۵	مشکورہ کے علاج کیا	مشکورہ کے کیا
۱۸۷	۱۱	حیدرآبا	حیدرآباد
۱۸۹	۱۵	بیج	بیچ
۲۰۶	۴	دیون	دیوان
۲۰۸	۱۲	حفظہا	حفظہ
۲۱۰	۱۲	ٹھرا	ٹھیرا
۲۱۵	۱۲	الزنجیل	الزنجبیل
۲۳۱	۱۱	ندیدیم وبہا	ندیدیم بہار
۲۳۲	۲	پرستی	برستی
۲۴۳	۱۶	ہورہی ہے لہ	ہورہی ہے کہ
۲۵۱	۱۱	دہری	دُھری
۲۵۳	۱۰	[illegible]تا	جڑدینا
[illegible]	[illegible]	مدعی	مدعیِ
۲۷۶	۹	فیَ	فیِ
۲۷۷	۷	مطئون	مطعون
۲۸۱	۱۰	۵ر	۱۵
۲۸۲	۱۵	پہ شاد	پرشاد
۲۸۵	۹	لوقت	بوقت
۲۸۷	۶	سب	تب
۲۸۸	۹	تھنی	تھنے
۲۹۲	۱۲	ہت	بہت
۲۹۳	۸	بھی	بہی
۳۰۱	۴	نچا	نچلا
۳۲۴	۱۱	شاعر عدیل	شاعر بے عدیل
″	۱۲	متحلص	متخلص